بعون صانع ملکین و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان
کتاب نادر الوجود بیچ اتباع سنت اور اجتناب بدعت اور منہیات کی مسمی بہ
تحفۃ الزوجین
تصنیف عالم المعی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب بعد نظر ثانی مصنف ممدوح
مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارشدنا بکلامہ العظیم یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم
من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء والصلوٰۃ
والسلام علی سیدنا محمد المبعوث بشیرا ونذیرا وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الابرار
کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون بعد اسکے عرض کرتا ہی بندہ مسکین
محمد قطب الدین بن محمد محی الدین شاہجہان آبادی تلمیذ ارشد تلمیذ رشید نور آفاق مولانا محمد اسحق صاحب رحمہ اللہ
غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولاساتذہ ولجمیع المومنین والمومنات ووقاہم اللہ عن بلیات
الدین والدنیا والآخرۃ کہ ان دنون مین کہ مہینہ شعبان [illegible] کا ہی فرمایش کی میرے محب صادق
برادر دینی مجمع الحسنات خواجہ ضیاء الدین احمد صاحب نے حفظہ اللہ تعالیٰ عن آفات الدارین کہ اگر ایک رسالہ
حقوق میان بیوی کے مین کہ متضمن ہو شامل ہی کی مضمون صحیحہ کو اور تشدد وغیرہ کو تالیف کیا جاوے
تو بہت مناسب ہی کہ اکثر مرد و عورت حقوق آپس کی مین بہت قصور کرتے ہین اور طرح بطرح کی مصیبتیں اٹھاتے

شرک ہوتی ہین پس یہ حیران اگرچہ عدیم الفرصت تھا لیکن بتقاضاء فلاح مسلمین کے قصد کرنیوالا
اسکے لکھنے کا ہوا اور اسکو اوپر ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ کے روایات صحیحہ سے مرتب کیا مقدمہ
بیان و فائدہ مین اتباع احکام خدا اور رسول کا اور بیان مین تقوی اور شرک کا اور برائی اوپر اوسکے جاننی
گناہون کا اور ایک باب مین حقوق خاوند کے بیوی پر ہین اور دوسرے باب مین حقوق بیوی کے
خاوند پر ہین اور اسی ضمن مین شادی غمی کی بری رسمین وغیر ذلک مذکور ہین اور خاتمہ مین ایک خطبہ
مشتمل اوپر احادیث صحیحہ و منافعہ کے اور اسکا نام تحفۃ الزوجین رکھا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسکو
دستور العمل اپنا کرے تا فلاح دارین حاصل ہو اللّٰہم وفقنا لصالح الاعمال ومرضیاتہ
وجنبنا عن الفواحش والآثام مقدمہ جاننا چاہیے ہر مسلمان مرد و عورت کو کہ ہر امر
مین فرمان برداری کرے اللہ اور رسول کی اور دوست رکھے اللہ و رسول کو اور اونکا احکام کو اور
بچے گناہون بڑے اور چہوٹے اور ہلکا نجانی گناہونکو فرماتا ہے اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم
تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر واحسن تاویلا یعنی اے ایمان والو فرمان برداری
کرو اللہ تعالی کی اور فرمان برداری کرو رسول کی اور اونکی کہ صاحب حکم کے ہین تم مین سے یعنی حاکم اور علما
اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ خلاف شرع حکم نکرین پس اگر خلاف کرو تم کسی چیز مین تو پہیر دو تم اوسکو
طرف اللہ کی یعنی کتاب و سنت کی اور طرف رسول کی یعنی اونکی زندگی مین اور بعد اونکے اونکی سنت کی طرف
اگر ایمان رکھتے ہو تم ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ بہتر ہے اور بہت خوب ہے ازروی مآل کار کے اور فرمایا
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہہ اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو
تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالی اور فرمایا فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک
فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما یعنی

قسم ہے تیرے رب کی نہیں مومن ہونگے لوگ یہانتک کہ حکم بدین تجکو بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف کرین
آپس مین پھر نہ پاوین اپنے دلون مین تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اور تابعدار ہوین تیری حکم کی تابعدار ہونا
اور فرمایا ہے وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی اور جو کہ فرمان برداری کرتے ہین اللہ کی
اور رسول کی پس وے لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اوپر کہ وہ نبی ہین اور صدیق اور شہدا
اور صالحین ہے اور فرمایا ہے وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرتا ہے
رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ
لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اونھون نے اور
نافرمانی کی ہے رسول کی یہ کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہو جاوین مٹی مانند زمین کی بسبب شدت
ہول وسختی کے جیسیکہ اور آیہ مین ہے وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا یعنی کہیگا کافر وای
کاشکے ہو جاتا مین مٹی انتہی اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى یعنی سب
امت میری داخل ہوگی جنت مین مگر جسنے انکار کیا عرض کیا گیا کہ کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے اطاعت کی
میری داخل ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار کیا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ یعنی نہیں پورا مومن
ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع واسطے اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام اور
شریعت اور روایت ہے انس رضی سے کہ کہا کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ
اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ
سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ یعنی اے

چہوٹی طسی بیٹی میری اگر قدرت رکہتی تو یہ کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اس حال مین کہ نہو تیرے دل مین کدورت
ونفاق کیسیکی طرفسے تو کر پہر فرمایا ای بیٹی میری اور یہ حال رہنا میری سنت سے ہی اور جسنی دوست رکہی
سنت میری پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنی دوست رکہا مجکو ہوگا ساتہہ میرے جنت مین آور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ ۝ یعنی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا ایمان تک کہ ہون مین بہت دوست طرف اوسکے
باپ اوسکے سے اور فرزند اوسکے سے اور سب لوگون سے آور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا
وَعَمِلَ فِیْ سُنَّتِیْ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا
اَلْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِی النَّاسِ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ ۝ یعنی جسنے کہایا حلال اور عمل کیا موافق
سنت کے اور امن مین ہی لوگ ہلاکت و آفت اوسکی سے داخل ہوگا جنت مین یعنی پہلی جماعت کے ساتہہ
پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ تحقیق یہ کام آجکے دن یعنی ہمارے زمانہ مین بہت ہی لوگونمین
یعنی بعد اسکے کیا حال ہوگا فرمایا ہان اس زمانہ مین تو بہت ہے اور قریب ہی کہ ہوگا اون لوگون مین کہ بعد
میرے پیدا ہونگے یعنی منقطع نہین ہونیکی خیر امت میری سے بالکل اگرچہ تفاوت ہو قلت و کثرت کا اور اخیر زمانہ
مین بہی لوگ متقی ہونگے آور فرماتا ہے اللہ جل شانہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی ای ایمان والو ڈرو اور بچو اللہ کے
گناہون سے اور چاہیے کہ دیکہے ہر نفس اوس چیز کو کہ آگے بہیجا ہے کل آنیوالی کے لیے یعنی روز قیامت کے لیے اور
ڈرو اللہ سے بلا شک اللہ خبردار ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم آور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ
لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ الآیہ یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے پیدا کرتا ہے اللہ اوسکے
لیے خلاصی کی یعنی سختی دنیا اور آخرت کی سے اور رزق دیتا ہے اوسکو اوس جگہہ سے کہ گمان نہین کرتا
آخر آیت تک **ف** آیا ہے حدیث شریف مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین جانتا

ہوین ایک آیۃ اگر عمل کرین اوسپر لوگ تو کفایت کرے اونکو وہ آیۃ یہ ہے وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ الخ انتہی ۔ حضرت
شیخ عبد الحق رح نے اسکی شرح مین لکہا ہے کہ یعنی اگر عمل کرین لوگ اسپر یعنی تقوی کرین تو البتہ کفایت کرے
اونکو طلب رزق سے اور رنج اوٹھانیسے بیچ اسباب وسیکی کہا ہے بعض مشایخ نے کہ ہر قوم کیلیے ایک حرفہ (پیشہ) ہے
اور حرفہ ہمارا تقوی اور توکل ہے انتہی ۔ اور کتاب بغیۃ الطالب لنیل المطالب مین لکہا ہے کہ اصل
اور عمدہ ترین اسباب دفع شر نفس کا تقوی ہے اور تمام خیر و سعادت دارین کی تقوی کے نیچے رکہی ہین
اس جہت سے کہ مدار عبادت کا کہ موجب سعادت کی ہے تین چیزون پر ہے ایک تو توفیق الٰہی بندیکو
عمل پر اور دوسری اصلاح تقصیر عمل کی تا تمام ہو عمل اور تیسری قبول کرنا حق تعالی کا عمل کو اور دینا
ان تینون چیزونکا حق تعالی کیطرفسے وعدہ کیا گیا ہے تقوی پر جو کوئی تقوی اختیار کرے البتہ ان
چیزون مذکورہ کو پہونچے اور پہونچنا انکو البتہ موجب سعادت دارین کا ہے اور وعدہ عطا کرنے ان تینون چیزونکا
قرآن مین موجود ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۔ یعنی توفیق اور مدد خدا کی ساتھ متقیونکے ہے
اور فرمایا یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ۔
یعنی اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور کہو بات محکم اصلاح کریگا یعنی سنوار دیگا خدا عمل تمہارے اور فرمایا
اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۔ یعنی قبول نہین کرتا خدا عمل کو مگر متقیون سے اور اور بہت چیزین خیر
دین و دنیا کی مربوط ساتھ تقوی کے کی ہین جیسے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُہُمْ
شَیْئًا ۔ یعنی اگر صبر کرو اور تقوی کرو نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچہہ اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ آخر تک
جو کہ اوپر ابہی مذکور ہوئی اور فرمایا وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی ڈرو
اللہ سے اور اطاعت کرو میری بخشیگا اللہ تمہارے لیے گناہ تمہارے اور فرمایا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۔
یعنی اللہ دوست رکہتا ہے متقیونکو اور فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَہُمُ الْبُشْرٰی فِی
الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۔ یعنی جو لوگ کہ ایمان لاے اور ہین وہ تقوی کرتے اونکے لیے خوشخبری ہے

زندگانی دنیا مین اور آخرت مین اور اسی لیے متقی بزرگتر سب سے ہوا کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ

اَتْقٰکُمْ یعنی بلاشبہ بزرگترین تمہارا نزدیک اللہ کی بڑا پرہیزگار تمہارا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھہ خوش نہین آتا تھا دنیا مین سے مانند متقی کے اور توریت مین آیا ہے

اے فرزند آدم کی تقویٰ کر اور جہان چاہی تو سو اور فرمایا خدا تعالیٰ نے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ

غَیْرَ بَعِیْدٍ یعنی قریب کی گئی جنت واسطے متقیونکے نہ دور پس محافظت کرو نسے اور فراخی رزق کی

اور مغفرت گناہونکی اور دوستی خدا تعالیٰ کی اور بشارت خیر دنیا اور آخرت کی اور نزدیکی بہشت کی اور اکرام نزدیک

خدا تعالیٰ کے وغیر ذالک وعدہ کی گئی تقویٰ پر ہین کہ متقی کو یہ سب چیزین میسر ہوتی ہین جیسے کہ آیات

سابقہ مین مذکور ہوئین اور معنی تقویٰ کی پاک کرنا دل کا ہی سب گناہون سے اور ڈرنا اور ہیبت رکھنی خدا تعالیٰ

سے اور طاعت وعبادت کرنی اور یہ تینون معنی آیتونسے سمجھے جاتی ہین اور مراتب تقویٰ کی تین ہین تقویٰ

شرک سے اور تقویٰ بدعت سے اور تقویٰ معاصی فرعیہ سے جیسے کہ اس آیۃ مین مذکور ہین لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا الخ اور تقویٰ بمعنی اجتناب کرنیکی فضول حلال سے

بھی حدیث مشہور سے ظاہر ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متقیونکو اس سبب سے متقی کہتے ہین

کہ ترک کرتی ہین اوس چیز کو کہ اوسمین خوف نہین ہی بخوف اسکی کہ پڑین اوس چیز مین کہ اوسمین خوف ہے

انتہی پس تقویٰ چار قسم پر ہوا اور یہ قسم اخیر اہم اور اعلیٰ درجات تقویٰ کی اور موجب سعادت دارین اور

حاصل ہونی سب نعمتون کی ہی اور ساتھہ ترک کرنی اسکی کہ بندہ مستحق حساب اور عیب اور حبس اور سرزنش کا

ہوتا ہی اور ساتھہ کرنے اسکی کی پہونچتی والا تمام بلائیون اور قربتون اور نعمتون کا ہوتا ہی اور اسکو متقی

کامل کہتے ہین الا تقویٰ شرک اور حرام اور گناہون سے ہر مومن پر فرض ہی اور ساتھہ ترک کرنی اسکی کے

جہنمی اور معذب ہوتا ہی اور ترتیب استعمال تقویٰ کی نفس مین یہ ہی کہ بقوت تمام قیام کر کر نفس کو

تمام گناہون سے باز رکھی اور تمام فضولیون سے پرہیز کری اور تمام اعضا کو لگام تقویٰ کی دے اور ہر عضو

المتقین حتی یدع ما لا باس بہ حذرا لما بہ باس رواہ الترمذی و ابن ماجہ مشکوٰۃ

کو کہ جن جن چیزونکی بعی پیدا کیا گیا ہی استعمال مین لاوی اور عمل حرام ولایعنی سی باز رکھی تمام ہوا کلام صاحب
منغنی کا لیس ہر شخص کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کر کر اتباع سنت ہر حال مین اپنی پر لازم کری اور کفر
اور شرک اور بدعتون اور گناہون سی پرہیز کری اور کفر و گناہونکو اچھا اور مباح اور سہل اور سبک جانی
اور نہ اور کو کرنی پر راضی ہو کہ ملا علی قاری نی شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ کُفْرٌ مِنْہَا اِسْتِحْلَالُ
الْمَعْصِیَۃِ صَغِیْرَۃً کَانَتْ اَوْ کَبِیْرَۃً کُفْرٌ اِذَا ثَبَتَ کَوْنُہَا مَعْصِیَۃً بِدَلَالَۃٍ قَطْعِیَّۃٍ
وَکَذَا الْاِسْتِہَانَۃُ بِہَا کُفْرٌ بِاَنْ یَعُدَّ ہَیِّنَۃً سَہْلَۃً وَیَرْتَکِبَہَا مِنْ غَیْرِ مُبَالَاۃٍ وَ
یُجْرِیْہَا مَجْرَی الْمُبَاحَاتِ فِیْ اِرْتِکَابِہَا وَکَذَا الْاِسْتِہْزَاءُ عَلَی الشَّرِیْعَۃِ الْغَرَّاءِ کُفْرٌ
لِاَنَّ ذٰلِکَ مِنْ اَمَارَاتِ تَکْذِیْبِ الْاَنْبِیَاءِ اِنْتَہٰی یعنی راضی ہونا ساتھ کفر کی کفر ہے
بعض کفریات سی حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہی جبکہ ثابت ہو ہونا اوسکا گناہ ساتھ دلیل
قطعی کے اور ایسا ہی حقیر و سبک جاننا گناہونکا کفر ہی اس طرح کہ گنی اونکو ہلکا اور سہل اور مرتکب ہو اونکا
بی پرواہ ہو کر اور جاری کرے مقام مباحات کی کری اونکو عمل مین لاتی مین اور ایسا ہی ٹھٹھا کرنا شریعت روشن پر
کفر ہی اسلیے کہ نشانی تکذیب انبیا کیسی ہی اور سید جمال الدین نی لکھا ہی کہ فَاِنَّ مَنْ کَانَ بِالْقَلْبِ
رَاضِیًا بِالْمُنْکَرِ یَکُوْنُ کَافِرًا یعنی جسنے برا جانا برائی کو دل سی راضی ہوا ساتھ برائی کی بس ہو گا
بہ کفر انتہی اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی نی بیچ تفسیر وَاَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْئَتُہٗ کی لکھا ہی
کہ استباحت گناہ کا کفر ہی اور معنی استباحت کی یہ ہین کہ دل مین خوف عذاب کا اوسپر نہ رہی اور قبح اوسکا
اعتقاد مین سی جاتا رہی گو جانی کہ اس گناہ کو شرع مین حرام کیا ہی اور اس سی منع شدید کیا ہی اور زبان
سی بھی اقرار کری کہ یہ گناہ گناہ ہی اس لیے کہ معنی استباحت کی مباح جاننا ہی نہ مباح کہنا اور جب خوف عذاب کا
گناہ سی جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد مین قبیح نہ رہا مباح ہوا اور معاملہ مباحات کا ساتھ اوس گناہ کی
وقوع مین آیا ظاہر ہی تاں فقط سمجھتے ہین کہ انکار وارد ہوا حرمت اوسکی کا شرع مین بھی لازم

استباحت کفر ہی اور یہ معنی نادر الوقوع ہی اور جو احادیث و آیات کہ بیچ تحقیق استباحت کے ہی قصد کافی ہی
کہ نہ کوئی ہووی انکار و رد و حرمت اوسکی کا شرع مین ساتھ دل یا زبان کی ضرور نہین سبا اوقات آدمی
یون اعتقاد کرتا ہی کہ شرع مین واسطی مصلحت عام کی تا رسم بد شائع نہو اور بد عقیدہ منجر ساتھ
اور قبیح کی ہو اس فعل کو حرام کیا ہی اور واسطی ترہیب و تخویف کی وعدہ عذاب کا اوسپر کیا ہی و الا فی نفسہ
یہ فعل کوئی وجہ قبح کی نہین رکھتا اور استحقاق عقاب اوسپر مرتب نہین ہوتا اس فرق کو خاطر مین رکھنا
چاہیی کہ بیچ فہم اکثر احادیث و آیات وعید کی کام مین آویگا انتہی پس ہی بہائیو سرکشی کو چھوڑو اور اس
دنیا کی خاطر مستحق دوزخ کی نہو اور ڈرو اپنی رب کی سامنی کھڑی ہونی سی اور بچو گناہو نسی اور اختیار کرو توشہ آخرت کا
اپنی کہ پاک پروردگار فرماتا ہی فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ہِیَ الْمَاْوٰی
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی یعنی
جسنی سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو یعنی ساتھ پیروی کرنی شہوات کی پس تحقیق جہنم ٹہکانا اوسکا ہی
اور جو کوئی ڈرا کھڑی ہونی سی آگی پروردگار اپنی کی اور منع کیا نفس امارہ کو خواہش نفسانی سی پس تحقیق ٹہکانا
اوسکا جنت ہی انتہی اسکی تفسیر جلالین مین یہ لکھی ہی کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ گنہگار دوزخ مین ہوگا اور مطیع جنت مین
پس سوچو اسکی مضمون کو اور کسی کی خاطر گناہ مین گرفتار ہو کہ روز آخرت کی کوئی کسی کے کام نہین آئیگا
جیسی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّۃُ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَ
صَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْہُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ یعنی پس جبکہ آویگا نفخۂ دوسرا
جسدن بہاگیگا آدمی اپنی بہائی سے اور ماں سی اور باپ سی اور جورو سی اور فرزندوں سی ہر آدمی کی لیے
لوگون مین سی اوسدن ایک حال ہوگا کہ مشغول کریگا اوسکو حال غیر سی یعنی ہر شخص اپنی اپنی حال مین گرفتار ہوگا
کہ کوئی کسی کیطرف متوجہ نہین ہوویگا انتہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ انہون نی
ایکدن یاد کیا آگ دوزخ کو اور روتین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کس چیز نی رولایا تجہکو

کہا حضرت عائشہ نے کیا یاد کیا میں نے آگ دوزخ کو پس روئی میں پس آپ نے فرمایا یاد کرو گی تم اپنی اہل کو دن قیامت کے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین جگہ کوئی کسیکو نہیں یاد کریگا ایک نزدیک میزان کے
یہانتک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوتی میزان اسکی یا بھاری دوسرے وقت ملنے نامہ اعمال کے یہانتک کہ جانے
کہ آیا داہنے ہاتھ میں ملتا ہے نامہ اعمال یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنے کے
پل صراط پر جبکہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہہ حدیث مشکوۃ میں ابوداود سے نقل کی ہے
غرض ان تمام مضامین کے لکھنے سے یہہ ہے کہ ہر مرد و عورت کو ہر حال میں فرمانبردار اللہ تعالے کا
اور اسکے رسول مقبول کا ہونا چاہیئے تا بیڑا پار ہو اور موافقت زوجین کے لئے بھی یہہ عمل اکسیر اعظم ہے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا یعنی
بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کئے پیدا کریگا واسطے انکے خدا تعالے دوستی یعنی باہم دوست ہونگے
پس بعضی بیبیاں عمل حب کی تلاش رکھتی ہیں اور بعضی مرد ڈھونڈھتے ہیں ایسے اعمال کہ ہووے
تابعدار بیوی اور محبت کرے یہہ عمل کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالی کا بتایا ہوا عمل ہے اگر اسکے حق میں کہیں ہر کہ
شک کرے وہ کافر ہو جاتا ہے للہ الحمد تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہے اصل مطلب اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا
لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا

باب پہلا بیچ حق خاوندونکے بیویوں پر

بیویونکو کمال اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندونکی کہ انکا بڑا حق ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا
یعنی اگر میں حکم کرتا کسی کو کسی کو سجدہ کرنیکا تو البتہ حکم کرتا میں عورت کو یہہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو
یعنی سجدہ کرنا کسی کے لیے درست نہیں سوا ہے پاک پروردگار کے اگر درست ہوتا کسیکے لیے تو بیبیکو
حکم ہوتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کہ بڑا حق ہے اسکا اوسپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ یعنی جو عورت مری اس حال میں

کہ خاوند اوس کا اوس سے راضی ہو داخل ہوگی بہشت میں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْمَرْأَةُ
اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ
مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ یعنی عورت جو وقت کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ مبارک کے
روزے رکھے اور بچاوے اپنی شرم کو یعنی حرام کاری سے اور فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی پس ایسا
درجہ ہوگا اوس کا کہ داخل ہوگی بہشت میں جس دروازے سے چاہے گی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ یعنی
جبکہ بلاوے مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لیے پس چاہیے کہ آوے اوسکے پاس اگرچہ تنور پر
یعنی کار ضروری کرتی ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا تُؤْذِيْ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا
فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ
دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا یعنی نہیں ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر
کہتی ہے جنتی بیوی اوسکی کہ حور بڑی آنکھوں والی ہے نہ ایذا دے تو اسکو مارے تجھکو اللہ پس سوا اسکے نہیں
کہ وہ تیرے پاس مہمان ہے قریب ہے کہ جدا ہو کر تجھسے آویگا ہمارے پاس اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَّلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ
حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا
وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ یعنی تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کیجاتی اونکی نماز اور نہیں چڑھتی اونکی
کوئی نیکی آسمان پر ایک تو غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ پہر آوے اپنے آقاؤں کے پاس اور اطاعت کرے
اونکی اور دوسری وہ عورت کہ خفا ہو اوسپر خاوند اوسکا یعنے بشرطیکہ حق پر خفا ہو اور
تیسرے نشے والا یہانتک کہ ہوشیار ہو پس بیویوں کو چاہیے کہ ان حدیثوں کے معنے میں
غور کر کے اپنے خاوندوں کی تابعداری کریں اور تابعداری میں یہ قاعدہ کلیہ ملحوظ رکھیں کہ اگر خاوند بری بات

کرنے کو کہی نہ کہا نہین اس لیے کہ فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ
فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ یعنی نہین ہے تابعداری کرنی کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے اور اگر ضروری
یا مباح بات کرنیکو کہے یا ایسی بات سے منع کرے تو تابعداری اوسکی بدل و جان کرے مثلاً خاوند نماز
پڑہنے کو کہے تو بجا لاوے حکم اوسکا کیونکہ اوسکے ترک کرنے مین بڑا گناہ لازم آتا ہے کہ فرمایا آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَامِدًا فَقَدْ كَفَرَ یعنی جس نے نماز چھوڑی قصداً
پس تحقیق وہ کافر ہوا یا ماہ مبارک کی روزہ رکھنے کو کہے تو اوسمین بھی اطاعت اوسکی کرے کیونکہ
اوس کے ترک کرنے مین بڑا ہی ٹوٹا پاتا ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا
مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ
یعنی جسنے ایک روزہ رمضان کا افطار کیا بلا اجازت و بغیر مرض کے تو اوس کے بدلے اگر تمام زمانہ بہر روزے
رکہیگا تو اوس کی فضیلت کو نہین پاویگا یا اگر زکوٰۃ اسپر فرض ہے اور خاوند زکوٰۃ دینے کو کہے تو فرمانبرداری
کرے اوسکی کیونکہ زکوٰۃ کی نہ دینے سے برا حال ہوگا قیامت کو کہ فرمایا ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ
لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ
اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَة یعنی جسکو اللہ نے
مال دیا اور اوسنے زکوٰۃ اوسکی نہ ادا کی تو دن قیامت کے مال اوسکا بنایا جاویگا بصورت کالے سانپ
گنجے کے یعنی ہونگے بال اوسکے سر کے بسبب کثرت زہر اور درازی عمر اوسکی کے اوس کی آنکھوں پر دو نقطے
سیاہ ہونگے کہ بڑا سانپ ہوتا ہے وہ مانند طوق کے زکوٰۃ نہ دینے والے کے گلے مین پڑیگا پھر اوس کی
باچھین پکڑے گا پھر کہیگا کہ مین مال تیرا ہون مین خزانہ تیرا ہون پھر واسطے سند کے حضرت نے
آیت کلام اللہ کی پڑہی اور نہ جانین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دی

اونکو اللہ نے اپنے فضل سے کہ وہ بہتر ہوگا اونکے لیے بلکہ وہ بُرا ہوگا اونکے لیے کہ روز قیامت کے بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ مال کہ بخل کیا ساتھ اوسکے اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ یعنی اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے ہین خزانے اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنے زکوۃ وغیرہ نہین ادا کرتے پس خبر دے اونکو عذاب دردناک کی اوس دن کہ گرم کیے جاوینگے وہ خزانے آگ جہنم مین پھر جلائی جاوینگی اونسے پیشانیان اونکی اور پہلو اونکے اور کہا جاویگا اونکو یہی تو ہے کہ جمع کیے تھے تمنے اپنے لیے پس چکھو تم بدلہ اوس چیز کا کہ تھے تم جمع کرتے اور خوبی زکوۃ کی بہا بہا آئی ہے منجملہ اوسکے ایک یہ آیۃ ہے آخر سورہ روم مین وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ یعنی اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم زکوۃ سے چاہتے ہو اوس سے خوشنودی اللہ تعالی کی پس وہی لوگ بڑھانیوالے یعنے ثواب مال کے ہین اور اسی طرح اگر حج فرض کو کیے تو نا بعدار ہی اوس کی کرے کہ فرمایا ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا یعنی جو کوئی مالک ہو زاد و راحلہ کا یعنے خرچ اور سواری کا کہ پہونچاوے اوسکو طرف بیت اللہ کے اور حج نکرے پس نہین پرواہ ہے اوسپر اسمین کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر یا طلب علم کو کہے تو کہنا مانے اوس کا کہ فرمایا ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر یہ چند چیزین بطریق مثال کے لکھی گئی ہین حاصل یہ ہے کہ ضروری اور مباح چیزونکے کرنے کو خاوند کہے بدل وجان قبول کرے اونکو اور اگر نہ ہی باتون سے منع کرے

تو باز رہو اون سے اور بہی باتین بہت ہین سب بڑی بات شرک و کفر ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ یعنی شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہے اور فرماتا ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ یعنی جن لوگون نے کفر کیا اور جھٹلایا
ہماری آیتون کو وہ دوزخ کے رہنے والے ہین وہ اوس مین ہمیشہ رہین گے اور حدیث شریف مین آیا ہے
عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ
لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ
تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً
مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ
وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللَّهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ
وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ
عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللَّهِ
یعنے روایت ہے معاذ سے کہ کہا نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ دس
باتون کی فرمایا نہ شریک کر تو ساتھ اللہ تعالی کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نا فرمانی
مان باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو نکل جانیکا اہل و مال سے اور مت چھوڑ نماز فرض کو قصدا اس لیے
کہ تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصدا پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد و امان اللہ تعالی کا اور مت پینا
شراب اس لیے کہ تحقیق وہ سر ہے ہر برائی کا اور بچا تو اپنے تئین گناہ سے اس لیے کہ تحقیق گناہ
سے غضب الہی نازل ہوتا ہے اور بچ تو بہاگنے سے جہاد مین سے اگرچہ ہلاک ہوون لوگ اور جب کہ
پہونچے لوگونکو موت یعنی قحط یا وبا اور تو اون مین ہو پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنے عیال پر اپنا
مقدور اور مت اوٹھا اون سے عصا اپنا واسطے تادیب کے یعنے تنبیہ کرتا رہ اسو شرعیہ پر اور ڈرا اونکو

یعنے بیچ محبت الفت اوامر اور نواہی اللہ کے پس اگر عورت شرک وکفر کرتی ہے اور
خاوند منع کرے تو اوسپر فوقت کرنا اوسکا لازم اور توبہ اوس سے کراوے اور نکاح پہر کرے کہ شرک
وکفر سے نکاح جاتا رہتا ہے اور کفر لازم آتا ہے اللہ و رسول کو نہ ماننے سے یا اون کی حقیر جاننے سے یا اونکی
بے ادبی کرنے سے یا اونکی احکام وخبروں کو نہ ماننے او جھوٹ جاننے سے یا حقیر جاننے سے اونکو اور شرک کے
معنی جو انکے علمانے بڑی بڑی کتابوں میں لکھے ہیں اوس کا حاصل مولانا حضرت شاہ عبد القادر علیہ الرحمہ نے
ترجمہ قرآن میں کتنی جا نقل کیا ہے چنانچہ وہ عبارتیں اونکی بعینہ نقل کیجاتی ہیں تا عوام اچہی طرح سمجھ لیویں
سورہ بقرہ میں بیچ فائدہ آیہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ کے یہ لکھا ہے اگر مرد یا عورت نے شرک کیا
نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ ہے کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسیکو سمجھے کہ اوسکو ہر ایک بات معلوم ہے
یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا برا کرنا اوس کے اختیار میں ہے اور اللہ کی تعظیم اوسپر خرچ کرے
مثلاً کسیکو سجدہ کرے اور اوس سے حاجت مانگے اوسکو مختار جانکر اور بیچ ترجمہ سورہ بنی اسرائیل کے
تفسیر آیہ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ الخ میں لکھا ہے کہ مال میں ساجھا یہ کہ بتوں کی نیاز اپنی مال میں
فرض سمجھتے ہیں اور اولاد میں یہ کہ ایک کو بتاتے ہیں فلانے نے بخشا ہے دوسرا فلانے کا بخشا اور سورہ
نحل کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ شرک کہتے ہیں مالک سو ہی ہے پر یہ لوگ اوس کی سرکار میں مختار ہیں
اسواسطے انکو پوجتے سو یہ غلط ہے جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو وہ بزرگ بڑے گناہ میں ایک شیطان اپنا
نام رکھکر آپکو پجواتا ہے انتہی اور اسی طرح مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے بیچ تفسیر سورہ جن کے آیۃ
كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا کی تفسیر میں لکھا ہے حاصل اوس کا یہ ہے کہ کوئی اس بندے سے
یعنی آن حضرت سے طلب فرزندی کرتا ہے اور کوئی طلب روزی کی اور کوئی طلب خدمات دنیا کی وغیرہ ایک
اور بسبب اس ہجوم کے اوسکی اوقات کو بھی منغص کرتے ہیں اور آپ بیچ ورطہ شرک وکفر کے گرفتار
انتہی ملخصہ ۱۲
ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جب نور الٰہی اس بندے کے دل میں آیا بسبب کمال ذکر وعبادت کے

نفع یہ بندہ شریک کارخانہ خدائی کا ہوا اور اسکو اللہ کی نزدیک جاہ و قدر پیدا ہوئی ہی کہ جو کچھ وہ کہے
حق تعالی عمل مین لاتا ہی جیسے کہ دنیا مین صاحب خانہ کو خاطر داری مہمان کی ملحوظ ہوتی ہی اور اسی
لیے اہل دنیا تحفے بہیجتے ہین کہ بادشاہ اور امیر اور حاکم اور زمیندار جسکی گہر مین کہ آتی ہین اوس سی حل
مشکلات اور حاجت روائی ڈہونڈتے ہین اور ساتھ اسی خیال فاسد کی بیچ حق بندگان خدا کی ساتھ خدا کی
بہم پہونچاتے ہین بیچ ورطہ پیر پرستی اور گور پرستی کی پڑتی ہین اور اس حادثہ مین جن اور آدمی دونو
شریک ہین انتہی اور نافع المسائل مین لکہا ہی کہ شرک شرع مین بمعنی کفر کے بہی استعمال کیا گیا ہی
چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ مین لکہا ہی کہ اشراک باللہ شریک کرنا ہی ساتھ خدا کے
وجود مین یا عبادت مین اور مراد شرک سے کفر ہے جسطرح کا کہ ہو انتہی اور خیالی حاشیہ شرح
عقائد کی مین لکہا ہی کہ قول اللہ تعالی کا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ ای یکفر بہ اور کفر کو
ساتھ شرک کے تعبیر کیا اس لیے کہ کفار عرب تہے مشرک انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ باتین
بہی کفر و شرک کی ہین پوجنا سیتلا کا اور چوٹی رکہنی بچون کے سر پر یا بدہی[1] یا پیڑا پہنانا اس
نیت سے کہ اس سے عمر دراز ہوتی ہے یا گنج بہرنا یا ہنسلی پہنانا اسی نیت سے یا ڈال نہ بیکولی
یا چوٹی نکالنا یا اچار ٹالنا بعد کسی کے مرنیکے یہ جانکر کہ ان سے کوئی اور بہی مرجاویگا یا ایک رنگ
کا کپڑا وغیرہ پہننا ترک کردینا یہ جانکر کہ ہمارے بزرگ اسکو ترک کر گئے ہین جو کوئی اسکو پہنیگا خواہ مخواہ
ضرر اوسکو پہونچیگا یا تعزیہ وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سدو وغیرہ کو ماننا اور اوس سے خبرین غیب کی
پوچہنی اور اوسکو حاجت روا جاننا اور اسی طرح اگر بزرگونکو حاجت روا جانکر منتین اونکی ماننے
اور شگون بد کو موثر جانے یعنے مثلاً اگر بلی راستہ کاٹ گئی یا چہینک ہوئی وغیرہ ذلک تو جس کام کو
چلے تہے وہ نہین ہونیکا یہ سمجہنا قبیل طیرہ کی سے ہے کہ جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ یعنی شگون بد لینا شرک ہی غرض کہ جو شرک اور کفر کی باتین ہین

[1] بدہی یعنی پیڑا دونون شانون پر [illegible] کو نام کرکے [illegible] مین پہنائی جاتی ہے
[2] تعویذ یہ سمجھکر [illegible] اوس کام [illegible] یعنی [illegible] پہنتے ہین [illegible] اعتقاد [illegible] صورت شرک

اونکو ترک کرے کہ دنیا چند روزہ ہے اور وہاں کوئی کام نہ آویگا نہ ماں نہ باپ نہ خصم نہ جورو نہ بچہ نہ اور کوئی
پس کمال اقتضاء غفلت ہے کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سے اپنی آخرت کو برباد کرے کہ کلام اللہ اور کتب
حدیث وغیرہ کی بھری ہیں اس کی برائی میں چنانچہ حضرت پیران پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ لوگ اس شرک سے غافل ہیں کہ اپنی خواہش نفسانی کے تابع ہو رہے ہیں جیسے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ یعنی کیا دیکھا تو نے اوسکو کہ پکڑا ہے اوس نے اپنی خواہش
نفسانی کو معبود اپنا پس خیال تو کیجئے کہ آپنے مطلق خواہش نفسانی کی پیروی کو شرک کہا پھر جادو
صریح شرک ہے اور کہانت کفر ہے کہ ظاہر ترجمہ مشکوۃ شریف کی بیچ ہے اور فتاوی عالمگیری سے
تفصیل لکھے ہیں پرہیز کرے اور فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے کہ لائق ہے مسلمان کو یہ کہنا آگے
اس دعا کے صبح و شام اس لیے کہ سبب ہے بچنے کا ورطہ شرک و کفر سے بسبب عہد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ
لِمَا لَا اَعْلَمُ كَذَا فِی الخلاصۃ اور بڑی بات زناکاری ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِیْلًا یعنی پاس بھی نہ پھٹکو زنا کے کہ بلاشبہ وہ بے حیائی ہے اور
بری راہ اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ فرماتے ہیں وَمَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا
اَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا
نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ
اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ یعنی نہیں ظاہر
ہوتی خیانت کسی قوم میں مگر ڈالتا ہے اللہ اونکے دل میں خوف اور نہیں پھیلتا زنا کسی قوم میں مگر
کہ کثرت ہوتی ہے اوس میں موت کی اور نہیں ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر کہ قطع
کیا جاتا ہے اون سے رزق اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پھیلتا ہے اون میں کشت و خون

اور نہین ٹھنڈی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونپر دشمن انتہی یہ حدیث مشکوۃ کی باب تغیر الناس ہے

ہی اور اور بری بات ہی نامحرم کی سامنی ہونا اور کلام کرنا اوس سی اور نامحرم وہ ہی کہ جس سی نکاح کرنا

جائز ہو پس دیور اور جیٹھ اور بیٹے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی اور بہنوئی وغیر ذلک بھی نامحرم ہین

ان سی پردہ کرنا ضرور ہی اور ایسی ہی غلام بھی مذہب حنفی مین اجنبی ہے محرم نہین اوس سی بھی

پردہ کرے مثل اور اجنبیون کی اور بری بات ہی خاوند کا مال بیجا صرف کرنا پس ان چیزون سے

پرہیز کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہے اس حدیث مین

قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَآءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَ

تُطِيعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا فِي مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ یعنی عرض کیا گیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کون سی عورت بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے

خاوند کو جب کہ دیکھے اوسکو اور فرمان برداری کرے اوسکی جبکہ حکم کرے اوسکو اور نہ مخالفت

کرے یعنی نہ خیانت کرے اوسکی بیچ نفس اپنی کے اور مال اپنی کے ساتھ اوس چیز کے کہ ناگوار ہو

خاوند کو اور بری بات ہی ناپاک رہنا اور غسل نکرنا اور نماز کو ترک کرنا جیسے بعضی عورتون کو عادت ہے

کہ اگر صبح کو نہانیکی حاجت ہو تو نہاوینگی نہین بسبب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کرینگی

سبحان اللہ عین بیحیائی کو حیا جانتی ہین کہ اپنی مالک حقیقی کی شرم نہین کرتین اور لوگون سے

شرم کرتی ہین بہت بری بات ہی یہ اور بری بات ہی ننگی نہانا گھروالون کی سامنی اور ایک پاخانہ

مین کتنی کتنی عورتونکو ملکر بیٹھنا کمال بیحیائی کی بات ہے ناف کی نیچے سے زانو کی نیچے تک عورتونکو

بھی آپسمین ستر کا چھپانا واجب ہے اس بات کو سہل و سبک جاننا بہت ہی برا ہی خوف کفر کی

اس مین عیاذا باللہ منہ غضب ہے کہ اس سی عورتین ایسی غافل ہین کہ پروا بھی نہین کرتین اور بری

بات ہی مسی کی بیچ اور دہڑی جمانی ایسی کہ پانی اوسکے نیچے نہ پہونچے کہ غسل ہی نہین اوترتا

ف تفصیل نامحرم

اور وہ بڑی جو ایسی ہو کہ مونہہ بند کیسی معلوم ہوتی ہو اور ہو پڑی جبھی اوس سے وضو بھی نہین ہوتا
کیونکہ مونہہ بند کیسی پر جتنا ہونٹ باہر رہے وہ جز ہے مونہہ کا پس جس صورت مین کہ بسبب بڑی مسی
کے اوتنی ہونٹھ پر پانی نہ پہونچا تو جز مونہہ کا خشک رہا پس وضو کہان ہوا جب وضو یا غسل نہوا تو نماز کیونکر
ہوگی کہ طہارت شرط ہے نماز کی پس اس سے بھی کمال غافل ہین عورتین افسوس ہے کہ ذرہ سی زینت کے
لیے نماز کو برباد کر کے مستحق عذاب کی ہوتی ہین اسی طرح تنگ تنگ چوڑیون کے پہنے سے کہ جس سے
کچھ ہاتھ خشک رہ جاوے یا تیمم کرنے مین ہاتھ دوسرے ہاتھ پر کہین نہ پہونچے تو وضو اور تیمم
نہین ہوتا پس جب طہارت نہوئی تو نماز کہان ہوئی اور بڑی بات ہے عورتون کی حق مین یہ کہ باریک
کپڑے پہنکر مردون کی اور کافر و فاسق عورتون کے سامنے بے ستر رہین کہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے صِنْفَانِ مِنْ اَہْلِ النَّارِ لَمْ اَرَہُمَا قَوْمٌ مَعَہُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ
الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِہَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُہُنَّ
کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَہَا وَاِنَّ رِیْحَہَا تُوْجَدُ مِنْ
مَسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا یعنے دو گروہ کہ دوزخیون سے ہین نہین دیکھا مین نے اونکو یعنی بعد
میرے پیدا ہونگی ایک وہ مین سے وہ ہین کہ اونکے ساتھ کوڑے ہونگے جیسے دُمین گایون کی مارینگے
اونسے لوگون کو یعنی ناحق از راہ ظلم کے اور دوسری وہ عورتین کہ پہنے ہونگی کپڑے ظاہر مین اور ننگی
ہونگی حقیقت مین یعنی بعض بدن اونکا ڈھکا ہوگا اور بعض کھلا واسطے اظہار جمال کے جیسے کہ
دوپٹا پیچھے پر ڈال لیتی ہین اور سینہ اور پیٹ کہ جگہ شہوت کی ہین برہنہ رکھتی ہین یا پہنین گی باریک
کپڑے کہ بدن اونکا اون مین سے معلوم ہوتا ہوگا پس وہ اگرچہ کپڑے پہنے ہونگی ظاہر مین لیکن ننگی
ہونگی حقیقت مین یا پہنین گی لباس فاخرہ اور ننگی ہونگی لباس تقوے سے کہ آخرت مین بسبب
تقوے کے لباس بہشت کے پہنین گی رسوائی والی ہونگی لوگونکو یا اوڑھنیان سر پر سے اوتار ڈالینگی

تا دیکھین لوگ وہ وحشت اونکی اتراتی ہونگی یعنی لٹک چال چلینگی اور کچھ ہونگی عفت سے یعنی پارسا نہین
ہونگی یا میل کرنیوالیان ہونگی یعنی آپ بہی محبت کرینگی مردون کی طرف اور اونکو مائل کرینگی اونکے سر مانند کوہان بختی
اونٹوں کی ہونگی ایکطرف جھکی ہوئی یعنی جیسے بختی اونٹ کی کوہان اونچی ہوتی ہے ایسے ہی بالون کو جوڑا باندھینگی
نہین داخل ہونگی جنت مین اور نہین پاوینگی وہ بو جنت کی حالانکہ تحقیق بو اوسکی البتہ پائی جاوینگی
اتنی اتنی دور سے یعنی پانسو برس کی راہ سے پس خیال تو کرو اے بیویون کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسی سزائی اور عذاب بیان فرمایا ہے عورتون باریک
کپڑے پہننے والیون اور بد وضعون کے لیے جیسے ہی کہ بیویون کو بد وضع ہونیکے لیے دوزخی
نہین اور جنت سے محروم ہین اور گنی جاوین فاحشون مین کہ حضرت نے فرمایا ہے مَنْ تَشَبَّہَ
بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو مشابہت کرتا ہے کسی قوم کی پس وہ اونہین مین سے ہے اصل اس
لباس کی کسی فاحشہ نے نکالا ہے اونکو وضع اوسکی پسند آئی یہی اونہین کے ساتھ شریک
ہوتین اور دحیہ بن خلیفہ صحابی روایت کرتے ہین کہ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِقَبَاطِیَّ فَاَعْطَانِی مِنْهَا قُبْطِیَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَیْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا
قَمِیْصًا وَاَعْطِ الْآخَرَ امْرَاَتَکَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَاَتَکَ اَنْ تَجْعَلَ
تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَا یَصِفُهَا یعنی لائے گئے حضرت کے پاس کپڑے مصر کے باریک پس دیا مجکو
اون مین سے ایک تھان اور فرمایا پھاڑ تو اسکو دو ٹکڑے پس قطع کر ایک کا اون مین سے
قمیص اور دے دوسرا اپنی بیوی کو تاکہ اوڑھنی بنا دے اوسکی پس جبکہ پیٹھ پھیری دحیہ نے فرمایا آنحضرت
نے اور حکم کر اپنی جورو کو یہ کہ لگا لیوے اوسکے نیچے ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کرے اوسکے بدن کو یعنی
وہ کپڑا باریک تھا کہ اوس مین سے معلوم ہوتا تھا رنگ بالونکا اور جلد کا پس حضرت نے
فرمایا کہ اسکے نیچے اور کپڑا لگا لے تا نہ معلوم ہو رنگ جلد اور بالونکا اور روایت مین آیا ہے

أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ
رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَنْ يَصْلُحَ أَنْ يُرٰى
مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ یعنی اسما حضرت ابی بکر کی بیٹی آئیں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ اوپر کپڑے باریک تھے پس منھ پھیر لیا
حضرت نے اونکی طرف سے اور فرمایا کہ اے اسما تحقیق عورت جبکہ پہنچے حد بلوغ کو نہیں درست یہ
کہ دیکھا جاوے اوس سے مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف منھ اور ہتھیلیوں اپنی کے
اس حدیث کی شرح میں حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ جب بدن باریک کپڑے میں سے معلوم ہو تو حکم ننگے کا رکھتا ہے اور کتاب شرعۃ الاسلام میں
لکھا ہے کہ عورت ایسا لباس باریک نہ پہنے کہ رنگ بدن کا اوس میں سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا
ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں سے روایت کرتا ہے کہ کہا اوس نے دَخَلَتْ حَفْصَةُ
بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا
كَثِيفًا یعنی آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر کی حضرت عائشہ رض کے پاس اس حال میں کہ اوسکے سر پر
اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑ ڈالا اوسکو حضرت عائشہ رض نے اور اوڑھائی اوسکو اوڑھنی سخت پس
ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا پہننا اور ایسا کپڑا پہننا کہ کچھ بدن ڈھکا ہے اور کچھ
کھلا درست نہیں ہے سوائے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پنجوں کے اور باقی بیان ستر کا
انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے باب میں ہوگا اور اور بری رسم ہے لڑکی کو ریشمی کپڑے پہنانے
اور سونا چاندی پہنانا اور پٹی وغیرہ رکھنی اور افیون کھلانی اور اخیر کی دو چیزیں لڑکی کے لیے بھی منع ہیں
اور لڑکی کے لیے بھی اور اوپر کی چیزیں لڑکوں کے لیے نہیں درست اور لڑکی کے لیے درست ہیں اور منع ہونا
انکا حدیثوں سے ثابت ہے بخوف درازی کے حدیثیں نہیں نقل کیں آور شادی میں

کہ بہت رسمین کافرون اور فاسقون کی ہین اون سے بھی بچے جیسے بند ہن وار باندھنا اور سنڈھا
باندھنا اور نوٹوٹکی کا لوٹا بھرنا پنچ سنڈے ہے کی اور تیل چڑھانا اور رنگ ورا بٹنا کھیلنا اور کنگنہ باندھنا
اور دولہہ دولہن کی محبت کے لیے رسمین معلوم کرنی اور وقت لانی دولہن کی مینڈھا یا مرغا
ذبح کرنا اور گودی بھرنی اور سواے اونکے رسمین بری بہتی پرہیز کرے اسی کہ اکثر چیزون مین خوف
کفر کا ہی عیاذا باللہ منہ اربعین مسائل مین لکھا ہی کہ سہرہ کہ تار نقرہ و طلا کا ہو مردون کو اصلا جائز
نہین اس لیے کہ استعمال طلا کا مردون کے لیے مطلقا حرام ہی اور استعمال نقرہ کا مثقال سی کم واسطے
چھاپ کی مردونکو جائز ہے جیسے کہ حدیث ترمذی مین وارد ہوا ہی کہ ایک شخص نے واسطے تیار کرنے
چھاپ کے پوچھا کہ یا رسول اللہ کس چیز سے بناؤن مین چھاپ فرمایا چاندی سے اور تمام نکر اوسکو
بقدر مثقال کے یعنی کم ایک مثقال سے [illegible] ہوا انتہی اور سواے چھاپ کی استعمال چاندی کا بھی مردونکو
درست نہین کذا فی کتب الفقہ اور عورتونکو استعمال دونونکا جائز ہی مگر سہرہ کہ اوسکا استعمال عورتونکو
بھی مکروہ ہی بسبب مشابہت کفار کے اور مشابہت کفار کی حرام ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
من تشبہ بقوم فہو منہم یعنی جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ اونہین مین سے
ہی انتہی اور سہرہ پھولونکا بھی بسبب مشابہت کفار کے جائز نہین بلکہ ہار اور پھول کہ دولہہ اور دولہن
کے سر پر وقت نکاح کے یا بعد اوسکی باندھتی ہین بدعت ہی اور مشابہت ساتھہ گبرون کی اور مشابہت
کافرون اور گبرون کی سے احتراز لازم ہے چنانچہ بیچ کتاب مرآۃ الصفا کی کہ بطور فتاوی کے
ہی لکھا ہے کہ پھول اوپر سر دولہہ کے باندھنی اور دستارچہ یعنی پٹی تمامی یا مانند اوسکی سر پر کہنی
بدعت سے اور بعضون نے کہا کہ یہ رسم گبرون کی ہے انتہی اور کنگنہ باندھنا دولہہ اور دولہن کے
ہاتھہ مین بھی رسوم کفار سے ہی چنانچہ اسی کتاب مین بیچ فصل نکاح کے فتاوی مطالب المومنین سے
نقل کیا ہی کہ ایک قوم کے ہان رسم ہے کہ تھوڑی سی سرسون اور سپند نیلے کپڑے مین باندھکر ہاتھہ مین

ف بری رسمین شادی بیاہ کی رسمین کا بیان
حرمت غنا اور طرب کا
ف سہرہ کا ناجائز ہونیکا بیان
اور ایک روایت مین مثقال تک بھی جائز ہی کذا فی کتب الفقہ ۱۲ منہ
مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہی
ف کنگنہ کی برائی
یعنی مرآۃ الصفا ۱۲ منہ

کہ اوسکو گنگنہ کہتے ہین یہ فعل مشتمل اوپر بہت سی بدعتون اور گناہون کی ہے اعلی اوسکا یہ ہے
کہ یہ طریقہ ہنود کا ہی اور تشبیہ ہنود کی ساتھہ کفر ہی یا گناہ کبیرہ اور اسی کتاب کی اصل مذکور مین یہ بھی
کہ ڈور العل باندہنا دولہ کے ہاتھہ مین رسم گبرون کی ہے خوف اسکا ہی کہ کافر ہوا اور منافع المسلین
مین لکہا ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ ٹہلیون پر پہول باندہتی ہین اور صندل ملتی ہین مشابہت
گبرون کے ساتھہ ہوتی ہین اور اسی کتاب مین ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ تہوڑی سی سرسون
اور اسپند لتہ مین باندہتی ہین اور اوسکو گنگنہ کہتے ہین اوسکو دولہ کے ہاتھہ مین باندہتی ہین یہ
صریح ہی کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا کافر ہوتا ہے اور سید آدم بنوری نے اپنی کتاب مین کتاب
علم الہدی سے نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزون مین خوف کفر کا ہے
اور بعضی بدعت ہین پس جو کوئی کہ وہ رسمین بجالاوے علاقہ زوجیت کا درمیان مین سی ساقط
ہو جاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا نہین ہوتا ہی اور فرزند اوس نکاح سی کہ پیدا ہوتا ہی نسب
اوس فرزند کا ثابت نہین ہوتا اگر ثابت ہو ساتھہ حرام زادگی کے منسوب ہوا ایک تو گنگنہ
باندہنا کہ یہ کفر صریح ہی کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہے دوسری یہ کہ جلوہ
دیتے ہین کہ مشتمل اوپر طرح بطرح کی فضیحتون اور رسوائیون کی ہے اور تیسرے یہ کہ دولہ کے سر پہ
ہان اور بہنین یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولہن کے سر پر دستار رکہتی ہین جان کہ اس فعل سے
دونون ملعون ہوتی ہین اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت خدا کی اوس مرد پر
کہ اپنی تئین مشابہ عورتون کی کرے اور لعنت خدا کی اوس عورت پر کہ اپنی تئین مشابہ
مردون کی کرے اور چوتھی یہ کہ انگوٹھا دولہن کا دودہ پانی سے دہوتی ہین اور دولہ کو پلاتی ہین
یہ بھی رسوم گبرون سی ہے اور خوف کفر کا ہے اسمین اور پانچوین یہ کہ ڈلیان مصری کی
عورت کے بدن پر رکہتی ہین اور مرد اوسکو اپنے موتہہ سے اوٹھاتا ہی ان افعال مین فاسق ہوتے ہین

اور یہ بھی رسم ہے کہ دولہا کو [illegible] ہے اور مشابہت ہندوؤں کے ساتھ رکھتا ہے [illegible] جلوہ کے وقت
جلوہ کے سرخ ڈورا لاتی ہیں اور دولہا کے گلے میں ڈالتی ہیں اور مشابہ تخت پر اٹھا کر ایک عضو کو
اعضاے دولہا سے بلکہ اسکے ستر کو بھی ہاتھ لگاتی ہے اور عورتیں گاتی ہیں اور ہنستی ہیں
ان افعال میں سب ملعون ہیں [illegible] ہیں یہ کہ گالیاں سنتی دیتی ہیں تاکہ اہانت مسجد [illegible]
اور [illegible] کی کرتی ہیں اور اہانت ان چیزوں کی کفر ہے [illegible] یہ کہ دولہا کو دولہن کے
ساتھ [illegible] اور یہ رسم [illegible] ہے اور خوف کفر ہے [illegible] کی شرح
[illegible] ہیں دولہا [illegible] بھی کرتی ہے اور دولہا کو بلاتی ہیں اس [illegible] وقت
کفر کا ہی [illegible] یہ کہ سر سیاہ [illegible] کا جل ہے دو کو زینت دیتی ہیں یہ بھی بالاتفاق مکروہ
اگر کہیں کہ یہ [illegible] وہ مذہب [illegible] کافر ہوں گیا [illegible] ہیں یہ کہ دولہا کو طوق نقرہ اور بعضوں کو
لباس عورتوں کا پہناتی ہیں یہ بھی بدعت سیئہ ہے تمام ہوئی عبارت سید آدم کی اور رسم آرسی
کی کہ مروج اس دیار کی ہے شریعت محمدیہ میں کچھ اصل اسکی کسی کتاب میں دیکھی نہیں گئی
وہ بھی [illegible] انسب الیق ہے اور اور بُری رسم ہے دولہا کو سرخ کپڑے پہننے کو
مردوں کو سرخ رنگ پہننا حرام ہے منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے وَاِیَّاکُمْ
وَالْحُمْرَةَ فَاِنَّهَا مِنْ زِيْنَةِ الشَّيْطٰنِ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ یعنی بچو تم سرخ رنگ سے اس لیے کہ وہ
زینت شیطان سے ہے اس لیے کہ تحقیق شیطان دوست رکھتا ہے سرخ رنگ کو اور اور بُری رسم ہے
ریشمی کپڑا پہنانا دولہا کو اور لڑکے خوردسال کو بھی اور مہندی لگانی دولہا کے ہاتھ میں یا
پاؤں میں اس لیے کہ استعمال ریشم کا اور مہندی کا بطور تزیین کے جائز نہیں ہے مرد کو اگرچہ
خوردسال ہو شادی میں ہو یا غیر شادی میں چنانچہ اشباہ والنظائر میں لکھا ہے ما حرم
علی البالغ فعله حرم عليه فعله لولده الصغير فلا يجوز ان يلبسه حريرا

بیان آرسی مصحف کا
[illegible] یہ رسمیں کہ ذکر ہوئیں اکثر ہندوؤں کی [illegible] قبیل تزئین کی [illegible] ہیں کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا [illegible] مشرک کی [illegible] کرو [illegible] اسکی مخالفت [illegible]

وَلَا اَنْ یُلْبِسَ حَرِیْرًا وَلَا اَنْ یَخْضِبَ یَدَہٗ بِحِنَّاءٍ اَوْ رِجْلَہٗ یعنی جو کچھ حرام کیا گیا ہے
بالغ پر کرنا اوسکا حرام کیا گیا ہے اوس پر کرنا اوس کا واسطے فرزند خورد سال اپنے کے پس نہیں جائز ہے یہ کہ
پلاوے اوسکو شراب ورنہ یہ کہ پہناوے ریشمی کپڑا اور نہ یہ کہ مہندی لگاوے اوسکے ہاتھ میں یا پاؤں میں
انتہی اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ شراب یا اور نشہ کی چیز بچے کو پلانی یا کھلانی جائز نہیں جیسے بعضے جاہل
بچے کو وقت ختنہ کے بھنگ پلاتے ہیں یا معجون کھلاتے ہیں یہ حرام ہے اس لیے کہ حدیث شریف میں آیا ہے الخمر
مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنی خمر وہ چیز ہے کہ ڈھانکے عقل کو اور آیا ہے کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ یعنی ہر نشہ لانے والی چیز
حرام ہے انتہی اور گناہ اسکا پلانیوالے اور کھلانیوالے پر ہوتا ہے چنانچہ نصاب الاحتساب میں آیا ہے
وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُخْضَبَ یَدُ الصَّبِیِّ وَرِجْلُہٗ بِالْحِنَّاءِ وَیُحْرَمُ عَلَی الصَّبِیِّ شُرْبُ
الْخَمْرِ وَاَکْلُ الْمَیْتَۃِ وَالْاِثْمُ عَلَی الَّذِیْ اَسْقَاہُ وَاَکَلَہٗ یعنی جائز نہیں ہے مہندی لگانی
لڑکے کے ہاتھ اور پاؤں میں اور حرام ہے لڑکے پر پینا شراب کا اور کھانا مردار کا اور گناہ اسکا پلانیوالے
اور کھلانیوالے پر ہے انتہی اور بڑی رسمیں ہیں سوار ہونا دولہا کا گشت کے لیے [illegible]
واسطے اظہار شوکت کے اور باجے بجوانے اور آتش بازی چھوڑنی اور ناچ و رنگ کرنا اور داخل ہونا
اجنبی عورتوں کا دولہا کے پاس اور کلام کرنا اوس سے اور رسمیں خرافات وہاں جا کر کرنی چنانچہ
مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بیچ بیان رسومات ممنوعہ نکاح کے لکھا ہے وَلَا یَجُوْزُ
تَضْیِیْعُ الْمَالِ بِاِحْرَاقِ الْبَارُوْدِ وَالْکَاغَذِ وَرُکُوْبُ الْخَیْلِ وَالطَّوْفُ بِالْبَلَدِ مِنْ
غَیْرِ حَاجَۃٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّ
رِئَاءَ النَّاسِ وَاِظْهَارُ الْمَعَازِفِ وَالْمَلَاهِیْ وَاِظْهَارُ اللَّعِبِ لِلْاَمِیْنِ وَتَزْیِیْنُ
الْبَیْتِ بِالثِّیَابِ الْجَمِیْلَۃِ تَزْیِیْنًا وَدُخُوْلُ النِّسَاءِ الْاَجْنَبِیَّاتِ عَلَی الزَّوْجِ بَعْدَ
الْفَرَاغِ مِنَ الْعَقْدِ وَکَلَامُهُنَّ مَعَہٗ وَمَسُّ اَنْفِہٖ وَاُذُنِہٖ وَوَضْعُ النَّبَاتِ عَلٰی

جَسَدِ الزَّوْجَۃِ وَاَمْرُ الزَّوْجِ بِاَنْ یَّرْفَعَہٗ بِاِبْہَامِہٖ وَحُفُوْفُ النِّسَاءِ حَوْلَ
الزَّوْجِ وَالزَّوْجَۃِ عِنْدَ الْخَلْوَۃِ کُلُّہٗ مِنَ الْبِدْعَاتِ الْمُحَرَّمَۃِ یعنی جائز نہیں ہے
ضائع کرنا مال کا سبب تمر جلانے بارود کا غذکے اور جائز نہیں ہے سوار ہونا گھوڑون پر
اور پہرنا شہر مین بغیر حاجت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہوو تم مانند اون لوگون کی کہ نکلے
اپنے گہرون سے اترانیکو اور دکھانی لوگونکو اور جائز نہیں ظاہر کرنا باجون گاجون کا اور ظاہر کرنا
تماشا تماشا کرنیوالون کا اور ڈہانکنا گہر کی دیوارونکا اچہے اچہے کپڑون سے زینت کے لیے
اور داخل ہونا اجنبی عورتون کا دولہے کے پاس بعد فارغ ہونیکے نکاح سے اور جائز نہیں ہے
کلام کرنا عورتونکا دولہہ سے اور ملنا دولہہ کے ناک وکان کا اور رکہنا مصری کا دولہن کے
بدن پر اور حکم کرنا دولہہ کو یہ کہ اٹہاوے اوسکو اپنی زبان سے اور جائز نہیں ہے جمع ہونا عورتون کا
گرد دولہہ اور دولہن کے وقت خلوت کے یہ سب بدعات محرمہ ہین انتہی اور فتاویٰ کبریٰ مین ہے
کہ بجانا نقارے کا اور سننا اوسکا حرام ہے اس لیے کہ یہ سب آلات لہو کی ہین مگر نقارے کا بجانا بیچ جہاد
کے درست ہے اس لیے کہ آواز نقارے سے غازی پراگندہ مجتمع ہوتے ہین پس اس مقام مین بجانا
نقارے کا عبادت ہے انتہی اور ڈہول تاشہ وغیرہ نقارے کے حکم مین ہے اس لیے
کہ یہ سب آلات لہو سے ہین اور حمادیہ مین ہے وَیَحْرُمُ اِسْتِعْمَالُ الْاٰلَاتِ الَّتِیْ تُطْرِبُ
مِنْ غَیْرِ غِنَاءٍ کَالْعُوْدِ وَالطُّنْبُوْرِ وَالْمِعْزَفَۃِ وَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَعَنْ مُجَاہِدٍ رح
اَنَّہٗ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رض صَوْتَ طَبْلٍ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ
وَقَالَ ہٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ وَعَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْتِمَاعُ الْمَلَاہِیْ مَعْصِیَۃٌ وَالْجُلُوْسُ
عَلَیْہَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِہَا مِنَ الْکُفْرِ یعنی اور حرام ہے استعمال اون باجونکا کہ خوشی کے لیے

بجاتی ہیں بغیر گانیکے مانند عود اور طنبور اور آلات سرود اور نقارے اور مزامیر کے اور مجاہد سے منقول ہے کہ انھون نے کہا کہ سنی عبد اللہ بن عمر نے آواز نقارہ کی پس ڈالین انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنے کے اور کہا اسیطرح دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے تھے اور روایت ہے مکحول سے کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا سننا آلات لہو کا یعنی باجونکا گناہ ہے اور بیٹھنا و سپر فسق ہے اور لذت حاصل کرنی ان سے قبیل کفر سے ہے اور حماد میں کتاب ترصیع سے یہ نقل کیا ہے وَالْاَنْكِحَةُ الَّتِيْ تَنْعَقِدُ فِيْ مَجَالِسِ الْمَلَاهِيْ وَالْمَنَاهِيْ تَكُوْنُ مُخْتَلِفًا فِيْهَا بِوَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا يَفْسُقُ الْوَلِيُّ لِاَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ اَحْضَرَ الْمَلَاهِيَ وَالْمَعَازِفَ وَاَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَاَعْطَى الْمُغَنِّيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ الْاُجْرَةَ وَالثَّانِيْ اَنَّ الْحَاضِرِيْنَ صَارُوْا فَسَقَةً لِاسْتِمَاعِهِمْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَبْقَ الْوَلِيُّ وَلِيًّا وَالْحَاضِرُوْنَ شُهُوْدًا عِنْدَهٗ یعنی اور جو نکاح کہ منعقد ہوتی ہیں بیچ مجلسون آلات لہو اور مزامیر کے اختلاف ہے اونکی صحیح ہونی مین دو سبب سے ایک تو یہ کہ فاسق ہوتا ہے ولی اسلیے کہ وہ ولی خود لایا ہے آلات لہو و ساز گانے کے اور حکم کیا ہے اونکو ساتھہ مرتکب ہونے اس امر کے اور دی ہے گانیوالونکو گانے پر اجرت اور دوسری یہ کہ حاضرین مجلس تمام فاسق ہوے بسبب سننی اوس گانے کے پس نہ رہا ولی لائق ولایت کے اور نہ حاضرین مجلس لائق گواہی دینے کے نزدیک شافعی کے حاصل یہ کہ ایسا نکاح ان دو سبب مذکور سے نزدیک شافعی کے صحیح نہین ہوتا پس نکاح ایسا کرنا چاہیے کہ سبھونکے نزدیک درست ہو اور خزانۃ الروایۃ مین ظہیریہ سے منقول ہے وَاعْلَمْ اَنَّ جِنْسَ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ ثَلٰثَةُ اَنْوَاعٍ مِنْهَا مَا يَكُوْنُ خَطَاً وَلٰكِنْ لَا يُوْجِبُ الْكُفْرَ فَيُؤْمَرُ فَاعِلُهٗ بِالْاِنَابَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمِنْهَا مَا فِيْهِ اِخْتِلَافٌ فَيُؤْمَرُ بِاسْتِجْدَادِ النِّكَاحِ اِحْتِيَاطًا وَبِالتَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ وَمِنْهَا مَا هُوَ كُفْرٌ بِالْاِتِّفَاقِ وَاَنَّهٗ

يُوجِبُ اِحْبَاطَ جَمِيْعِ اَعْمَالِهٖ وَيَلْزَمُهٗ اِعَادَةُ الْحَجِّ اِنْ حَجَّ وَيَكُوْنُ وَطْيُهٗ مَعَ امْرَأَتِهٖ زِنًا وَالْوَلَدُ الْمُتَوَلَّدُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ وَلَدُ الزِّنَا فَاِنَّهٗ اِنْ اَتٰى بِكَلِمَةِ الشَّهَادَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحُكْمِ الْعَادَةِ وَلَمْ يَرْجِعْ عَمَّا قَالَ اَوْ فَعَلَ لَمْ يَرْتَفِعِ الْكُفْرُ وَهُوَ الْمُخْتَارُ

یعنی جان کہ تحقیق جنس ان مسائل کی تین قسمین ہین بعضی ان مین سے خطا ہین ولیکن نہین لازم کرتی کفر کو پس نہ حکم کیا جاوے کہ سوا اون کا ساتھہ رجوع کرنیکے طرف خدا کی اور استغفار کی اور بعضے ان سے مختلف فیہ ہین پس حکم کیا جاوے ساتھہ تجدید نکاح کی احتیاطًا اور ساتھہ توبہ کے اور رجوع کے طرف اللہ تعالےٰ کے اور بعضی ان مین سے کفر ہین بالاتفاق تحقیق وہ لازم کرتے ہین حبط کرنے اعمال اوسکی کو اور لازم آتا ہے اعادہ حج کا اگر کیا ہوا ہے اور ہوتی ہے صحبت کرنی اوسکی ساتھہ بیوی اپنی کے زنا اور اولاد کہ پیدا ہوتی ہے اس حالت مین ولد الزنا ہوتی ہے پس تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہی کلمہ شہادت کا بعد اسکے حسب عادت کے اور رجوع نہین کرتا ہے اوس چیز سے کہ کہی ہے یا کی ہے دور نہین ہوتا ہے کفر اوسکا اور یہی مختار ہے تمام ہوئی عبارت اربعین کی پس عورتونکو چاہیے کہ جہان گانا بجانا وغیرہ ذالک رسمیات خلاف شرع ہون وہان کے جانے سے احتراز کرین اور خاوندونکو چاہیے کہ منع کرین اونکو وہان کے جانے سے اور عورتین فرمان برداری کرین اونکی اور تابع رسم و آئین برادری کی ہرگز نہون کیونکہ یہان کی بدنامی سہل ہے ایسا کام نکرین کہ میدان محشر مین کہ اولین و آخرین سب وہان جمع ہونگے ذلیل و رسوا ہون کتاب اربعین مذکور مین لکھا ہے کہ اگر کوئی کہے کسیکو کہ ہماری تیسین سوم مرد چہلم دیار کی ہے چارہ نہین موافق شرع کے ہون یا نہون اسلیے کہ محفل شادی کی بدون ان رسوم کے مثل سوم محفل میت کے ہوتی ہو اور ہم تابع رسوم اہل زمانہ کے ہین یا کہا ہو یا تم تمکو اختیار ہے کہ اپنے گھر و نہین جو کچہ چاہو کرو اور ہم اپنے گھر مین جو کچہ

چاہینگے کہ ہنگے علیسے بدین خود موسے بدین خود ہم پر حکومت تمہاری نہین پہونچتی ہی
تو ایسے کلمات کہنے از روے حکم شرع شریف کے نہایت برے ہین اسلیے کہ حکم خدا
و رسول کو رسمون کے مقابلہ مین سہل و سبک جاننا اور رسوم مروجہ کو کہ اکثر اونکی مشتمل
اوپر گناہون اور بدعت اور ضلالت کے ہین محکم و مضبوط پکڑنا گویا کار دنیا کو امور آخرت پر ترجیح
دینی ہے پس اگر وہ اخیر عمر تک اسطرح بسر کرے خوف زوال ایمان کا ہے معاذ اللہ من ذلک کتاب
ذخیرہ مین ذکر کیا ہے وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِغَيْرِهٖ حُكْمُ الشَّرْعِ فِيْ هٰذِهِ الْحَادِثَةِ كَذَا
فَقَالَ ذٰلِكَ الْغَيْرُ من برسم کار میکنم نہ بشرع يَكْفُرُ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَايِخِ یعنے
جبکہ کہے آدمی کسی سے کہ حکم شرع کا اس حادثہ مین اسطرح ہے پس کہے وہ شخص کہ مین
رسم پر چلتا ہون شرع پر نہین چلتا تو وہ کافر ہو جاتا ہے نزدیک بعضے مشائخ کے انتہی پس اوسکو
لازم ہے کہ جلدی توبہ کرے اور رسوم خلاف شرع سے باز آوے اور اگر توبہ نکی اور اوپر
اصرار کیا اور برا اچھا جانا اوسکو پس کفر کی طرف کھینچ لیجاتا ہے چنانچہ فتاوے حمادیہ والے
نے رسالہ امام شہاب الملۃ والدین کے سے کہ اوس مین نوادر برہانی سے لایا ہے نقل کیا ہے
حُكِيَ عَنْ اَبِيْ نَصْرِنِ الدَّبُوْسِيِّ عَنْ قَاضِيْ ظَهِيْرِ الدِّيْنِ الْخَوَارَزْمِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ مَنْ سَمِعَ الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّيْ اَوْ مِنْ غَيْرِ الْمُغَنِّيْ اَوْ يَرٰى فِعْلًا مِنَ الْحَرَامِ
فَيَسْتَحْسِنُ ذٰلِكَ بِاعْتِقَادٍ اَوْ غَيْرِ اعْتِقَادٍ يَصِيْرُ مُرْتَدًّا فِي الْحَالِ بِنَاءً عَلٰى اَنَّهٗ
اَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ وَمَنْ اَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا عِنْدَ كُلِّ مُجْتَهِدٍ
وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَاعَتَهٗ وَاَحْبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ حَسَنَاتِهٖ وَبَانَتْ مِنْهُ
اِمْرَاَتُهٗ فَاِنْ تَابَ لَا يَجِبُ الْقَتْلُ وَاِلَّا يُضْرَبُ عُنُقُهٗ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنْ قَتَلَهٗ قَاتِلٌ قَبْلَ عَرْضِ الْاِسْلَامِ كُرِهَ ذٰلِكَ

وَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ اِنْتَھٰی یعنے منقول ہے ابو نصر دبوسی سے کہ روایت کی قاضی ظہیر الدین خوارزمی رح سے کہ جسنے سنا اگانا قوال سے یا غیر قوال سے یا دیکھا کوئی فعل حرام پس جہا کیا اوسکو باعتقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ مرتد ہوجاتا ہے اوسیوقت بنابر اسکے کہ اوسنے باطل کیا حکم شریعت کو اور جسنے باطل کیا حکم شریعت کو مومن ہوتا ہے وہ مومن سب مجتہدون کے نزدیک اور قبول نہین کرتا اللہ تعالے عبادت اوسکی اور نابود کرتا ہے اللہ تعالے تمام نیکیان اوسکی اور جدی ہوجاتی ہے اوس سے بیوی اوسکی پس اگر توبہ کی واجب نہین ہوتا قتل اوسکا والا ماری جاوے گردن اوسکی بسبب فرمانے آنحضرت صلعم کے کہ جو کوئی تبدیل کرے دین اسلام کو پس مارڈالو اوسکو پھر اگر قتل کیا اوسکو قاتل نے پہلے عرض کرنے اسلام کے اوسپر مکروہ ہے یہ قتل اور نہین آتا اوسپر کچھہ آور حماد یہ مین ہے کہ ہے فَاِنَّ صِحَّۃَ التَّصْدِیْقِ وَالْاِقْرَارِ بِالتَّوْحِیْدِ لَا یَکُوْنُ مَعَ اِنْکَارِ شَیْءٍ مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رح فِی السِّیَرِ الْکَبِیْرِ مَنْ اَنْکَرَ شَیْئًا مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَدْ اَبْطَلَ قَوْلَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حُکِیَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا رَجَعَ غَضْبَانَ اَسِفًا وَاسْتَمَعَ الصِّیَاحَ وَکَانُوْا یَرْقُصُوْنَ حَوْلَ الْعِجْلِ وَیَضْرِبُوْنَ الدُّفُوْفَ وَالْمَزَامِیْرَ فَقَالَ ھٰذَا صُوْرَۃُ الْفِتْنَۃِ یعنے پس تحقیق صحت تصدیق اور اقرار ساتھہ توحید کے نہین ہوتا باوجود انکار کسی چیز کے شرایع سے پس کہا محمد رح نے سیر کبیر اپنی مین کہ جسنے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے پس تحقیق باطل کیا کہنا کلمہ لا الہ الا اللہ کا منقول ہے کہ تحقیق موسی علیہ السلام جب کہ پہرے یعنے کوہ طور سے غصہ ناک افسوس کرتی ہوے اور سنی آوازین اور تھے لوگ رقص کرتی گرد گوسالہ کے کہ سامری نے بنایا تہا اور بجاتی تہے دف اور مزامیر پس فرمایا یہ صورت فتنہ کی ہے انتہی پس جبکہ موسی

نامشروعہ مثل رقص اور آلات لہو کے قسم معازف و مزامیر ہے کہ نقارہ و ڈھول و زناشہ و دف اور طنبورہ اور سارنگی و ڑھنا اور آتشبازی اور آرایش وغیرہ مین موجود ہون خواہ بیچ مجلس عقد نکاح کی اور خواہ اور شادیونمین شریک ہونا اور جانا وہان از روے حکم شریعت کے جایز نہین ہے بلکہ حرام ہے چنانچہ فقہ اور حدیث کی کتابون مین مشروحًا مذکور ہے اور فرمایا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین هٰذَا اِذَا كَانَ خَالِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ حَضَرَ مُنْكَرٌ كَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّايِ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِيْرِ وَالشَّبِيْنِ وَالشَّبَابَةِ وَالْجُغْرَانِ الَّذِيْ يَلْعَبُ بِهِ التُّرْكُ لَا يَجْلِسُ هُنَاكَ لِاَنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ یعنے حاضر ہونا مجلس وغیرہ مین اوسوقت سے ہے کہ خالی ہو منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر اور عود اور نے اور رباب اور آلات سرود و طنبورہ اور شبین اور شبابہ اور جغران کے کہ کھیلتے ہین ساتھ اوسکے ترک نہ بیٹھے وہان اسلیے کہ یہ سب حرام ہین انتہے اور ہر مسلمانکو واجب ہے کہ امور منہیات اور معصیت اور خاطرداری اہل بدعت کی سی اگرچہ قرابت قریبہ رکھتے ہون مانند مان اور باپ اور بہن اور بیٹی اور بیوی وغیرہ لک کے اجتناب کرے کہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ الاٰية یعنے نہ پاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان رکھتے ہین ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے باین صفت کہ دوستی کرین ساتھ اوس شخص کے کہ مخالفت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اگرچہ ہون وہ باپ اونکے یا بیٹے اونکے یا بھائی اونکے یا کنبے کے لوگ اونکے آخر آیہ تک کہ سورۃ مجادلہ مین اسکا ذکر ہے

اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ فَنَھَتْھُمْ عُلَمَآؤُھُمْ فَلَمْ یَنْتَھُوْا فَجَالَسُوْھُمْ فِیْ مَجَالِسِھِمْ وَاٰکَلُوْھُمْ وَشَارَبُوْھُمْ فَضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَھُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاؤُدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ کذا فی المشکوۃ یعنی جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہوں مین منع کیا اونکو اونکے علماء نے نہین باز رہے وہ پس بیٹھا کیے اونکے ساتھ علما اونکی اونکی مجلسون مین اور اونکے ساتھ کھایا پیا کیے پس سخت وسیاہ ہوگئے دل بعضون کے یعنی جنھون نے گناہ نہین کیا تھا بسبب شامت گناہگارونکے یعنی پس ہوگئے سبھون کے دل سخت اور بعید قبول کرنے خیر ورحمت سے بسبب معاصی کے اور بسبب مخالطت اونکے بعض اونکے بعض سے پس لعنت کی اللہ تعالی نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم علیہما السلام یہ سبب اسکے کہ نافرمانی کی اونھون نے اور رہے وہ حد سے گذرنے والے یہ حدیث مشکوۃ مین ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنی پس نہ بیٹھ بعد یاد لانیکے ہمراہ قوم ظالمین کے انتہی تنبیہ راگ گانا بغیر ساز کو جائز ہے یا نہین پس اس مین اختلاف کیا ہے علما نے بعضون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضون نے مکروہ مطلق لیکن بحر الرائق مین لکھا ہے کہ اصل مذہب حرمت ہی مطلقا جیسے کہ نقل کیا ہی اسکو در المختار مین وَمِنْھُمْ مَنْ اَبَاحَ مُطْلَقًا وَمِنْھُمْ مَنْ کَرِہَ مُطْلَقًا وَفِی الْبَحْرِ وَالْمَذْھَبُ حُرْمَتُہٗ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ الْاِخْتِلَافُ بَلْ ظَاھِرُ الْھِدَایَۃِ اَنَّہٗ کَبِیْرَۃٌ وَلَوْ لِنَفْسِہٖ اِنْتَھٰی عِبَارَۃُ الدُّرِّ یعنی بعضے علماء وہ ہین کہ غنا کو اونھون نے مباح مطلق کہا ہی اور بعضے وہ ہین کہ اونھون نے مکروہ مطلق کہا ہی اور بحر الرائق مین لکھا ہی کہ اصل مذہب حرمت اوسکی ہی مطلقا پس منقطع ہوگیا اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ سے ہی کہ تحقیق وہ کبیرہ ہے اگرچہ واسطے نفس اپنے کے ہو تمام ہوئی عبارت در المختار کی اور فتاوی حمادیہ مین یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے وسامع

بیان بجانا دف کا بیچ شادی میں اعلان کرنے کو

الحدیث رفع صوتہ بالغناء الا بعث اللہ علیہ شیطانین احدھما علی ھذا المنکب والاخر علی ھذا المنکب فلا یزالان یضربانہ بارجلھما حتی یکون ھو الذی یسکت انتہی یعنی نہین ہے کوئی شخص کہ بلند کرے آواز اپنی ساتھ گانے کے مگر کہ بھیجتا ہے اور تعین کرتا ہے اللہ تعالی اوسپر دو شیطان کہ ایک ان مین سے ایک شانے پر ہوتا ہے اور دوسرا دوسرے شانے پر پس ہمیشہ دونون مارتے ہین اوسکو ساتھ لاتون اپنے کے یہان تک کہ وہ چپ رہتا ہے اور بجانا دف کا بغیر گانیکے واسطے اعلان نکاح کے مباح ہے جیسے کہ ہدایہ مین لکھا ہے کہ طبل غزاۃ اور دف کہ مباح ہے بجانا اوسکا شادی مین تاوان دیا جاویگا ساتھ تلف کرنیکے بلا خلاف پس عبارت ہدایہ اور درّ المختار سے معلوم ہوا کہ غنا اصل مین حرام ہے اور بجانا دف کا بغیر گانیکے مباح ہے واسطے اعلان نکاح کے اور تنبیہ الانام مین سراجی سے لکھا ہے کہ مضائقہ نہین دف بجانے کا نکاح کی شب مین اعلان نکاح کے لیے دف جہانجھ دار نہو اور اوسکی بجانی مین نیت لعب کی اور گانا نہو اس لیے کہ مکروہ ہے لعب اور گانا اور اوسی مین یہ بھی ہے کہ سننا باجونکا اور بیٹھنا اوسپر فسق ہے لیکن بجانا دف کا واسطے اعلان نکاح کے اسطرح چاہیے جیسے کہ طبل یعنے نقارے کو بجاتے ہین انتہی اور حمادیہ مین ہے کہ کہا معلی نے کہ کہا ابو مہاجر نے کہ خبر دی ہمکو ابان بن عباس نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے مکروہ رکہا تمہارے لیے شراب اور جوے اور مزامیر اور آلات سرود کو اور ڈہول اور دف کو پس پوچہا مین نے ابو المہاجر سے کہ کیونکر بجاتے تھے دف بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تہی عورت جسوقت کہ ہوتی شادی لیتی چہلنی اور لکڑی پس پڑہتی اونچے پر اور مارتی لکڑی چہلنی پر سناتی لوگونکو کہ شادی ہے انتہی اور گانا ڈومنی کا ساتھ دف کے اگرچہ عورتونکی محفل مین ہو جائز نہین اس لیے کہ اس

صورت مین جمع کرنا ہی مباح و حرام مین اور جبان کہ مباح و حرام جمع ہون حرام کو ترجیح دیکر
ہین جیسے کہ کہا اشباہ مین اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غُلِّبَ الْحَرَامُ وَغِنَاهَا
مَا اجْتَمَعَ مُحَرِّمٌ وَمُبِيحٌ اِلَّا غُلِّبَ الْمُحَرِّمُ انتہیٰ یعنی جبکہ جمع ہو حلال و حرام غالب ہوتا ہی
حرام اور معنی اسکی یہ ہے کہ جمع نہین ہوتی ایک چیز حرام کرنیوالی اور مباح کرنیوالی مگر کہ غالب ہوتی ہے
حرام کرنیوالی تمام ہوئی عبارت اشباہ کی اور دینا کچھ ڈومنیون وغیرہ کو گانی پر اجرت
گانی کی ہوتی ہے اور دینا اور لینا اجرت کا گانی پر حرام ہے چنانچہ عبارت ہدایہ کی کہ کتاب
الاجارہ مین ہے اس معنی پر دلالت کرتی ہے وَلَا يَجُوْزُ الْاِسْتِيْجَارُ عَلَى الْغِنَاءِ
وَالنَّوْحِ وَكَذَا سَائِرُ الْمَلَاهِيْ لِاَنَّهُ اسْتِيْجَارٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ وَالْمَعْصِيَةُ لَا تُسْتَحَقُّ
بِالْعَقْدِ یعنی جائز نہین ہے نوکر و مزدور مقرر کرنا غنا اور نوحہ پر اور اسیطرح ہین تمام باجے اسلیے
کیونکہ کرو مزدور پکڑنا ہی گناہ پر اور گناہ مستحق عقد کا نہین ہوتا انتہی تمام ہوئی عبارت اربعین
کی اور حضرت شیخ الاسلام نی کہ بڑے محدث ہین اولاد حضرت شیخ عبد الحق کی سے ترجمہ بخاری
مین لکھا ہی کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور امانت اور مقتدا لے دین ہین بیچ حرمت اور کراہت
غنا کی تشدید و تغلیظ ہی اور صحیح تر اور مشہور تر چارون اماموں سے قول ساتھ کراہت کے
ہی اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہی قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا غنا کا عامر شعبی اور سفیان ثوری
اور حماد اور نخعی اور فاکہی سے نقل کیا ہی اور منقول ہے اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے بھی
اور بغوی نے معالم مین کہا ہی کہ غنا حرام ہی تمام ادیان مین اور قرطبی نی کہا کہ خلاف نہین
ہی بیچ حرام ہونی اوسکی کے اس لیے کہ وہ قبیل لہو و لعب کی سے ہی کہ مذموم ہی بالاتفاق تمام ہوا
قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نی ایک رسالہ حرمت غنا مین لکھا ہے
کہ اوسمین آیات اور احادیث و قول فقہا سے حرمت اوسکی ثابت کی ہی اگر کوئی اوسکو نظر انصاف سے

ف یعنی دف حلال ہے اور غنا حرام ہے [illegible]

دیکھیے تو راگ کے پاس نہ پھٹکے چنانچہ تھوڑا سا مضمون اوسکا بطور نمونہ کے لکھا جاتا ہی کہ روایت کیا حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ جسنے کان رکھا طرف آواز راگ کے نہیں اذن دیا جاویگا اوسکو یہ کہ سُنے آواز روحانیونکی جنت مین کہا گیا کہ کون ہین روحانی فرمایا قاری اہل جنت کی انتہی اور اگر کوئی کہے کہ کیا دلیل ہے کہ جہان حرام و مباح جمع ہون تو حکم ساتھ حرام کے کرین ہم اور ساتھ مباح کے نکرین اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ تمام اماموں اصول فقہ کی نے اجماع کیا ہی اسپر کہ جہان دو روایتین یعنی فقہ کی یا دین ہم یا دو حدیثین مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ہمکو پہونچی ہون کہ ایک اون مین سی دلالت کرتی ہو کہ فلانی چیز مباح ہی اور دوسری دلالت کرتی ہو کہ وہ چیز حرام ہے اور تاریخ معلوم نہین کہ یہ حدیث اول صادر ہوئی ہے یا وہ تو اتفاق تمام علما کا ہی اسپر کہ وہ حدیث کہ دلالت حرمت پر کرتی ہے راجح اور ناسخ ہی پس جہان کہ مباح و حرام ایک چیز مین جمع ہون تو وہ چیز حرام ہوگی اور یہ بات اصول بزدوی مین ثابت ہوئی ہی عالم کامل چاہیے تا اصول فقہ کو معلوم کرے تمام ہوا کلام قاضی عصمت اللہ کا پس اگر بنظر انصاف دیکھیے تو ان روایتون سی حرمت راگ کی بھی صراحۃً ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر اسکے جن علما نے کہ جواز اسکا لکھا ہی اونہون نے بھی تو بہت سی قیدین لگائی ہین از انجملہ ایک قید ہے کہ اوس راگ مین جھوٹ اور فحش وغیر ذلک مضمون نہو پس اسوقت مین وہ کہان میسر ہے اکثر غزلین وغیرہ جھوٹ اور مبالغہ سی خالی نہین پس ضرور اس سی پرہیز کرنا چاہیے نہ مردونکو سننا چاہیے اور نہ اپنی بیبیونکے لیے روا رکھین خواہ اپنے گھر مین خواہ غیر کے گھر مین جا کر اور عورتون کو اس بات مین بھی اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندون کی اور بعض اوقات لوگ گانے بجانے مین تو شریک نہین ہوتے لیکن اہتمام مین اوس محفل کے رہتے ہین یا بچھونے بیکان یا فرش وغیرہ دیتے ہین وہ بھی شریک ہین اوس گناہ مین اس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا

تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی اور آپس مین
مدد کرو نیکی اور تقوی پر اور نہ مدد کرو گناہ اور ظلم پر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی آدمی
اور سبب برائی کا ہوتا ہے اوسکو بھی اوتنا ہی گناہ ہوتا ہے کہ جتنا اوسکے کرنیوالے کو ہوتا ہے چنانچہ یہ
حدیث مشکوۃ مین موجود ہے پس اس کل سے پرہیز کرنا چاہیے ان رسمیات بد سے کہ نہ مرتکب ہووے اسکا
اور نہ متہم و سبب بنے دنیا چند روزہ ہے کیون اسکی خاطر اپنی آخرت برباد کرے ایک روایت مین
آیا ہے کہ بدترین آدمیونکا مرتبہ دن قیامت کا اللہ کے نزدیک یہ ہوگا کہ غیر کی دنیا کے لیے
اپنی آخرت برباد کرے عیاذا باللہ منہا اور ایک بیہودہ رسم یہ ہے کہ اوسکی برائی کا خیال بھی
نہین کسیکو کہ وہ رسم پنجیری کی ہے کہ جب دولہہ دولہن بعد نکاح کے اول مجامعت کرتے
ہین تو اوسکی خوشی مین بیٹی والے پنجیری وغیرہ شیرینی دولہے کے ہان دیا کیا بھیجا کرتے ہیں
ذرا اسکی قبائح کو سوچنا تو چاہیے کہ کیا کیا اسمین برائیان ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جس امر کی اخفا کو فرمایا ہوا اوسکو بہ شہرت دیتے ہین اور جو کہ باغیرت ہین اوسکی بابت
مین اسکا اخفا ملحوظ ہوتا ہے پھر بھیجنے والے تو ایسی بیحیائی کی اب پنجیری جسکے ہان جاتی
ہے وہ مبارکبادی دیتا ہے خیال تو کرین کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی اوس وقت لیکن چونکہ
رواج اس رسم کا بہت ہے شاید شرم نہ آتی ہو خیال کرکے کہین تو اوسمین بھی نوبت کہ یہ
کہ اس بیحیائی پر خوش ہونا اور مبارکبادیان دینا اور اپنے اوپر اوسکو ہونا [illegible] غرضکہ ایسی
رسمین ہین مردونکو چاہیے کہ منع کرین عورتونکو اون سے اور عورتون کو چاہیے کہ فرمانبرداری
کرین اپنے خاوندونکی اوسمین اور اکتفا کرین اون رسمون پر کہ جو حضرت کے [illegible] وقت
مین ہوتی تہین اور حضرت سے اسقدر ثابت ہوا ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی
رخصتی کا رواج کرنے لگے تو کچھ خوشبو [illegible] اور حکم کیا لوگونکو جہیز تیار کرنیکا پس تیار کیے

روبرو اونکی پھر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حکم کیا مجکو یہ کہ نکاح کردون تیرا فاطمہ سے ساتھہ مہر چار سو
مثقال چاندی کے آیا راضی ہوا تو ساتھہ اسکی پس کہا علی نے کہ راضی ہوا مین ای رسول اللہ
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَکُمَا وَعَزَّ جَدَّکُمَا وَبَارَکَ
عَلَیْکُمَا وَاَخْرَجَ مِنْکُمَا ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً یعنی جمع کرے اللہ تعالی پراگندگی تم دونون کی اور غالب کرے
بزرگی تم دونونکی اور برکت نازل کرے تم دونو پر اور نکالے تم دونون سے اولاد بہت پاکیزہ یہ مواہب
لدنیہ مین نقل کیا ہی پس خیال تو کرو ای بہائیو کہ حضرت بیوی صاحبہ کہ سردار ہین جنتی بیویون کی
انکا نکاح تو اس بی تکلفی سے ہوا اگر تم بہی انکی کچہہ محبت سچی رکہتی ہو تو اسیطرح کرو اور چار سو
مثقال چاندی کا جو حضرت بیوی صاحبہ کا مہر کیا اسکی ڈیڑہ سو روپی ہوتی ہین اگر بارہ ماشی کا روپیہ
ہو مانند ڈبل وغیرہ کی اور مہر ازواج مطہرات کا سوا ام حبیبہ کی اور مہر سب صاحبزادیونکا سوا حضرت
فاطمہ رض کی پانسو درہم کا تہا جسکے روپی مذکور ایک سو اکتیس روپی چار آنہ ہوتی ہین اور مہر ام حبیبہ کا
ایکہزار پچاس روپیہ کا لیس یہان جو ہزارون لاکہون کی مہر باندہتی ہین بہت بری رسم ہے
کہ اکثر خاوند آخرت کی وبال مین گرفتار ہونگی بسبب اسکی کہ اس بیچارہ نی وہ روپی خواب مین بہی نہین
دیکہی بہلا وہ ادا کہانسے کریگا جب دانکی تو آخرت مین جورو کی قرض کے بدلے پکڑا جاویگا مہر انکا
باندہنا سنت ہے زیادہ باندہ کر کیون ثواب سنت سی محروم رہتی ہین اور مسلمانونکو ایذا دیتی ہین
حضرت عمر رض سی منقول ہے کہ اونہون نی فرمایا آگاہ ہو نہ بہاری مہر باندہو بیویونکا اس لیے کہ اگر
گران مہر سبب بزرگی کا ہوتا دنیا مین اور موجب تقوی کا ہوتا نزدیک اللہ کی تو سزاوار تہین
تمہاری ساتھہ اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی نہین جانتا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ نکاح کیا ہو کسیکا اپنی بیویون اور بیٹیون مین سے زیادہ بارہ اوقیہ سے کہ جسکی قریب پانسو درہم
کی ہوتی ہین آور اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ اَعْظَمَ

تعداد مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اور ازواج مطہرات و دیگر صاحبزادیوں رضی اللہ عنہن

النکاح برکۃً ایسرہ مؤنۃً یعنے بہت بڑی برکت کا نکاح وہ ہی کہ کم ہو محنت مین یعنی مہر اور
اور خرچ کم ہو اور تھوڑی پر قناعت کرے یہ دونون حدیثین مشکوۃ مین ہین پس تعجب ہی کہ اپنی وہم
پر مین برکت وبھلائی نکاح کی لیے کرتی ہین اور حضرت نے جو ایک برکت کی بات بتائی تو ہرگز نہین
کرتی ازراہ کیا ایمان ہی پس عورتونکو چاہیے کہ اگر اونکی باپ نے بغیرہ نے زیادہ مہر بندھوایا ہی تو یہ بخش دین کہ
بڑا ثواب پاوینگی گویا جتنے روپے مہر کے تھے تصدق دئے اور تصدق دینے کا کیا کچھ ثواب آیا ہی اور فرماتا ہی
پاک پروردگار جل جلالہ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی یعنی اور معاف کرنا تمہارا قریب تر ہے
واسطے تقوی کے تفسیر مدارک مین اس آیۃ کی تفسیر یون لکھی ہے کہ یہ خطاب ہی خاوندونکو اور بیبیونکو
یعنی عفو کرنا خاوند کا ساتھ دینے پوری مہر کے بہتر ہے اوسکے لیے اور عفو کرنا عورت کا ساتھ
ساقط کر دینی ساری مہر کے بہتر ہے اوسکے لیے انتہی اور حضرت عمر رضی آیا ہی بطریق مرفوع
یعنی آنحضرت صلعم سی نقل کرتے ہین کہ فرمایا آپ نے اگر نہوتا دعوی غیب کا کرتا تو گواہی دیتا
مین واسطے پانچ نفر کے کہ وہ اہل جنت سی ہین ایک تو اون مین سی فقیر ہے عیالدار اور دوسری
وہ عورت کہ راضی ہی اوس سی خاوند اوسکا اور تیسری وہ عورت کہ تصدق کرے یعنی بخشدے
مہر اپنا اپنی خاوند کو واسطے رضاء اللہ تعالی کے اور چوتھی وہ کہ راضی ہین اوس سی ماں باپ
اوسکے اور پانچوین توبہ کرنیوالا گناہ سی انتہی یہ روایت منبہات مین ابن حجر نے نقل کی ہے
اور غمی مین بھی بہت رسمین بری ہوتی ہین ایک تو پیٹنا اور بیان کرنا اور ہای وای کرنا اور جھینٹا
چنگھاڑنا کہ حدیثون مین بہت برائی اسکی آئی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ یعنے
نہین ہی ہم مین سی وہ شخص کہ جسنے پیٹی رخسار ہی اور پھاڑی گریبان اور واہی ویل کی جاہلیت
کیسی اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ

لا یترکونہن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم
والنیاحۃ وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل موتہا تقام یوم القیامۃ وعلیہا
سربال من قطران ودرع من جرب یعنی چار چیزین میری امت مین امر جاہلیت
مین سے ہین چھوڑین گے لوگ انکو ایک فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسبون مین اور طلب کرنا
مینہ کا ساتھ ستارون کے یعنی کہنا کہ فلانا ستارہ فلانی منزل مین آویگا تو اسکی تاثیر سے
مینہ برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ عورت نوحہ کرنیوالی جس وقت کہ نہ توبہ کرے پہلے موت اپنی
کے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے اس حال مین کہ اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ خارش کا
یعنی مسلط کیجاویگی اوسکے بدن پر خارش بعد ازان لپیٹی جاویگی اوپر قطران تاکہ زیادہ ہو اوسکو عذاب
لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ یعنی لعنت کی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوحہ کرنیوالی اور سننیوالی کو اور فرمایا کہ آنحضرت نے فرمایا انا بریء
ممن حلق وصلق وخرق یعنی مین بیزار ہون اوس عورت سے کہ سر منڈایا اور آواز
بلند کی یعنی بیان کیا اور چیخی چلائی رونے مین اور کپڑے پھاڑ ڈالے پس ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ بیان کرنا اور رونا پیٹنا بہت ہی گناہ ہے مرد کو چاہیے کہ منع کرے
اوس سے اور عورت کو چاہیے کہ اسمین فرمانبرداری کرے خاوند کی نہ اپنے گھر مین بعد مرنے
کسیکے یہ رسمین کرے اور نہ کسیکے ہان تقریب تعزیت کی جاکر کرے بلکہ جہان جاوے تو تسلی
دیوے اوسکو اور صبر کرنیکو کہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے من عزی مصابا فلہ مثل اجرہ یعنی
جو کوئی تسلی دیوے اور صبر کرنیکو کہے مصیبت زدہ کو پس واسطے اوسکے مصیبت زدہ کا سا ثواب
حاصل ہوتا ہے اور جو کہ اس رسم کو جاری رکھے اور منع نکرے اس سے اور پھر اوسپر کوئی نوحہ
کرے بعد مرنے اسکے کے تو اوسکو عذاب دیا جاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مَن نِیحَ عَلَیۡہِ فَاِنَّہٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیحَ عَلَیۡہِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ یعنے جسپر نوحہ کیا جاتا ہی پس
تحقیق وہ عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کے دن قیامت کے اور اور روایت مین ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے مَا مِنۡ مَیِّتٍ یَمُوۡتُ فَیَقُوۡمُ بَاکِیۡھِمۡ فَیَقُوۡلُ وَاجَبَلَاہُ وَاسَیِّدَاہُ
اَوۡ نَحۡوَ ذٰلِکَ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَیۡنِ یَلۡھَزَانِہٖ وَیَقُوۡلَانِ اَھٰکَذَا کُنۡتَ
یعنی نہین کوئی میت مرتا پس کھڑا ہوتا ہی رونیوالا اونکا پس کہتا ہی ای پہاڑ میرے اور اے
سردار میرے اور مانند اسکے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو فرشتے کہ اوسکی سینہ
مین مکی مارتی ہین اور کہتے ہین کہ کیا ایسا ہی تہا تو پس اوسوقت عافیت اسی مین ہے کہ ایسی
جگہہ کے جانے سے پرہیز کرے اور گناہ لازم آتا ہی پہولون اور چالیسوین وغیرہا مین کہ
کہ لوگ جمع ہوتے ہین اور نام ونمود کے لیے قرض کر کر تکلفات بیجا کرتے ہین اور داخل ہوتے
ہین مضمون مین اس آیہ کے اِنَّ الۡمُبَذِّرِیۡنَ کَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّیٰطِیۡنِ یعنی بلاشبہ
اسراف کرنیوالی ہین بہائی شیطانون کے کرتے ہین تکلفات اپنی نام ونمود کے لیے اور بہانا
کرتے ہین ایصال ثواب کا واسطے میت کے ذرہ انصاف کرین تو معلوم ہو کہ ایصال
ثواب کو کیا علاقہ اسمین جہان دخل ہوتا ہے ریا کو وہ عمل نابود ہوتا ہی اوسمین متوقع ثواب کا
ہونا خطا ہی حقیقت مین یہ کہانا تو وہی کہ جس سے حضرت نے منع فرمایا ہی اس حدیث مین
اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنۡ طَعَامِ الۡمُتَبَارِیَیۡنِ اَنۡ یُّؤۡکَلَ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہانی طعام دو شخصون مقابلہ کرنیوالون کی سے یعنی
جو کہ مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک دوسرے کی ضد پر بہت سا پکاوین تا غالب آوین
ایک دوسرے پر یعنی اگر واسطے فخر دکہلانے کے پکاوین دعوت اونکی قبول نکرنی چاہیے کذا ذکرہ الشیخ
عبد الحق رحمہ اللہ بعض اوقات طعام حرام ہوتا ہی اور کہانا اوسکا گناہ کبیرہ یعنی اوس صورت مین کہ میت کی وارث بچہ ہو یا

اون یتیم بیچارونکو تو ہوش بھی نہیں ہوتا اونکی اور قرابتی وغیرہ اوس مال مین سے بلا تامل
اپنی ناک اونچی کرنے کے لیے صرف کرتے ہین اس کھانے وغیرہ مین اور یہ نہین جانتے کہ اللہ
تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ
بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا یعنی تحقیق جو لوگ کہ کھاتے ہین مال یتیمونکے
از راہ ظلم کے سوا اسکے نہیں کہ کھاتے ہین اپنے پیٹون مین آگ اور قریب ہے کہ داخل ہونگے آگ
بھڑکتی مین اور بعض اوقات میت پر لگانیکے لیے مال قرض لیتے ہین اور پیچھے اوسکے بچے
اور پس ماندہ حیران و پریشان ہوتے ہین کیا عقلین ماری گئی ہین کہ دین و دنیا کا نقصان
کرتے ہین اور جو کوئی اوسکو منع کرے تو کہتی ہین کہ یہ وہابی ہے واہ کیا سمجھ ہے کہ بلا وجہ
نقصان دین و دنیا کے مانع خیر خواہ کو برا جانتی ہین اگر ذرہ تامل کرین تو اوسکی خرابیان معلوم
کرین وہ جو حضرت نے فرمایا ہے حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ یعنی دوست رکھنا تیرا
ایک چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے وہان پر صادق آتا ہے اور بعض اوقات اہل مصیبت
مجبور ہوتے ہین کہ اوسکے گھر یہ لوگ ڈہتی دیتی ہین ایک تو اوسکا عزیز مرا اوسکا رنج اوٹھایا
دوسرے یہ پنڈار ہی اوسکا گھر لوٹنے گئے مردونکو چاہیے کہ منع کرین اپنی بیویونکو ایسی رسمون مین
شریک ہونے سے اور عورتونکو ماننا چاہیے نہ یہ کہ سبکے ہان جاوینگی نہ کوئی اونکے ہان آویگا
اوسوقت مین عورتونکو کہیں جانا ہی نہ چاہیے ایسی رسمون مین اگرچہ تعزیت سنت ہے
لیکن اون سے سنت کہان ادا ہوتی ہے یہ تو طرح بطرح کی گناہون کی مرتکب ہوتی ہین البتہ جہان
یہ خرابیان نہ لازم آوین تو شوق سے جاوین لیکن صاحب مصیبت کے ہان جا کر رات کو نہ بیٹھین
کہ بہت برا ہے روایت کیا ہے احمد نے ابی موسیٰ صحابی سے کہ کہا اونھون نے کہ مرین
حسن عبداللہ بن عمر کی پس کہا مین نے اپنی بیوی کو جا تو اور تعزیت کر اونکی اور رات کو رہ اونکے

پاس

پاس کہ ہم ہین اور آل عمر مین بڑا احتیاط ہے پس وہ بیوی آئی لیئے وہان سی ہو کر پس کہا ابو موسی نے
نی کہ کیا نہ حکم کیا تہا مین نے تجکو کہ رات کو رہنا اونکی پاس پس کہا اونکی بیوی نی کہ ارادہ کیا تہا
مین نے رات کو رہنے کا اونکی پاس پس آئی ابن عمر اور نکالدیا ہمکو اور کہا نکلو تم انکو نہ کہو میری
بہن کو عذاب مین اور ابن نخعی سے روایت ہے کہ کہا رات کو رہنا اہل میت کی پاس نہین ہے
مگر امر جاہلیت سے کہا احمد نی کہ یہ تمام امورات ہو گئی ہین لوگون کے نزدیک سنت اور انکے
ترک کرنیکو بدعت جانتے ہین پس الٹ گیا حال اور متغیر ہو گئی احوال کہا ابن عباس نی کہ نہین آتا
لوگون پر کوئی سال مگر کہ مارتے ہین اوسمین سنت کو اور زندہ کرتے ہین اوسمین بدعت کو یہانتک کہ
مرگئی سنتین اور زندہ کی گئین بدعتین اور ہرگز نہین عمل کیا جاتا سنتون پر اور نہین برا جانا جاتا ہے
بدعتونکو مگر جس پر کہ آسان کرتا ہی اللہ تعالی غصہ اوٹھانا لوگونکا البتہ وہ مخالفت کرتا ہے
اون کی اوس چیز مین کہ وہ ارادہ کرتے ہین اور آگاہ کر دیتا ہی اوس چیز سی کہ عادت پکڑی ہے اونہون
نی انتہی یہ روایتین مولوی حیدر علی صاحب نے نقل کین ہین اپنی رسالہ مین پہر اور بری رسم یہ ہے
کہ اکثر اقربا سوگ رکہتی ہین حالانکہ حضرت نی فرمایا ہے لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ
وَالْیَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْہُرٍ
وَّعَشْرًا یعنی نہین درست واسطے اوس عورت کے کہ ایمان رکہتی ہو اللہ پر اور روز آخرت پر
اور یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر زیادہ تین رات سی مگر خاوند کے مرنی مین چار مہینے اور دس
دن سوگ کرے اور انکا سوگ تو سوگ ہی بڑا اسبابی ہے کہ چیز مسنون مین بہی شریک نہین
ہوتی بلکہ مانع ہوتی ہین یعنی کیا مقدور کہ برادری مین کوئی نکاح کر سکے اور یہ اوسمین شریک
ہون انکا سوگ خاصا ہنود کا سا سوگ ہے ای صاحبون ہشیار ہو خواب غفلت سے
کہ تمہاری پیغمبر صاحب فرماتی ہین مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَہُوَ مِنْہُمْ یعنی جو مشابہت کرے کسی قوم کی

برائی دوسرے نکاح کرنیکی

کرتا ہے وہ اونمین مین سے ہی عیاذًا باللہ منہ اور اور بری رسم یہ ہے کہ جب بیٹی یا اور کسی قرابتی کا خاوند مر جاوے تو عورتین مانع ہوتین ہین اوسکو دوسرا نکاح کرنے سی اگرچہ مرد سمجھاوین وہ نہین مانتین اور اوسکو بہت برا جانتی ہین کہ اگر وہ نکاح کرلے تو اوسکو نگو بناتین ہین کہ یہ دو خصمی ہے اور بعضی جہلا اوس سی ملنا بھی چھوڑ دیتی ہین اور کتنے مرد خود مانع ہوتی ہین اس سی اور اوسکو ناک کٹائی جانتی ہین باوجودیکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ یعنی اور نکاح کردو بن خاوندونکی عورتونکو اور بن بیاہے مردونکے اپنی مین سے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنی نکاح میری سنت ہی پس جو کوئی موںھ موڑے میری سنت سی پس نہین وہ مجھسی یعنے میرے طریقے پر اور میری امت سی نہین انتہے پس آپ ہی سمجھ کر دیکھو خیال تو کرو کہ اوسکو برا جاننے مین کیا وبال ہے کہ دینا چندروزہ کی بدنامی کی لیے مستحق ایسے وعید کے ہوتی ہین عیاذًا باللہ منہا اور حضرت ام کلثوم رض حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی کے چار نکاح ہوئی ہین کیا اون سے زیادہ اپنی عزت سمجھتی ہین اور اونکے فعل کو برا جانتی ہین کیا ٹھکانا ہا انکے ایمان کا مولانا شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بیچ فائدہ آیۂ وانکحوا الایامی کے لکھا ہی رسول نے فرمایا ہی علی رض تین کام مین دیر نکرنا نماز فرض جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مرد ملے اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب دے اوسکا ایمان سلامت نہین انتہے پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ اس ہندوپن کو چھوڑین اور امت محمدی مین شریک ہون اور قطع نظر اسکے اوسکے ترک مین فساد بھی تو بڑا برپا ہوتا ہی کہ ناچار ہو کر بعضی عورتین زنا اور چھنالی بازی مین گرفتار ہو جاتی ہین واہ کیا سمجھ ہے کہ محمدی ہونیکو برا اور ناک کٹائی جانین اور دیوث ہونیکو اچھا اور نیکنامی ایک ذرہ غور کرین تو اوسکی کرنیکی بہلائیان اور

تمکو سنکی بہ ابیان معلوم کرین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَحْیٰی سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً ضَلَالَۃً لَا یَرْضَاھَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْئًا یعنی جو کوئی زندہ کرے کسی سنت کو میری سنتوں مین سے کہ مر گئی تھی بعد میرے یعنی وہ سنت متروک ہو گئی تھی میرے بعد اور اسنے رواج دیا اوسکو اور رغبت دلائی لوگونکو اوسپر پس بلاشبہ اوسکو لیے ثواب حاصل ہوتا ہے مانند ثواب عمل کرنے والونکے اوسپر بغیر اسکے کہ ناقص کرے انکے ثواب مین سے کچھ اور جو کوئی نکالتا ہی بدعت گمراہی کی کہ نہین خوش ہے اوس سے اللہ اور رسول اوسکا ہوتا ہی اسپر گناہ مانند گناہون کرنیوالون اوسکی کے نہین ناقص کرتا یہ گناہون اونکے سے کچھ اور یہ بھی فرمایا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَھِیْدٍ یعنے جو کوئی خوب پکڑے میری سنت کو وقت فساد امت میری کی پس اوسکے لیے سو شہید ونکا سا ثواب ہوتا ہی یہ دونو حدیثین مشکوۃ مین ہین پس خیال کیا جاوے کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل متروک ہو رہی ہے اور سنت سنت کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی در حق عورتونکے بالکل مٹ گئی ہے اور مانند انکے کو رواج دیگا کیا کچھ ثواب پاویگا اور در صورت ترک کے کیسا ٹوٹا پاویگا بیدار ہونا چاہیے خواب غفلت سے اور عمل کرنا چاہیے انپر اور اور بری رسم یہ ہی کہ بعد مرنے کسی قرابتی کے چند روز تک آچار نہین ڈالتین اور دال نہین بگھوتین اور چرخا نہین کاتتین وغیر ذلک بخیال اسکے کہ ان چیزون کی کرنے سے کوئی اور مر جاویگا یہ سب باتین تخیل شرک سے ہین بالکل انکو دور کرین حاصل یہ کہ ہر مسلمان کو ہر تقریب مین اتباع سنت چاہیے نہ اتباع رسم و آئین ہیانکے اکثر مرد و عورت جنپس سے ہین طرح طرح کی شرک و کفر

وبدعات کی باتو نمین مردونکو چاہیے کہ اہل علم سے ان باتونکو دریافت کرکر منع کرین اپنی بیبیونکو اور وہ فرمان برداری اونکی کرین ہرگز انکار نکرین والا اوس دار آخرت مین کہ ابدالآباد رہنا ہے کمال خراب ہونگی اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا وَاھْدِنَا اِلٰی سُبُلِ السَّلَامِ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

باب دوسرا بیچ بیان حق بیبیونکے خاوندونپر جاننا چاہیے کہ مردونکو لازم ہے کہ اپنی بیبیونکو علم دینی سکہا دین کہ فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر کذا فی المشکوۃ او وہ بسبب جہالت کی کفر وگناہ مین گرفتار ہوون اور دونون کی دنیا اور آخرت مین اچہی گذرے بڑا فساد دین ودنیا کا تو اسی سے ہوتا ہے کہ مرد نہ آپ علم دین پڑہتے سنتے ہین اور نہ بیبیونکو پڑہاتی سناتی ہین پس بہلائی برائی دین دنیا کی کیونکر معلوم کرین اور حق ہے مردون پر کہ اپنی بیبیون اور بچون اور گہر والون کو شرک اور کفر اور گناہ کی باتون سے باز رکہین اور بجالانی طاعات کی لیئے تاکید کرین کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ یعنے اے ایمان والو بچاؤ اپنی نفسونکو اور اپنی گہر والونکو اوس آگ سے کہ اوسکا ایندہن آدمی اور پتہر ہونگی اسکی تفسیر مین صاحب مدارک نے یون لکہا ہے کہ آپ بہی طاعات بجالاؤ اور ترک معصیت کرو اور اپنی گہر والون کو بہی طاعات کرنیکو کہو اور گناہون سے باز رکہو انتہے پس چاہیے کہ اپنی بیبیون اور گہر والون کو نماز اور روزہ وغیرہ فرائض وواجبات اور اچہی باتون کی کرنیکی تاکید کرو بلکہ کچہ تعزیر بہی دینی آئی ہے بیبیکو ترک نماز وغیرہ پر چنانچہ ملتقی الابحر مین لکہا ہے کہ جائز ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی بیبیکو ترک کرنے زینت پر اور نہ قبول کرنے پر اسکی کہنے کو جبکہ بلاوی اوسکو طرف بچہونے

فائدہ بیان تعزیہ و مہندی وغیرہ کا

انکی کے یعنی صحبت کی لیے بشرطیکہ نہو وے عذر حیض وغیرہ کے اور تعزیر دے اوسکو ترک کرنے نماز پر اور ترک کرنے پر غسل جنابت کی اور اوسکی گھر سے نکل جانی پر بلا اذن اسکی کے انتہی اور ستیلا وغیرہ کی پوجنے سے اور اور شرک اور کفر اور گناہون کی باتون سے کہ اوپر گذرین اور تعزیہ اور مہندی پر جانی سے منع کرو عجب حال ہی یہان کے بعضے لوگون کا کہ اللہ تو فرماتا ہی کہ اپنی گھر والونکو دوزخکی آگ سے بچاؤ اور یہ برعکس اوسکے کرتے ہین کہ باعث ہوتے ہین اور بلاتی ہین دوزخکی طرف تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بعضے جاہل جورو بچون کے ساتھ ہو کر ستیلا پوجو انکو لیجاتے ہین اور بعضے بدہی وغیرہ کی پہنانیکو روا رکھتے ہین اور بعضے تعزیہ دکھانیکو لیجاتے ہین اور بعضے مہندی دکھانیکو پس ستیلا پوجنے کو فتاوی عالمگیری مین کفر لکہا ہے اور اور شرک کی باتونکو بھی دینی کتابون مین بہت منع کیا ہے اور تعزیہ داری اور مہندی کو مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکہا ہی کہ بنانا تعزیہ کا اور علم وغیرہ کا درست نہین ہے اس لیے کہ تعزیہ داری عبارت اس سے ہی کہ ترک لذائذ اور ترک زینت کرے اور صورت محزون و غمگین بناوے یعنی مانند عورتون سوگ رکہنے والیون کے بیٹھے اور مرد کو کسی جگہہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت نہین ہوا مگر عورت کو بعد وفات زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوای زوج کی اگر کوئی اور قرابتی مرے تو تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہی اور بعد تین دن کے اوسکو درست نہین حدیث شریف مین آیا ہے لا یحل لامرأۃ الخ کہ ساری حدیث مع ترجمہ کے اوپر گذر چکی ہے پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین بسر کرتا ہے اور فرائض و نوافل اسکے درگاہ الٰہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا عَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَ الْمَلٰئِکَۃِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔ یعنی جو کوئی نئی بات نکالتا ہے یعنی بدعت سیئہ یا جگہ دیتا ہے بدعتی کو اوس پر لعنت ہی اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگونکی اور نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ اوسکی فرض و نفل اور اور روایت مین آیا ہی مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو کوئی نکالی اس امر دین ہمارے مین ایسی چیز کہ وہ اوس سی نہو پس وہ مردود ہی اور اوس مجلس مین زینت زیارت اور گریہ و زاری کی بھی حاضر ہونا جائز نہین اس لیے کہ وہان زیارت نہین ہی کہ اوسکے لیے حاضر ہو بلکہ وہ کہیا نچین قابل ازالہ کی ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ یعنے جو کوئی دیکھے تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع پس چاہیے کہ بگاڑ دالے اوسکو اپنے ہاتھ سے اور اگر ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی نہ منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہ ضعیف تر درجہ ایمان کا ہی اور مجلس تعزیہ داری مین جا کر مرثیہ اور کتاب سننی بھی جائز نہین اس لیے کہ مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی نہین ہوتا بلکہ جھوٹھ اور افترا اور حقارت بزرگون کی ہے پس سننا اسکا بلکہ جانا بھی ایسی مجلس مین روا نہین چنانچہ حدیث شریف مین نہی واقع ہوئی ہی سننے اور پڑھنے مرثیونکے سے عَنْ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِيْ یعنی ابی اوفی روایت کرتے ہین کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیون سے اور اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو سننا اس طرحکی مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضائقہ نہین لیکن ہیأت اجتماعیہ جیسی کہ مبتدع بناتے ہین نہ بنانی چاہیے کہ مشابہت قوم مبتدعونکی ساتھ ہوتی ہے اور اون کی مشابہت سے احتراز و اجتناب ضرور ہے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کسی قوم کی کرے پس وہ بھی اونہین مین سی ہے اور اس حدیث مین بھی داخل ہے مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ

قوم فہو منہم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ[1] یعنے جو کوئی بہیڑ بڑہاوے کسی قوم کی پس وہ بھی اونھین مین سے ہے اور جو کوئی راضی ہو کسی قوم کے عمل کا ہوتا ہے شریک اوسکا کرنیوالیکا اور ایسی جگہہ فاتحہ درود پڑہنا بھی درست نہین اسلیے کہ ایسی جگہہ قابل ازالہ و نابود کرنیکی ہے اور نجاست باطنی رکھتی ہے اور فاتحہ درود ایسی جانے پڑہنی چاہیے کہ پاک ہو نجاست ظاہری اور باطنی سے پس جو شخص کہ پاخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑہے کا ملامت کیا گیا اور طعن کیا گیا ہوگا ایسی ہی اس جگہہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کہ وہان بھی پڑہنا موجب ملامت اور طعن کا ہوگا کہ بے محل پڑہا اور بدون بنانے تعزیہ وغیرہ کے فقط اوس مکان مین کہ تبرک صحیح مثل موے مبارک کے رکھا ہو یا نہ رکھا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود پڑہنا یہ بھی جائز نہین اسلیے کہ یہ بھی بدعت سیئہ ہے اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا اور ختم کلام اللہ وغیرہ پڑہنا مضایقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موے مبارک کے اکثر جاے صحت کو نہین پہونچتا پس تبرک ہونا اوسکا بنا بر اوہام عوام کالانعام کے ہے اوسکو تبرک جاننا نہ چاہیے جب تک کہ تبرکیت اوسکی ثابت نہو اعتقاد اوسکی صحت کا نکرنا چاہیے اور جب تبرکیت اوسکی مفقود ہوئی محض مجلس گریہ وزاری کی کرنی رہی اور وہ مجلس مرتب کرنی فقط واسطے گریہ وزاری کے سلف سے منقول نہین ہوئی اور اگر تبرک صحیح مانند موے مبارک وغیرہ کے کہین پیدا ہو تو اوسکی زیارت کے لیے جانا مضایقہ نہین اور ترک کرنا زینت اور لذات کا مانند کہانے پان اور گہی اور گوشت وغیرہ کے بھی درست نہین جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور مدد گار ہونا اسو تعزیہ داری وغیرہ مین از خود یا بپاس خاطر اور یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسایگی اور ہم خانگی ہونے کے اور اسباب پتا اوسکے لیے مانگ دینا جائز نہین اسلیے کہ اعانت معصیت پر ہوتی ہے اور اعانت معصیت غیر جائز ہے اور مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی بھی جائز نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بھی کیا ہے

[1] رواہ الدیلمی عن ابن مسعود کذا فی کنز العمال ۱۲ منہ

حضرتؐ نے جیسے کا اوپر گذرا اور اسی طرح نوحہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے کہ حدیثوں میں وعید آیا ہے
اس پر لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ [۵] یعنی لعنت کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت نوحہ کرنے والی اور سننے والی کو اور اجرت لینی مرثیہ خوانی وغیرہ پر
حرام ہے اس لیے کہ قاعدہ شرع کا ہی کہ اجرت لینی معصیت پر درست نہیں جیسے کہ مزامیر و غنا کہ
حرام ہیں اجرت لینی بھی اون پر حرام ہے اسی طرح ان چیزوں پر بھی حرام ہے اور مہندی روشن
کرنی حضرت سید عبد القادر جیلانی کی طرح کی بھی بدعت ہے اس لیے کہ جیسا مفسدہ اور قباحت تعزیہ
بنانے میں ہے ویسا ہی مہندی میں بھی ہے سوال مہندی بدعت حسنہ ہے یا سیئہ اور اگر سیئہ ہے
تو سب برابر ہیں یا کچھ فرق ہے اور اوسکی برائی حد حرمت کو پہونچتی ہے اور فاعل اوسکا
مرتکب کبیرہ کا ہی یا مکروہ کا و یا فاعل اسکا صاحب صغیرہ کا ہی جواب یہ تمام امور بدعت سیئہ ہیں
اور تفاوت امور بدعیہ میں باعتبار مفسدہ کے ہے جس بدعت میں کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہی برائی
اوسکی زیادہ تر ہوتی ہے اور جس بدعت میں کہ مفسدہ کم ہوتا ہی برائی وسمیں کمتر ہوتی ہی اگر
مرتکب بدعت کو نیک سمجھتا ہی اور قربت خدا کی اوسمیں جانتا ہی تو قریب وسکا خارج دائرہ
اسلام سے ہی چنانچہ حدیث شریف سے کہ کتاب ابن ماجہ میں وارد ہی معلوم ہوتا ہی عَنْ حُذَیْفَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ
صَوْمًا وَلَا صَلٰوةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا
وَلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ یعنی روایت ہے
حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ بدعتی کا روزہ اور نہ نماز
اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکل جاتا ہی وہ اسلام سے جیسے کہ نکلتا ہے
بال آٹے میں سے کہ کچھ اسمیں نہیں لگا رہتا صاف نکل آتا ہی انتہی اور بدعتی عام ہے کہ آپ بدعت کو

[۵] رواہ ابوداود ۱۲

احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہیں کیا ہو بلکہ اور نے کیا ہو اور یہ شخص پسند کرتا ہے اوسکو تو دونوں
بدعتی کہیں گے اور حدیث ابن ماجہ میں یہ بھی آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَبَی اللّٰہُ
اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَہٗ یعنی نہیں قبول کرتا اللہ عمل صاحب
بدعت کا یہانتک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو ضال فرمایا ہے حدیث میں اگر ضلالت (گمراہی ۱۲)
اوسکی حد کو پہنچی کہ اسمیں عقیدہ آیا ہو تو وہ شخص مرتکب کبیرہ کا ہے والا صغیرہ کا ہو گا اور یہ فرق اوس
(تحقیق صوفیہ ۱۲)
میں ہے کہ بدعت کو اچھا نہ سمجھے یعنی اچھا سمجھنے والا کافر ہو تا ہے دونوں صورت تو نہیں
جیسا کہ اوپر صریح فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہو اور قربت خدا کی اوسمیں جانتا ہے
تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سے ہے اور حلوا وغیرہ کہ تعزیہ وغیرہ کی آگے لاتے ہیں اور اوسپر نیاز دیتے
ہیں اور رکھا رہنے دیتے ہیں اور شب عاشورہ لکی قابیں حلوے کی تعزیہ کی تخت پر رہنے دیتے ہیں اور صبح کو
اوٹھا کر تقسیم کرتے ہیں پس سبب لیجانے اوسکی کے آگے تعزیہ وغیرہ کے بلکہ آگے قبور حقیقیہ کی بھی تشبیہ
ساتھ کفار و بت پرستوں کی ہوتی ہے اور اس جہت سے اس میں کراہیت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم
تمام ہوئی تقریر مولانا عبد العزیز مرحوم کی پس اے بیبیو غرض نقل کرنے اس کلام طویل سے یہ
ہے کہ صاف مولانا مرحوم کی تقریر سے یہ بات ٹپکتی ہے کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو اچھا جانکر بناوے
یا دیکھنے جاوے وہ خارج ہو جاتا ہے دائرہ اسلام سے پس تمکو آپ بھی اس سے بچنا چاہیے
اور اپنی گھر والونکو بھی بچاؤ کہ جانے دو اور اسی طرح منع کرو اور گناہونکی باتوں سے کہ از انجملہ
زناکاری اور چھٹی بازی ہے جو کوئی گوارا کرے اپنے گھر والونمیں بیحیائی کی باتیں وہ دیوث
ہے کہ جسکے حق میں حضرت نے فرمایا ہے ثَلٰثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ
الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخُبْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ
یعنی تین شخصوں پر اللہ تعالی نے جنت حرام کی ہے ایک تو ہمیشہ شراب پینے والا اور دوسرا

نافرمان ماں باپ کا اور تیسرا دیوث جو کہ روا رکھے اپنی اہل و عیال میں ناپاکی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف اہل و عیال میں یعنے اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کو سو میں روا رکھنے ناپاکی کو یعنی زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے اور انہیں کے حکم میں ہیں تمام گناہ مانند پینے شراب کی اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند انکی کے یعنی اگر مثلاً بیوی کو دیکھے شراب پیتے یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نہ کرے تو وہ بھی دیوث کے حکم میں ہے اسی لیے کہ کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنی اہل میں چیز بری اور نہ غیرت کرے اوپر اور نہ منع کرے انکو اوس سے انتہی یہ ملا علی قاری نے مرقات میں لکھا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر والوں کو تمام بیحیائی اور گناہوں کی باتوں سے منع کرنا چاہیے پس جو کہ زنا کاری اور بیحیائی باز رکھے اپنے گھر والوں میں اوسکا دیوث ہونا تو ظاہر ہے اور جو کہ اپنے گھر والوں کے لیے بیپردگی اور خلا ملا رہنے کو اور ہم کلام ہونیکو ساتھ اجنبیوں کے اور اور بری باتوں کو روا رکھے وہ بھی دیوث ہے پس مسائل ستر کے بیان لکھنے ضرور پڑے تو لوگ گناہوں اوس سے جاننا چاہیے کہ اصل مسائل ستر کی یہ دو آیتیں کلام مجید کی ہیں سورہ نور میں قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ یعنے کہہ اے محمد مومنوں کو کہ ڈھانکیں آنکھیں اپنی یعنے دیکھنی اوس چیز کی سے کہ حرام ہے اور نگاہ رکھیں اپنے ستر کو حرام سے یہ ڈھانکنا آنکھوں کا اور محافظت ستر کی پاکیزہ تر اور سودمند ہے اونکے لیے یعنی دنیا اور آخرت میں تحقیق اللہ خبر رکھتا ہے اون چیزوں کی کہ کرتے ہیں وہ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ الخ یعنی اور کہہ مسلمان عورتوں کو کہ ڈھانکیں دیدے اپنے اور نہ دیکھیں مردوں نامحرم وغیرہ کو اور نگاہ رکھیں اپنے ستر کو لیکن ہو

اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت یعنے زیور اپنی کو کہ وہ مواضع سر اور کان اور گردن اور بازو اور سینہ
اور پہونچے اور پنڈلیان ہین مگر وہ کہ ظاہر ہون اونسے یعنے وہ اعضا کہ جاری ہوئی ہے عادت
وجبلت اونکی کہلنے پر کہ وہ مونھہ اور ہتھیلیان اور دونون قدم ہین اور چاہیے کہ اوڑہی رہین چادر
اپنی اپنی گریبانون پر اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت اپنی کی مگر اپنے خاوندونکے لیے آخر آیت تک
حاصل یہ ان آیتون مین حکم ستر ڈہکنے کا ہے اور تفصیل اوسکی در المختار وغیرہ مین یون
لکہی ہے کہ دیکہے مرد بدن مرد کا سواے اوس جگہہ کے کہ ناف کے نیچے ہے گھٹنے کے نیچے تک
اور اپنی بیوی کا اور ایسی لونڈیکا کہ حلال ہے اوس سے صحبت کرنی جائز ہے دیکہنا تمام بدن کا
ساتھہ شہوت کے بھی اور بغیر شہوت کے بھی لیکن دیکہنا اوسکے ستر کا اولی ہے کہ باعث ہوتا ہے نسیان کا اور یہ جو قید لگائی
کہ حلال ہے صحبت کرنی اوس سے اس سے نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ
کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودھ کے یا مصاہرت کی پس حکم اونکا مانند اجنبی کے لونڈی کی ہے اور دیکہے اپنی
محرمہ کا سر اور مونھہ اور سینہ اور پنڈلی اور بازو اگر امن ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت سے والا نہ دیکہے
اور نہ دیکہے اوسکی پیٹھہ اور پیٹ سے زانو کے نیچے تک اگرچہ امن ہو شہوت سے کہ یہ ستر ہے محرمہ کا بہ نسبت محرم
کے اور نہین مضائقہ اسکا کہ خلوت اور سفر کرے محرمہ کے ساتھہ پس اگر احتیاج پڑے اوسکی سوار کرنیکی
اور اوتارنیکی تو نہین مضایقہ اسکا کہ چھوے اوسکو کپڑے پر سے اور پکڑے پیٹ اور پیٹھہ اوسکی
نہ اون اعضا کو کہ نیچے ہین اون دونون کی بشرطیکہ امن ہو شہوت سے پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا
از راہ یقین کے یا ظن کے یا شک کے تو ان سب سے پرہیز کرے پھر اگر سوار ہو سکے وہ آپ سے
تو باز رہے مرد اس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکے عورت تو تکلف کرے مرد ساتھہ کپڑون کی تا کہ نہ پہونچے
مرد کو حرارت عورت کی بدن کی اور اگر نہ پاوے کپڑا تو دفع کرے شہوت کو اپنی دل سے بقدر امکان کے
اور حکم غیر کی لونڈیکا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کے ہے اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی

مذکورہ کی ہوا عضا سے مذکورہ کا دیکھنا اور چھونا ہی اوسکا درست ہے اگر امن ہو شہوت سے

اگرچہ بھی اور وہ بھی اور اگر امن نہو شہوت سے یا شک ہو شہوت کا تو نہین حلال اوسکو دیکھنا اور چھونا

اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونون ہتھیلیان اور دونون قدم

ہی چنانچہ ایک روایت کی بموجب بکر نا ان اعضا کا جائز ہے مگر امن ہو شہوت سے اور اگر خوف ہو شہوت کا

یا شک ہو تو نہین جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت کی اور حاکم کو وقت حکم کرنیکی اور نکاح کے

ارادہ کرنیوالیکو اور اوسکو کہ ارادہ خریدنیکا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اوسکا آگے آویگا اور دیکھنا

اون اعضا کا یعنی اشخاص مذکورہ کو جائز ہی اگرچہ امن نہو شہوت سے اور نہین جائز ہے چھونا اونکا اگرچہ امن ہو شہوت سے

اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوسپر نہین آتی یا مرد بڈھا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنے پر اور اوسکے

نفس پر شہوت سے تو جائز ہے چھونا اوسکے ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چھونا اور دیکھنا بڑھیا کے

ان اعضا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتھ اوسکے اور خلوت کرنی جبکہ امن ہو اپنے پر اور اوسپر اور نہین تو

نہین اور اشباہ مین لکھا ہی کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کے حرام ہے مگر واسطے ملازمت مدیونہ کے کہ بھاگ

چلی جاوے کہ نہ رہین یا ہو بڑھیا بدشکل یا ہو پردہ کے پیچھے مسئلہ خلوت ساتھ محرمہ کے مباح ہے

مگر ساتھ دودہ شریک بہن کے اور ساس جوان کے نہین مباح مسئلہ شرنبلالیہ مین لکھا ہے

کہ نہ کلام کرے اجنبیہ سے مگر بڑھیا چھینکے یا سلام کرے تو جواب دے اوسکی چھینک کا اور سلام کا

اور بڑھیا نہو تو نہ جواب دے ف اگر مرد چھینکے تو عورت اوسکی چھینک کا جواب دے

یرحمک اللہ کہے اگر مرد نے الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت چھینکے اور وہ بڑھیا ہو تو مرد اوسکی چھینک کا

جواب دے اور اگر عورت جوان ہو تو اوسکی چھینک کا جواب دلمین دے اور یہ حکم غیر محرم کا ہی عالمگیری

مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کے خریدنے کا تو جائز ہے چھونا اوسکی اون اعضا کا کہ حلال

ہی دیکھنا اونکا اگرچہ خوف ہو شہوت کا مسئلہ جائز ہے دیکھنا اور چھونا ایسی چھوٹی لڑکی کا

کہ خواہش نہوتی ہو اوسپر مسئلہ جائز ہی طبیب کو دیکھنا عورت کے مرض کی جگہ کو اسلئے ضرورت کو اور لائق ہے
طبیب کو کہ سکھاوی ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا اسلیے کہ نظر ہم جنس کی خفیف تر ہے پس اگر نہو سکے
تو چھپاوی تمام اعضا اوسکی سوای مواضع مرض کے پہر دیکھی بقدر ضرورت کے اور جلد پہیرے نظر اپنی اسلیے
اس لیے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہی نہ بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دایہ کا اور ختنہ کرنیوالی کا ہے
اور اسیطرح جائز ہی مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ مرد کی وقت حقنہ کرنیکے مسئلہ غلام عورت کا
مانند مرد اجنبی کے ہے اوسکی حق مین پس نکیی سونہہ اور ہاتھہ اپنی مالکہ کے فقط اور نہ سفر کرے ساتھہ
مالکہ کے اور نزدیک مالک و شافعی کے غلام مانند محرم کے ہے مسئلہ ستر عورت کا بہ نسبت مسلمان
عورت کی مانند ستر مرد کی ہے بہ نسبت مرد کی یعنی مسلمان عورت کو بھی عورت کا بدن زیر ناف سی گھٹنے
کی نیچے تک دیکھنا درست نہین اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کے ہی صحیح تر روایت مین پس نہ دیکھی ظاہر
بدن مسلمان عورت کے پس یہان جو رسم ہے کہ حلال خوری اور چماری اور کاچھن وغیرہ کی سامنے
عورتین ننگی کپڑے پہنے بیٹھی رہتی ہین بہت برا کرتی ہین یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے مرد اجنبی کے سامنے
ہوتین اور نہین لائق عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھے طرف اوسکی عورت فاجرہ اسلیے کہ وہ بیان کریگی
اسکا آگی مردون کے پس نہ اوتاری چادر اپنی آگے اوسکی مسئلہ دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنے
مرد کی مرد کو اگر امن مین ہو شہوت سی پس اگر امن مین نہو یعنے خوف رکھتی ہو شہوت کا یا شک رکھتی ہو
تو بالکل نہ دیکھے کہ حرام ہے دیکھنا مانند مرد کے مسئلہ بال لٹکے ہوی عورت کی ستر ہین بموجب روایت
صحیح تر کے مسئلہ جو عضو کہ نہین جائز دیکھنا اوسکا پہلے جدا ہونیکے بدن سے نہین جائز ہے
دیکھنا اوسکا بعد جدا ہونیکے بھی اگرچہ بعد موت کے ہو مانند موی زیر ناف کے اور عورت کے
سر کے بالون کی اور پہونچی کی ہڈی عورت آزاد مرد کی اور پنڈلی اوسکی کے اور کتری ہوے
ناخون پانو اوسکی کی نہ ہاتھہ اوسکی کے مسئلہ نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کے ساتھہ شہوت کے

حرام ہے **مسئلہ** خصی اور ستر کٹا اور مخنث نظر کرنے میں طرف عورت اجنبیہ کے مانند مرد صحیح الاعضا کے ہے تمام ہوا مضمون در المختار وغیرہ کا اور حاصل اسکے ذکر کرنیسے یہ ہے کہ مردونکو چاہیے کہ موافق ان مسائل کے اپنی بیبیونکو پردہ کرواوین اور اس دیار مین حالہ یہ بھی غیر ہماکی عورتین اور ہندنیان اکثر گھرونمین آیا کرتی ہین جب تک کہ سخت کپڑا کہ جسمین رنگ بدنکا معلوم نہو نہ پہنا ہوا ور تمام بدن نہ ڈہکوا وین دیوث کہلاوین گے بہت ضروری اہتمام کرنا اسکا اور نصاب الاحتساب مین بھی مسائل ستر وغیرہ کے خوب لکھے ہین وہ بھی یہان لکھی جاتی ہین تا لوگ ان پر عمل کرین لکھا ہے اوسمین کہ سفر کرنا عورت آزاد کا ساتھہ غیر محرم کے نہین جائز ہے اور عورت کا غلام اور اجنبی برابر ہین بیچ عدم جواز سفر کے ساتھہ اوسکے غلام ستر رکھتا ہو یا ستر کٹا ہو یا خصی ہو **مسئلہ** عورت آزاد منع کیجاوے کھولنے منھ اور ہتھیلیاں اور قدمون کیسی وقت واقع ہونے نظر اجنبی کی اوسپر اسلیے کہ وہ امن مین نہین ہوتی ہے شہوت بعضے دیکھنے والون کیسی طرف اوسکی مگر جبکہ ہو بڑہیا تو جائز ہے نظر کرنی طرف مونہہ اوسکی کی اور حلال ہے مصافحہ اوسکا جبکہ امن ہو شہوت سے **مسئلہ** منع کیا جاوے عورتونکو پہننے جھانجن اور گھنگرو کیسے خورد چھوٹی لڑکیکو بھی پہنانا انکا مکروہ ہے اور بالغہ عورت کے لیے اشد کراہت ہے اس لیے کہ بہنے حال عورتونکا ستر ہے اور اسمین اظہار اونکا ہے مع ہذا جھانجن وغیرہ اسباب لہو سے بھی ہین اور اونکی منع ہونیکی روایت مشکوۃ مین موجود ہے اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ یعنے ناگہان آئی حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی اس حال مین کہ اوسکی پاؤن مین گھنگرو یا جھانجن تھے بجتے ہوئے پس کہا حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہ اوسکو

خصی وہ ہے جسکے خصیے نکالے گئے ہوں
ستر کٹا وہ ہے جسکا عضو کاٹا گیا ہو
مخنث وہ ہے جو عورتوں کی سی باتیں کرے
[illegible]

لائی تھی یہ لا اسکو میرے پاس گر پھر یہ کاٹی تو گھنگرو اسکے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے نہین داخل ہوتے فرشتے اوس گھر مین کہ اوسمین گھنٹے یا گھنگرو ہوون اور اسیطرح حضرت عمرؓ نے ایک
لڑکی کے پاؤنمین سے گھنگرو کاٹ ڈالے اور کہا کہ مینے سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے سنا تھے
ہر گھنگرو اور گھنٹے کے شیطان ہی کذا فی المشکوۃ **مسئلہ** لائق ہے یہ کہ خدمت کے لیے گھر مین لونڈی رکھے
نہ غلام اس لیے کہ خوف فتنہ کا غلام مین زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت آزاد اجنبی کے اور اسمین غیر ستر کا
اور ستر کا برابر ہین **مسئلہ** نہین جائز ہے عورت عدت والی کو خواہ عدت موت کی ہو خواہ طلاق
باتن کی نکلنا خاوند کے گھر سے باذن خاوند کے اور نہ بغیر اذن اوسکے اور نہین چاہیے اوسکو کنگھی کرنی
سنگ دندانون کی بلکہ کھلے دندانون کی کرے اور پرہیز کرے ہر زینت سے مانند سرمہ اور حنا اور خضاب
اور تیل اور خوشبو اور زیور اور پہننے لباس خوشبودار اور کسنبی اور زعفرانی کے **مسئلہ** اگر دیکھے محتسب
ایک مرد کو ساتھ عورت کے باتین کرتے راہ مین پس کیا کرے معاملہ اوسسے **جواب** منقول ہے کہ
حضرت عمرؓ نے دیکھا ایک مرد کو باتین کرتے ساتھ ایک عورت کے راہ مین پس مارا اون دونون کو درے سے
پس کہا مرد نے کہ یہ بیوی میری تھی کہا اوسکو حضرت عمرؓ نے کہ اگر تھی یہ بیوی تیری تو کیون نہ لیگیا تو
اسکو اپنے گھر مین تا نہ متہم کرتا تجکو کوئی راہ مین **مسئلہ** عادت پکڑی ہے عورتون نے نکلنے کی طرف
بعضی قبرون متبرکہ کے پس آیا اونکو ثواب ہوتا ہے یا واجب ہے اوپر احتساب **جواب** ذکر کیا گیا ہے
کفایہ شعبی مین بیچ باب خروج النساء الی المقابر یوم الخمیس کے کہ سوال کیے گئے قاضی سے جائز ہے نکلنے
عورتون کی سے طرف مقابر کے دن پنجشنبہ کے پس کہا نہ سوال کر تو جواز اور فساد سے بیچ مثل اسکے
کے بلکہ سوال کر مقدار لعنت کی سے کہ لاحق ہوتی ہے اوسکو اسمین جان کہ عورت جب نیت کرتی ہے
نکلنے کی قبرون کیطرف ہوتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالی کی اور ملائکہ کی اور جبکہ نکلتی ہے گھیر لیتے ہین اوسکو
شیاطین ہر جانب سے اور جب آتی ہے قبر پر لعنت کرتی ہے اوسکو روح میت کی اور جب پھرتی ہے

ف تحقیق زیارت قبور

ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت بیچ اسی طرح بیان کیا ہے کہ پہر آگے وہی انہی کے آور حدیث میں آیا ہے جو عورت
کہ نکلی طرف مقبرہ کی لعنت کرتے ہیں اوسکو فرشتے ساتوں آسمانوں کی اور ساتوں زمینوں کے
پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کے اور جو عورت کہ وہ خیر کرتی ہے بیت کے لیے
اپنی گہر میں دیتا ہے اوسکے لیے اللہ تعالیٰ ثواب حج اور عمرہ کا اور منقول ہے حضرت سلمان اور
ابی ہریرہ رض سے کہ نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے اور کہڑے رہے اپنے
گہر کے دروازے پر پہر آئیں حضرت فاطمہ رض پس فرمایا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہاں
آئی تو کہا نکلی تھی طرف مکان فلانی عورت کی کہ مر گئی ہے پس فرمایا حضرت فاطمہ رض کو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ کیا گئی تھی تو طرف قبر اوسکی کے پس کہا حضرت فاطمہ رض نے معاذ اللہ اس سے کہ کروں
یہ بعد اسکے کہ سنا میں نے آپسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر زیارت کرتی تو اوسکی قبر کی نہ
سونگہتی تو بو جنت کی انتہے آور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ عورت کو مباح نہیں ہے جنازے
کے ساتھ جانا اور عینی شرح کنز سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو زیارت قبروں کی مکروہ تحریمی ہے
اور مجالس الابرار کے مصنف نے بہی لکہا ہے کہ نہیں حلال عورتوں کو نکلنا طرف مقابر کے اور عینی
شرح بخاری میں لکہا ہے کہ کہا ابن عبد البر نے وَلَقَدْ كَرِهَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ خُرُوجَهُنَّ
إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَيْفَ إِلَى الْمَقَابِرِ یعنی مکروہ کہا ہے اکثر علما نے نکلنا عورتوں کا طرف
نماز کے پس کیا حال ہو مقابر کی طرف نکلنے کا اور بعد کلام طویل کے آخر میں لکہا ہے کہ حاصل کلام
اس سبب سے یہ ہے کہ زیارت قبروں کی مکروہ ہے عورتوں کو بلکہ حرام ہے اس زمانہ میں خصوصًا
مصر کی عورتوں کو انتہی اور نووی نے بیچ شرح مسلم کے تحت حدیث عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلٰى
أَهْلِ الدِّيَارِ الخ کے لکہا ہے بعد نقل کرنے اختلاف علما کے بیچ زیارت قبور کے عورتوں کو

پیر کہ بعضون نے مباح کہا ہے زیارت عورتون کے لیے اور بعضون نے حرام اور بعضون نے مکروہ اور
جنھون نے مباح کہی ہے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے اور حدیث کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ
الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْہَا سے اور جواب اوسکا یہ ہے کہ نہیتکم مین ضمیر مذکر کی ہے پس نہین داخل
ہو سکتین عورتین بموجب مذہب صحیح مختار کی اصول مین انتہی اور یہ جو حدیث آئی ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ یعنے لعنت کی اللہ نے یا لعنت
کرے اللہ عورتون قبرون کی زیارت کرنیوالیونکو عبد الرحیم طاہری نے بیچ شرح ترمذی کے
نیچے اسی حدیث کی بعد کلام طویل کے لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا کہ حدیث رخصت کی پہلے
حدیث لعن کی ہے پس صحیحتر عدم رخصت ہے عورتونکے لیے بیچ زیارت کے جیسے کہ مذہب جمہور
کا ہے اور موید ہے اسکو مذکر لانا صیغۂ رخصت کا بھی یعنے فزوروہا اور شرح برزخ مین بیچ باب الحصر
فی زیارۃ القبور کے لکھتا ہے کہ پہر جان تو کہ زیارت قبور کی اجازت ہے مردون کو اور اسپر اکثر
اہل علم ہین اور عورتونکا حکم یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی زوارات قبور کو
پس نہین جائز ہے اونکے لیے رخصت دینی بیچ زیارت قبور کی پہر بعض اہل علم کا قول نقل کیا
کہ اونھون نے اختلاف علماء کا نقل کر کر کہا کہ کہا جمہور علماء نے کہ جسسے ثابت کی ہے رخصت
عورتون کے لیے بیچ زیارت کے پس دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث نہیتکم الخ کے اور وہ استدلال
بلا قیاس ہے اسلیے کہ خطاب مردون کے لیے ہے نہین شامل ہے عورتون کو اور نہین روایت کی گئی
کوئی حدیث عورتون کے حق مین پس نہین عام ہے رخصت پس صحیح یہ ہے کہ نہین مباح
عورتون کے لیے زیارت قبور کی انتہی اور حجت العلماء مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ زیارت
کی پس گئے ہین بعضے علماء طرف عام ہونے رخصت کے مردون اور عورتون کے لیے لیکن جمہور نے
خاص کیا ہے زیارت کو واسطے مردون کی اور یہی صحیح تر ہے اس لیے کہ روایت کی گئی ہے

حدیث ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی زوارات قبور کو انتہی درر البحار مین
لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مستحب ہے مردون کو لیے نہ عورتون کے لیے موجب قول صحیح تر کی انتہی اور بیچ حواشی الطحطاوی
شرح نور الایضاح کی لکھتا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبرون کی مردون اور عورتون کے لیے اور بعضون
نے کہا حرام ہے عورتون پر لیکن صحیح یہ ہے کہ حرام ہے عورتون کے لیے انتہی اور بیچ درر البحور اور فتاوی
رحمانی اور تحفۃ الفقہا اور کنز العباد کی لکھتا ہے زِیَارَۃُ الْقُبُورِ تَحْسُنُ لِلرِّجَالِ وَتَحْرُمُ لِلنِّسَاءِ
انتہی یعنے زیارت قبرون کی اچھی ہے مردون کے لیے اور حرام ہے عورتون کے لیے اور حجۃ الاسلام
مین لکھا ہے کہ عورتون کے لیے زیارت کی واسطے نہ چاہیے باہر آنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک عورت کو کہ زیارت کو جاتی تھی مُردے اوسکو لعنت کرتے ہین اور شیاطین گرد بگرد جاتے ہین
اور مسائل الاموات مین لکھتا ہے عورت کو زیارت قبور کی نہ چاہیے مگر قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی انتہی اور کفایۃ الشعبی اور تاتارخانی اور ابراہیم شاہی اور مالابد منہ مین بھی اسیطرح ہے حاصل یہ کہ قول اصحاب
مستملی اور نصاب الاحتساب اور مجالس الابرار اور قول عبد البر اور کلام عینی شارح بخاری اور امام
نووی اور عبد الرحیم طاہری شارح ترمذی اور صاحب شرح برزخ اور مصنف حجۃ العلما اور
صاحب درر البحار اور شارح نور الایضاح اور صاحب درر البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفۃ الفقہا
اور کنز العباد اور حجۃ الاسلام اور خلاصۃ الفقہ اور مسائل الاموات اور ابراہیم شاہی اور مالابد منہ
کی سے بخوبی واضح ہوا کہ زیارت قبرون کی عورتون کے لیے حرام و مکروہ ہے بقول اصح کی اور بعضون نے
اگرچہ جائز لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ فقہا کہ اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلَبَ الْحَرَامُ یعنے جب
جمع ہو حلال اور حرام غالب ہوتا ہے حرام بھی متعین و متقرر ہوا کہ زیارت قبرون کی عورتون کے
لیے حرام یا مکروہ ہے پس جناب مرشدنا حضرت مولانا اسحق رحمہ اللہ نے جو مسائل اربعین مین عورتونکی
حق مین زیارت قبرون کی منع لکھی ہے اور اوسکو کسی بزرگوار نے رد کیا ہے ان روایتون سے

حق گوئی اور باطل گوئی ہر ایک کی منصف پر ظاہر ہو جاویگی اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
وَجَنِّبْنَا عَنِ الضَّلَالَةِ الْعَقِيمِ آمین رب العالمین مسئلہ ذکر کیا گیا ہی شرح مطلوب مین
کہ جب مر جاوی عورت اور نہ ہو اوسکا باپ یا بھائی یا بیٹا اور ذی رحم محرم تو اوسکو اولی ہی ہاتھ اوتارنے
اوسکی کے قبر مین بہ نسبت غیرونکی اور اگر ذی رحم محرم نہو تو مضائقہ نہین ہی اجنبیون کو بیچ رکھنے
اوسکی کے قبر مین اور احتیاج نہین ہی عورتونکی بلانی کی رکھنے کے لیے مسئلہ ایک عورت داخل ہوئی
بیچ گہر غیر اپنی کے بغیر اذن صاحب خانہ کی آیا احتساب کیا جاوے اوسپر یا نہین جواب
جسوقت کہ ہو عورت صاحب رحم محرم گہر والیکی تو درست ہی اوسکو داخل ہونا گہر مین بغیر اذن
گہر والی کے اور ایسی ہی جسوقت کہ ہو زوج عورت کا صاحب رحم محرم گہر والیکا تو حلال ہی عورت کو
داخل ہونا اپنی خاوند کی محارم کی مکانو نمین بغیر اذن انکی کے اور یہ مسئلہ عجیب ہے کوشش کیجاوے
بیچ یاد کرنی اسکی کے اور بیچ گہر غیر انکی کے احتساب کیا جاوی اوسپر چاہیے کہ احتساب کیا جاوے
اوسپر بسبب قول اللہ تعالی کے لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا مسئلہ
نہ داخل ہو تم گہرون مین غیر گہر اپنی کے یہانتک کہ اذن مانگو تم
ذکر کیا گیا ہی بیچ کتاب الحج تجنیس اور مزید کی کہ عورت احرام والی اپنی موہنہ پر کپڑا لٹکا وے لیکن
الگ رکہے کپڑا اپنی موہنہ سے اور اسکی معلوم ہوا کہ عورت کو کہولنا موہنہ کا اجنبیونکی سامنی
منع ہے مسئلہ پوچہے گئے حضرت ابو بکر رض حال ایک عورت کی سے کہ اوس نی کتر ڈالی تہے بال اپنی
سر کے فرمایا کہ لازم ہی اسکو استغفار کرنی اللہ تعالی سی اور توبہ کرنی اور پہر ایسی حرکت نہ کرے
عرض کیا گیا کہ اگر کیا ہو اوسنی یہ باذن خاوند اپنی کے فرمایا لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ
الْخَالِقِ نہین فرمانبرداری پہونچتی مخلوق کی گناہ خالق مین پہر عرض کیا گیا اون سی کہ کیون
نہین جائز ہی یہ اوسکی لیے اونہون نی فرمایا اس لیے کہ اوس نی مشابہت کی ساتہ مردون کے
حالانکہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کرتا ہی اللہ تعالی اون مردون پر کہ مشابہت

کرین [illegible] مشابہت کرین ساتھ مردون کو اور اسی بابت منع ہو
کہ بال عورت کے [illegible] کے لیے پس جبکہ نہین درست ہی مرد کو منڈوانا
اور کہا [illegible] درست ہی عورتونکو کترنا اپنی بالونکا پہر کہا گیا حضرت ابوبکر سے کہ اگر
ملاوی عورت بال [illegible] مین تو کیا حکم ہے کہا نہین درست اوسکو یعنی ایک عورت کو
بال دوسری عورت [illegible] کے لیے درست نہین مسئلہ ذکر کیا گیا ہی کتاب مغرب
کہ لعنت خدا کی [illegible] عورت پر کہ بال چہرہ مونہہ پر سے اور اوسپر کہ بال نکالوا چنوا وے
اور اوسپر کہ دانت تیز کرے اور اوسپر کہ دانت تیز کروا وے اور اوس عورت پر کہ ملاوی بال اپنے
ساتھ بالون اور عورت کے [illegible] درازی کے لیے اور اوسپر کہ ملواوے اپنے بالون کے ساتھ اوسکے
بال اور کہ [illegible] والی پر تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحتساب کا اور یہ جو لعنتین
ان عورتون پر [illegible] آئی ہین چنانچہ مشکوٰۃ مین وہ حدیثین موجود ہین اور ان
حدیثونکی شرح مین ملا علی و حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے یون لکھا ہی کہ بال چہرہ الخ یعنی بال
[illegible] کے مونہہ پر سے چنے مکروہ ہین اور اگر داڑہی یا مونچہین نکلین عورت کی تو اونکو منڈوانا
[illegible] مستحب ہی اور تیز کرنا دانتونکا یہ کہ عرب مین رسم ہی کہ جب عورتین بڈہیا ہو جاتی
ہین اور دانت بڑہ جاتے ہین یا گھس جاتے ہین تو اونکو تیز کروالیتی ہین اور فرق کرواتی ہین دانتونکے
واسطے اظہار حسن و جوانی کے اور مشابہت کے ساتھ جوانون کی اور ملاوی بال اپنے الخ عام ہے
کہ آپ ملاوی یا اور کو حکم کرے ملانیکا کہا نووی نے کہ حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا
بالونکا مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہی اور ہماری علما نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ملاوے بال آدمی
کے تو حرام ہی بلا خلاف اس لیے کہ حرام ہی نفع اوٹھانا آدمی کے بالون سے اور تمام اجزا اوسکی کے
بسبب بزرگی اوسکی کے اور سوا آدمی کے جانور کے بال ہین تو اوسکا یہ حکم ہے کہ اگر شوہر

عورت کا خاوند اور سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا انکا بہی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہ ہی
کہ اگر ملاوی ساتہہ اذن خاوند یا سید کی تو جائز ہی آور کہا مالک و طبری اور اور اکثر علما نے کہ ملانا
ہر چیز کا بالون مین ممنوع ہی خواہ بال ہون یا صوف یا چیتہڑی یا سوای انکے اور دلیل پکڑتی ہین
انہون نی ساتہہ حدیثون کے آور کہا لیث نی کہ نہی مختص ہے ساتہہ بالونکی پس نہین مضایقہ
ہی ساتہہ ملانی صوف وغیرہ کے انتہی آور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ بالون مین آدمی کی بال ملانا
حرام ہی برابر ہی کہ اپنی بال ملاوی یا اپنی غیر کے کذا فی الاختیار شرح المختار آور نہین مضایقہ ہے
ہی کہ ڈالی عورت اپنی سینڈہیون اور چوٹی مین کچہہ وبر سے یعنی پشم اونٹ کی کذا فی فتاوی قاضی خان
انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ جو لٹ بکری کی پشم کا جو عورتین یہان ڈالتی ہین درست ہی مگر ترک اولی ہے
اور اگر گودنا یہ کہ سوئیان یا ہاتہہ انگلی کے جلد مین چبہوتی جاتی ہین یہانتک کہ خون نکل آتا ہی پہر اوسمین
سرمہ یا نیل بہرتی ہین تمام ہوا کلام حضرت شیخ و ملا علی وغیرہما رحمہم اللہ کا پس یہ سب چیزین گناہ
کبیرہ ہین کہ لعنت آئی ہے فاعل و مفعول پر آور اور گناہ کی چیز ہی ظلم کرنا لونڈی و غلام غیر شرعی پر کہ
حقیقت مین لونڈیان شرعی نہین اور یہ لوگ لونڈیان سمجہ کر ظلم کرتے ہین چنانچہ بیان مفصل
اسکا رسالہ سلطان الحق مین لکہا ہی یعنی خاوندونکو چاہیے کہ منع کرین اپنی بیویون کو اس ظلم سے
کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ
بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ
عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ
ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ یعنی ہرگز نہین یون قسم ہے اللہ کی البتہ حکم کرو اچہی باتونکا
اور البتہ منع کرو بری باتون سے اور منع کرو ظالم کو ظلم سے اور کہینچو اوسکو حق کیطرف کہینچنا
اور روکو اوسکو حق پر روکنا و الا سخت و سیاہ کردیگا اللہ تعالی دل بعضون کی یعنی جنہون نے

فصل [illegible] کے حقوق

گناہ نہین کیے ہین بسبب شامت گناہ گارونکے یعنے پس ہوجاوینگے سبہون کے دل سخت اور بعید ہونگے قبول کرنیسے خیر ورحمت کی سے بسبب معاصی کے اور بسبب مخالطت بعضونکی کے بعض سے پہر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسے کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یہ حدیث مشکوۃ شریف کی باب الامر بالمعروف مین ہے پس یہ چند چیزین بطور مثال کے بیان کردین ہین حاصل یہ کہ خاوندونکو چاہیے کہ اپنی بیبیونکو اچہے کام کرنیکا حکم کرین اور سب گناہونکی باتونسے منع کرین بیبیونکو خواہ شادی ہوئی ہون یا غمی ہین یا چہٹی دونہین والا مستحق اس وعید شدید کے ہونگے آورا ور حق بیبیونکا خاوندونپر یہ ہین کہ جو ان حدیثونمین آئی ہین قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَہَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْہَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَہْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ یعنے کہا معاویہ قشیری نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہماری کا اوسپر فرمایا یہ کہ کہلاوے تو اوسکو جسوقت کہ کہاوے تو اور پہناوے تو اوسکو جسوقت کہ آپ پہنے اور نہ مارے تو موںہہ پر اور نہ برا کہے تو اور نہ جدا ہووے تو مگر گہر مین یعنے خفگی مین اوسکو چہوڑکر گہر سے نہ نکل جا آورا ور روایت مین ایک ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مت مارو اللہ کی لونڈیونکو یعنے بیبیونکو پس آئی یعنے بعد چند روز کے حضرت عمر رض پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ بیبیان نافرمان ہوگئین ہین خاوندونکی کہ کہنا نہین مانتین پس اجازت دی آنحضرت نے اونکے مارنیکی پہر آئین بہت سی عورتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت کے پاس شکایت اپنے خاوندونکی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئین اہل بیت محمد کے پاس بہت سی عورتین شکوہ کرتین ہوئین اپنے خاوندونکا نہین ہین وہ مارنیوالے اچہے یہ حدیث بہی مشکوۃ مین ہے آورا ور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ

خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ ۵۱ یعنے کامل ترین مومنونکا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچھا خلق رکھتا ہو اور
مہربانی کرتا ہو اپنی اہل پر اپس خاوندونکو چاہیے کہ فقط اپنی ہی حق کی حدیثین دیکھکر مغرور نہو جاوین بلکہ بیبیونکے
حق کی بھی حدیثون مین تامل کرکر اونکے حق ادا کرین اور اونپر سختی بلا وجہ شرعی نکرین اگر یہ ظلم
کرینگے اونپر تو یہ بھی پکڑے جاوینگے اللہ تعالے نے اونکو حاکم کیا ہی اور ان بیچاریونکو محکوم تو نامعدل اونکو
عدل کرنا اونکی مقدمہ مین بہت ضرور ہے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا كُلُّكُمْ
رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ
عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ
عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ
وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ۵۲ یعنے خبردار ہو
سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہین اور تم سب پوچھے جاؤگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگو پر
نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہی اوپر گھر والون اپنے کے
اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت اپنی سے اور عورت نگہبان ہی اوپر گھر خاوند اپنے کے اور فرزند
اوسکی کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سے اور غلام مرد کا نگہبان ہی اوپر مال مالک اپنی کے اور وہ
سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کیے جاؤگے رعیت اپنی سے
ف راعی کہتے ہین نگہبان اور امانت دار کو بیچ اوس چیز کے کہ اوسکے تصرف مین ہے پس لازم ہے
اوسکو ادا کرنا اوسکے حق کا اور یہ موجود ہی سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت ہے
سبکے لیے بیچ رعایت حقوق کی اور تنبیہ ہے اسپر کہ سب پوچھے جاوینگے سید جمال الدین رح نے لکھا ہے
اور حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہے کہ علما نے لکھا ہے کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضا و حواس
اپنی کے بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکی سے کہ کہان استعمال کیا تھا اونکو اور کسطرح استعمال کیا

اور حدیث میں اسکو نہ ذکر کیا اس لیے کہ ظاہر ہے اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اِیَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْئَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ
حَقَّهٗ یعنی بچ تو بددعا مظلوم کی سے پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ مانگتا ہے اللہ تعالی سے حق اپنا اور تحقیق
اللہ تعالی نہیں روکتا ہے ذی حق سے حق اوسکا انتہی یہی مضمون کسی نے اس بیت میں لکھا ہے
بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ÷ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ۔ اور اور روایت
میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا
مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ
وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ
دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ
حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ
فِي النَّارِ یعنے کیا جانتے ہو تم کہ کون مفلس ہے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم میں وہ ہے کہ نہ درہم (رواہ مسلم)
ہو اوسکے پاس نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت نے کہ مفلس میری امت میں سے وہ ہے کہ آویگا دن قیامت کے
ساتھ نماز اور روزے اور زکوۃ کے اور حال یہ ہوگا کہ کسی کو برا کہا تھا اور کسی کو بہتان زنا کا لگایا تھا
اور کسی کا مال کہا گیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا پس کچھ نیکیاں اسکی کسی کو مل جاوینگی
اور کچھ کسی کو پھر اگر ہو چکینگی نیکیاں اسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے گا ساتھ سزا گناہ کے
کر اوسپر سے لیے جاوینگے گناہ مظلوموں کے اور ڈالے جاوینگے ظالم پر پھر ڈالا جاویگا ظالم آگ
دوزخ کی میں اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدَّوَاوِيْنُ
ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ
اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ

مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَایَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ فَذَالِکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ
عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْہُ یعنے صحیفے اعمال کے تین طرح کے ہین ایک صحیفہ تو ایسا ہی کہ نہین
بخشتا اسد تعالی کہ وہ شریک کرنا ساتھہ خدا کے ہے فرماتا ہی اسد عز وجل کہ تحقیق اسد تعالی نہین بخشنے کا
شرک کو اور ایک صحیفہ ایسا ہی کہ نہین معاف کرتا اوسکو اسد کہ وہ ظلم کرنا بندون کا ہی آپسمین بیانتک
کہ بدلہ لی بعض اونکا بعض سے اور ایک صحیفہ ایسا ہی کہ نہین پروا کرتا اسد اوسکی کہ وہ ظلم کرنا بندو نکا
درمیان اپنی اور درمیان اسد کے پس یہ سپرد ہی اسد کی اگر چاہی عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہی درگذر کرے
اوس سے انتہی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ
یعنی نہین رحم کرتا اسد تعالی اوسپر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر اور بہت سی حدیثین آئی ہین ظلم کی برائی مین
ان مین غور کر کر باز رہی ظلم کرنے سے بیویون پر اور رحم کرے اونپر اور بہتر المقدور سلوک و احسان کرے
اون پر اور حاجت روائی کرے اونکی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ
مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِہَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ
سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ یعنی جسنے کوئی حاجت روا کی کسی کی میری امت مین سے
بارادہ اسکی کہ خوش کرے اوسکو بسبب حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے
خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اسد کو اور جسنے خوش کیا اسد کو داخل کریگا اوسکو اسد جنت مین
اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ
اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ یعنی خلق بمنزلہ عیال خدا کی ہے پس محبوب ترین مخلوق کا
نزدیک اسد کی وہ ہی کہ نیکی کرے اوسکی عیال سے انتہی اور حقیقت مین میان بیوی کی محبت
فی اسد ہی کہ بسبب حکم اوسکی کے یہ علاقہ ہوا ہی اور محبت اسد کی بہت سی فضیلت آئی ہے کہ از انجملہ
ایک یہ حدیث ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَیْنَ

متفق علیہ ۱۲

اَلْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیَ الْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ یعنی تحقیق اللہ تعالےٰ فرماوے گا دن قیامت کے کہ کہان ہین آپس مین محبت رکہنے والے بسبب بزرگی میری کے آجکے دن اپنی سایہ عاطفت ورحمت مین داخل کرونگا مین انکو آج نہین سایہ ہی سواے سایہ رحمت میری کے پس حیف ہی کہ جس محبت کا ایسا نتیجہ ہو اوسکو آدمی ترک کرے اور بدمزاجی وربدزبانی سے پیش آوے ہاں اگر کسی بدخلق پیش آوے اور انکی بدمزاجی پر صبر کرے کہ بڑی فضیلت اسکی آئی ہے اور بدمزاجی اور بدزبانی وعداوت کی برائی بیان فرمائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُّوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ یعنی تحقیق بہت بہاری چیز کہ رکہی جاویگی میزان مومن مین دن قیامت کی خلق نیک ہوگا اور تحقیق اللہ تعالی بغض رکہتا ہی فحش گو بدخلق سے اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ یعنی تحقیق مومن البتہ پاتا ہی بسبب حسن خلق اپنی کے درجات کی عبادت کرنیوالے اور دن کے روزہ دار کا سا اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ عَلٰی كُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ یعنے کیا نہ خبردون مین تمکو اوسکی کہ حرام ہو آگ دوزخ پر اور اوس کی کہ حرام ہووی آگ اوس پر حرام ہوتی ہے اوپر ہر باوقار بردبار قریب نرم خو کی یعنی لوگونمین ملا رہتا ہے اور نرمی کرتا ہے معاملات مین پس باوجود ملے رہنے کے صبر کرنا لوگونکی ایذا پر اور نرمی کرنی بڑا کام ہے اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا تحقیق بڑا محبوب تم مین کا طرف میرے اچہا تم مین کا ہی اخلاق مین اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ

رواہ مسلم

رواہ الترمذی

رواہ ابوداود

رواہ احمد والترمذی

رواہ البخاری

حظه من خير الدنيا والآخرة ومن حرم حظه من الرفق حرم حظه من خير الدنيا
والآخرة یعنے جسکو نصیب ہوئی نرمی دیا گیا وہ نصیب بھلائی دنیا اور آخرت کا اور جو کوئی بے نصیب
ہوا نرمی سے محروم ہوا نصیب بھلائی دنیا اور آخرت کی [illegible] یہ حدیث شرح السنہ میں ہے اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعرض اعمال الناس في كل جمعة مرتين
يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد مؤمن الا عبدا بينه وبين اخيه
شحناء فيقال اتركوا هذين حتى يفيئا یعنے عرض کیے جاتی ہین سامنے اللہ تعالی کے اعمال
لوگون کے ہر ہفتہ مین دوبار پیر کے دن اور جمعرات کے دن پس بخشش کی جاتی ہے واسطے
ہر بندہ مومن کی مگر نہین بخشش ہوتی اوس بندے کی کہ درمیان اوسکے اور درمیان مسلمان بھائی
اوسکے عداوت ہوتی ہے پس کہا جاتا ہے یعنی فرشتون سے کہ چھوڑو انکو یہانتک کہ ملین دونون
اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے المسلم الذي يخالط
الناس ويصبر على اذاهم افضل من الذي لا يخالطهم ولا يصبر على اذاهم یعنے
وہ مسلمان کہ ملا رہتا ہی لوگون مین اور صبر کرتا ہی اونکی ایذا پر افضل ہے ثواب مین اوس سے
کہ نہین ملا رہتا ہی اون مین اور نہین صبر کرتا اونکی ایذا اوپر اور اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله على رؤس الخلائق
يوم القيمة حتى يخيره في اي الحور شاء یعنے جو شخص کہ روکتا ہی غصہ کو اس حال مین کہ
وہ قادر ہی اوپر جاری کرنے اوسکے بلاوے گا اوسکو اللہ تعالی روبرو خلائق کے دن قیامت کے
تاکہ مختار کرے اوسکو بیچ پسند کرنے حور جسکو چاہے اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے استوصوا بالنساء خيرا فانهن خلقن من ضلع وان اعوج
شيء في الضلع اعلاه فان ذهبت تقيمه كسرته وان تركته لم يزل اعوج

رواہ الترمذی وابن ماجہ

رواہ الترمذی وابو داود [illegible]

فاستوصوا بالنساء یعنے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کو بہلائی کی اس لیے کہ تحقیق
عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑہی ہے اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے
پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدہا کرے پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر چھوڑے تو پسلی کو اپنی حال پر
ہمیشہ رہیگی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے ف یعنے حضرت حوا
کہ اصل اور اول سب عورتون کی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت
ٹیڑہی ہوتی ہے پس انکی اصل مین ٹیڑہا پن ہے کوئی اوسکو متغیر نہین کرسکتا اور ٹیڑہی پسلی کا
اگر سیدہا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو چھوڑے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑہی
رہیگی اسی طرح حال عورتون کا ہے کہ ان کی اصل خلقت مین کجی اعمال واخلاق مین ہے
اگر تو چاہے مرد کہ راست و درست کرین انکو تو توڑ ڈالین گے کہ مراد اس سے طلاق ہے جیسا کہ حدیث
آئندہ مین کہ مشکوۃ مین ہے مذکور ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اوٹھانا ساتھ عورتون کے
مگر ساتھ چھوڑنے انکے ٹیڑہاپن پر جب تک کہ اوس چھوڑنے مین گناہ نہ لازم آوے اور اگر
گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ انسے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو
انکی ٹیڑہاپن پر اور یہ توقع اوٹھا دو کہ سب باتون تمہاری مرضی موافق کام کرین گی شرح
اس حدیث کی حضرت شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نے لکھی ہے اور ایک اور روایت مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یدخل الجنۃ الجواظ ولا الجعظری
یعنے نہین داخل ہوگا بہشت مین سخت گو بدخلق اور نہ متکبر اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ
فضیلت خلق نیک و صبر کے اور بیچ برائی بدخلقی اور بدزبانی اور نہ صبر کرنے کی جسکو اللہ تعالے
توفیق نیک دیگا اوسکو یہی بس ہے بہت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہے کفایت ہے نادان کو
کافی نہین دفتر نہ رسالہ ✤ اور بعضے لوگ بے گناہ و بے تقصیر شرعی برسون بیویون سے بولتے نہین

اور بعضے چھوڑ کر نکل جاتی ہین کہ برسون صورت اون کی نہین دیکھتے یہ بھی بہت بری بات ہی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث فمن ھجر فوق ثلث فمات
دخل النار [۹۸] یعنے نہین درست مسلمان کو یہ کہ ترک ملاقات و کلام کرے اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ
تین دن سے پس جس نے ترک کیا زیادہ تین دن سے اور مرگیا داخل ہوگا آگ دوزخ مین اور روایت مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من ھاجر اخاہ سنۃ فھو کسفک دمہ
[۹۹] یعنی جو کوئی ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان سے ایک برس تک پس وہ مانند قتل کرنے اوسکے
ہی یعنے حصول عذاب مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین خفگی اور جدائی کی برائی مین پس افسوس
ہوتا ہی اوس شخص پر کہ ایسے وبال کا اپنے کو مستحق کرے اور ثواب صبر اور حسن خلق سے کہ اوپر مذکور
ہوے محروم رہے آگے اور حق بیوی کا یہ ہے کہ جس کی دو یا زیادہ دو سے بیویان ہون تو اوسکو عدل
کرنا چاہیے اون مین کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک کے ہان رہے یہ جو یہان معمول ہے کہ جس سے دل لگ گیا
بیٹھا ہی اوس کے پاس رہتے ہین اور پڑی سڑتی ہین بات بھی اونکی نہین پوچھتے یہ بہت گناہ کی بات ہے
اس کام کی بری سزا پاوینگے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا کانت عند
الرجل امراتان فلم یعدل بینھما جاء یوم القیمۃ وشقہ ساقط [۱۰۰] یعنے جسوقت
کہ ہون ایک شخص کے پاس دو بیویان اور نہ عدل کیا اوسنے درمیان اونکے آویگا دن قیامت کے
اس حال مین کہ آدھا بدن اوسکا گرا اور جھکا ہوگا ف یہ سزا دو ہی عورتون کی بےانصافی کرنے پر
نہین موقوف ہے اگر تین ہونگی یا چار اور اونمین انصاف نکریگا تو بھی یہی سزا ہوگی اوسکی پس
واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبارات کے رہنے کی نہ صحبت کرنیکی کہا یہ ملا علی قاری نے
شرح [illegible] اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق کی مین لکھا ہے کہ بیویونکے پاس باری باری سے رہے انکو
اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویون کے لیے اور زیادہ کے لیے اور ایک کی نوبت مین دوسرے کے [illegible]

۹۸ رواہ احمد وابوداود
۹۹ رواہ ابوداود
۱۰۰ رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجہ والدارمی

گھر مین رات کو رہنا جائز نہین اور جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہے مگر باذن وارادے اونکی
کی جائز ہے اور نہین حق ہے عورت کے لیے بیچ نوبت کی حالت سفر مین خاوند جس بیوی کو
چاہے ساتھ لیجاوے اور اولی یہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویون کی جسکا نام قرعہ مین نکلے اوسکو ساتھ
لیجاوے اور اصل نوبت تقسیم کی حق مین انکے ہے اور دن تابع ہے رات کا اور اگر ایک شخص رات کو کسی کام
مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیداری وغیرہ کی تو اوسکے حق مین دن اصل ہے انتہی اور در المختار مین لکھا ہے
کہ واجب ہے برابری کرنی رات کی رہنے مین بیوی کے پاس اور کھلانے اور پہنانے مین اور صحبت مین نہ جماع
کرنے مین اور محبت مین بلکہ یہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہے حق عورت کا ساتھ ایکبار جماع کرنے کے اور
واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدت ایلا کی یعنے چار مہینے مگر ساتھ
رضاء عورت کی اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جائز ہے صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی
کی اور رہے ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایک دن اور اگر چاہے تین رات اور تین دن اور نہ رہے
ایک کے پاس زیادہ مگر باذن دوسری کے لیکن لازم برابری کرنی رات ہی مین ہے یہانتک کہ اگر آوے
ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اوس نے قسم یعنے نوبت اور
نہ جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اوسکی مین اور اسی طرح نہ جاوے بیوی کے پاس رات کو غیر نوبت اوسکی
مین مگر واسطے عیادت اوسکی کے جاوے اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضایقہ ہے کہ رہے اوسکے پاس
یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مر جاوے اور یہ اوس صورت مین ہے کہ نہو اوسکے پاس کوئی غمخوار اور اگر
خاوند اپنے گھر مین بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت مین اور باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی
اور مسلمہ اور کتابیہ تقسیم مین برابر ہین امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک انتہی اور اگر بخشے ایک بیوی نوبت
اپنی سوکن کو تو جائز ہے بشرطیکہ نہو ساتھ دینے رشوت کی خاوند کیطرف سے اور جائز ہے واسطے
عورت بخشنے والی نوبت کی یہ کہ رجوع کرے جب چاہے کہا یہ ملا علی قاری اور حضرت شیخ نے شرح فصل واجب ہے

حاشیہ: اور ظاہر آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرض ہے یہ نہ سمجھنا کہ ... در المختار مین اور آیت یہ ہے ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل معناہ لن تستطیعوا العدل والتسویۃ فی المحبۃ فلا تمیلوا فی القسمۃ ... اور قاضی کو ... کرنا نہین پہنچتا

نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا بیوی کے لیے خاوند پر ہے اگرچہ چھوٹا ہو خاوند اور بیوی خواہ مسلمان ہو یا کافر
ہو بڑی ہو یا چھوٹی ہو لیکن ہو لائق جماع کے جبکہ سپرد کرے خاوند کو نفس اپنا اسکے گھر میں یا نہ سپرد کرے
بسبب حق اپنی کے یا بسبب عدم طلب مہر کے اور واجب ہوتا ہے نفقہ وغیرہ بقدر حال خاوند اور
بیوی کے یعنے اگر دونوں تونگر ہیں تو نفقہ تونگروں کا سا واجب ہوگا اور اگر دونوں درویش ہیں تو درویشوں کا
سا ہوگا اور اگر عورت درویش ہے اور خاوند تونگر یا بالعکس اسکے ہو تو بین بین اسکی ہوگا یعنی تونگر سے
کم اور درویش سے زیادہ اور نفقہ ہر مہینے میں دیا جاوے اور لباس ہر چھ مہینے میں اور مستحب ہے
کہ جو آپ کھاوے پہنے سو بیوی کو بھی کھلاوے پہناوے اور بیوی کی ایک خادم کا بھی نفقہ واجب ہے
اگر خاوند تونگر ہو اور نہیں ہے نفقہ واسطے بیوی ناشزہ یعنی نافرمان کی کہ نکل جاوے خاوند کے گھر سے
ناحق اور بے اذن شرعی کے اور جو عورت کہ منع کرے خاوند کو اپنے پاس آنے سے اور خاوند اوسکے گھر میں
ساتھ اوسکے رہتا ہے تو وہ ناشزہ ہے لیکن اگر اس لیے منع کرے کہ اوسکو خاوند اپنے گھر لیجاوے یا گھر دوسرا
لیکر بلا لیوے تو اس صورت میں ناشزہ نہیں ہے اور نہیں ہوتی عورت ناشزہ بسبب نکلنے کے بے اذن خاوند کے
واسطے حاجت ضروری کے مانند سیکھنے مسائل ضروریہ کے اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اوسکو
سکھاوے یا مانند ملاقات یا عیادت یا تعزیت ماں باپ کی اور لینے اپنے حق کے وغیرہ ذلک اور بیوی
چھوٹی کہ وطی اوسکی ممکن نہو اور یا وہ عورت کہ دین کے لیے محبوس ہو یا وہ عورت کہ اوسکو کوئی
غصب کر کر لیگیا یا بغیر خاوند کے حج کو جاوے یا بیمار ہو اور اوسکو سپرد خاوند کے نہیں کیا ہے نفقہ ان سبکو
واجب نہیں ہوتا اور جو عورت کہ خاوند کے ساتھ حج کو جاوے اوسکے لیے نفقہ ہے حضر یعنے وطن
کا سا نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا مسئلہ خاوند پر واجب ہے کہ بیوی کو رکھے ایسے مکان میں کہ
خالی ہو دونوں کے اہل سے مسئلہ نہ منع کرے بیوی کے ماں باپ کو اوسکے پاس آنے سے ملاقات کو
لیے ہر ہفتہ میں ایکبار اور اسی طرح اوسکی بیوی بیوی اپنے ماں باپ کے ہاں جاوے تو منع نہ کرے اور اوسکو

بھائی سے ہر ہفتہ مین ایکبار اور اگر بیوی سوای مان باپ کے اور محرم قرابتیون کے ہان جایا چاہے
یا اونکو بلاوے اپنے ہان تو منع نکرے آمد و رفت اونکی سے سال بھر مین ایک بار اور بعضون نے
کہا کہ ہر مہینے مین ایکبار مسئلہ واجب ہے نفقہ اور سکنی یعنے مکان واسطے اوس عورت کے
کہ عدت مین ہو طلاق کی اور اسکی ایسے کہ جدی ہولی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق اور بلوغ
کی نہ واسطے اوس عورت کے کہ عدت مین ہو موت کی یا جدی ہولی ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد
ہو جانیکی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس نا محرم کو دخل دے
اور ابتدای امور سی غافل نرہے اور عورت کو اپنی سیاست مین رکھے اوسکو مخلی بالطبع نکر دے
اور گھر سے باہر نہ نکلنے دے یعنی جیسے بازار مین عوام کی بیویان بے تستر و بے تکلف پھرتی ہین والا
اوسکی ساتھ معصیت مین شریک ہوگا اور واجب ہے دولہن کو گھر لاوے تو طعام ولیمہ بقدر مقدور
اپنی کے کھلاوے اور نکاح علی الاعلان کرے اگرچہ اعلان ساتھ دف کے ہو اور عورت کی کج خلقی پر
صبر کرے اور اوسکی بیوقوفیون سے درگذر کرے اور اوسکی ساتھ مہر و شفقت سی گذران کرے
اور بالکل محکوم بیوی کا نہو جاوے کہ وہ بحسب جبلت اپنی کے فساد اوٹھاوے گی اور اوپر
امور شنیعہ اور منکرات کی عورت کو منع اور تادیب کرے اسطرح کہ اول ساتھ نرمی اور وعظ کے
پیش آوے اور اگر باز نہ آوے تو ڈراوے اور تنبیہ کرے اور بسبب ترک نماز اور بعضے اور امور کے مارنا بھی
جائز ہے لیکن مونھہ پر نہ مارے اور نہ اعضا اوسکی توڑے اگر اس سے قصہ فیصل نہووے تو ایک حکم
اپنی طرف سے اور ایک حکم بیوی کی طرف سے مقرر کرے تو صلح اور موافقت کروا دین اور اگر موافقت
نہو تو تفریق کرین اور خاوند کو چاہیے کہ عورت کو کوٹھی اور دیہ بچہ سے جانکنی ندے اور نفقہ اوپر بیوی
اور عیال کے حتی المقدور اپنے تنگ نکرے اور افضل یہ ہے کہ جو کچھہ آپ کھاوے اوسکو بھی کھلاوے
بلکہ ایک دسترخوان پر کھاوے اور بیوی کے ساتھ سونا بھی سنت ہے بلا عذر جدا نسووے یعنی جدا

فصل بیان حقوق زوجین

رسم ہے کہ بیویان گھر مین سوتی ہین اور مرد باہر عار کرتے ہین ساتھ سونے سے یہ بھی رسوم کفار سے ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویون کے ساتھ سویا کرتے تھے اسکو عار جاننا بجہت ہی چاہیے اور بیوی
اور عیال کو احکام شرعیہ نماز اور روزہ اور حیض و نفاس کی اور اداب صحبت کی اور مانند انکی کے
سکھاوے اور وقت جماع کے اول ساتھ ملاعبت کی شروع کرے کہ اس مین خوب انسیت اور
لذت حاصل ہوتی ہے اور بسم اللہ کہکر دخول کرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ اگر کوئی تم مین سے
ارادہ صحبت کا کرے اپنی بیوی سے تو کہے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ
مَا رَزَقْتَنَا پس اگر مقدر ہوگا درمیان اون دونون کے فرزند اس صحبت مین تو نہین ضرر کریگا
یعنی نہین گمراہ کریگا اوسکو شیطان کبھی ہمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونے لڑکے کی بسبب برکت ذکر
اللہ کے اور رو بقبلہ جماع نکرے اور حیض و نفاس مین بھی جماع نکرے اور جب ایکبار جماع کر کے
دوسری بار ارادہ جماع کا کرے تو چاہیے کہ پیشاب کر کر ذکر دھو کر اور فرج عورت کی دھلوا کر جماع
کرے اور خانیہ مین آیا ہی کہ مضایقہ نہین ہی اسکا کہ مرد اپنی بیوی کی ستر کو ہاتھ لگاوے یا بیوی
مرد کی ستر کو ہاتھ لگاوے تا شہوت حرکت مین آوے اور کفایہ شعبی مین لکھا ہی کہ جس عورت کی
دو نور اہین ایک ہو جاوین جماع اوس سے نکرنا چاہیے مگر کہ خاوند یقیناً جانے کہ جماع قُبُل مین واقع
ہوگا اور پیدا ہونے بیٹے کی سے خوش اور پیدا ہونے بیٹی کی سے ناخوش نہو بلکہ بیٹی کو طعام اور
میوے وغیرہ کے دینے مین مقدم سمجھے کہ بیٹیون کی خبر گیری اور خاطرداری کی بڑی فضیلت
آئی ہے اور بیوی کے طلاق دینے مین جلدی نہ کرے کہ طلاق خداتعالی کے نزدیک ابغض
مباحات سے ہے مگر آنکہ لاچار ہووے اور بستان ابو اللیث مین آیا ہے کہ جس عورت کی دو خاوند کبھی
ہونگے قیامت مین اخیر خاوند کے پاس رہیگی اور بعضی علماء کے نزدیک جسکو اختیار کرے گی اوسکے
پاس رہیگی اور حق خاوند کا بیوی پر یہ ہے کہ ہمیشہ اوسکی طاعت مین رہے اور جسوقت کہ چاہے

فَإِنَّ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ هُدَاهُ وَسُنَّتَهُ

پس تحقیق بہتر طریقہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جسنے پیروی کی طریقہ اونکی کی اور سنت کی

فَقَدْ فَازَ وَأَفْلَحَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكَلَامِهِ فَقَدْ نَجَا وَاعْلَمْ أَنْتَ أَخِي وَحَبِيبِي

پس تحقیق کامیاب ہوا اور فلاح کو پہنچا اور جسنے چنگل مارا ساتھ کلام حضرت کے پس تحقیق نجات پائی اور مطلب کو پہنچا اسی طرح جان تو بھائی میرے اور پیارے میرے

أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي أَعْبُدِ اللهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا جَلِيًّا

دوست رکھتا ہوں میں تیرے لیے جو دوست رکھتا ہوں اپنے لیے عبادت کر اللہ کی اور نہ شریک کر اوسکا کسی چیز کو ظاہر میں

وَلَا خَفِيًّا إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ

اور نہ باطن میں تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا تحقیق اللہ تعالی نہیں بخشتا شرک کو اور بخشتا ہے سوائے

ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا قَالَ رَسُولُ اللهِ

شرک کی جسکے لیے چاہے اور جسنے شرک کیا ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ ہونا بڑا فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ بَرِئَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آیا کاہن پاس پھر سچ جانا جو کہا اوسنے پس تحقیق الگ

مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ

ہوا اوس چیز سے کہ نازل ہوئی پیغمبر پر یعنی قرآن و شریعت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی

أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ رَسُولُ اللهِ

آیا چوری کی خبر دینے والے کے پاس پس پوچھا اوس سے کسی چیز سے قبول نہ ہوگی نماز اوسکی چالیس رات کی اور فرمایا رسول خدا نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے شگون بد لینا شرک ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ

علیہ وسلم نے نہیں ہے مرض لگنا ایک کا دوسرے کو اور نہ اختیار ستاروں کا ہے کسی امر میں اور نہ نحوست ماہ صفر کی ہے اور نہ غول بیابانی ہے اور فرمایا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّقَ شَیْئًا وُکِّلَ اِلَیْہِ ط وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکایا ف کسی چیز کو تو سونپا جاتا ہی طرف اوس چیز کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ

علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے جنت مین میری امت سے ستر ہزار آدمی بے حساب کے اور وہ وہ ہین

لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ط فَاسْتَیْقِنْ اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ

کہ نہین منتر پڑہواتے ہین اور نہ شگون ف لیتے ہین اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسا کرتے ہین ف پس یقین کر کہ تحقیق اللہ ہی ہے

مَوْلٰکَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا ھُوَ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ

کارساز تیرا بہت اچھا کارساز ہے اور بہت اچھا مددگار ہی کوئی نہین جانتا غیب کو سوا اوسکے اور کوئی نہین ہے شریک اوسکا

فِی الْمُلْکِ وَھُوَ النَّافِعُ وَالضَّارُّ وَیُعِزُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیُذِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ

ملک مین اور وہی نفع دینے والا اور ضرر پہونچانے والا اور عزت دیتا جسکو چاہے اور ذلت دیتا جسکو چاہے اور اگر پہونچاوے تجکو اللہ

بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ ط وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ وَاعْتَصِمْ بِحَبْلِ اللّٰہِ

ضرر پس کوئی نہین دفع کرنیوالا اوسکا مگر وہی اور اگر چاہے تیرے حق مین بھلائی پس کوئی نہین کر سکتا ہے فضل کو اوسکے اور پکڑ رسی اللہ کی

وَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط

اور بھروسا کر اوسپر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے متوکلون کو اور جو بھروسا کرے اللہ پر پس وہ کافی ہے اوسکو

وَقُوْلِیْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَاَدِّی

اور کہتی رہ کہ یہ نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہی اور ادا کر

الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ فَاِنَّکِ تُسْئَلِیْنَ عَنْھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

نماز فرض اس لیے کہ تحقیق تو سوال کی جاویگی اوس سے دن قیامت کے آگاہ رہ کہ فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا کیا وضو نکل گئے سب گناہ اوسکے

ف منکے یا تعویذ غیر اسماء الٰہی کے اور مانند اوسکی کے لٹکانے ... [illegible]

مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

بدن اوسکے سے یہانتک کہ نکل جاتے ہیں نیچے ناخونوں اوسکی کے سے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا

وسلم نے نہیں کوئی مسلمان جبکہ حاضر ہو وقت نماز فرض کا پس اچھا کرے وضو اوسکا اور خشوع اوسکا

وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً ؕ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور رکوع اوسکا مگر کہ ہوتی ہے وہ نماز کفارہ واسطے گناہ کے کہ پہلے اوسکے ہیں جبتک کہ نکرے گناہ کبیرہ اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی جنت کی نماز ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ قَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی

علیہ وسلم نے پڑہ نماز کھڑے ہوکر پہر اگر نہیں طاقت رکھتا کھڑے ہونیکی تو نماز پڑہ بیٹہکر پہر اگر نہیں طاقت رکھتا بیٹہنے کی تو کروٹ پر

جَنْبٍ ؕ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ ؕ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ

لیٹ کر نماز پڑھ لے اور روزہ رکھو تم رمضان کا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے جو کوئی روزہ رکھے

رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؕ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

رمضان کا از راہ یقین کے اور توقع ثواب کے بخشے جاتینگے جو پہلے کیے ہیں گناہ اوسنے اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے اور روزہ رکہنا ڈہال ہے اور بو روزہ دار کے مونھہ کی بہت خوشبودار ہے نزدیک اللہ کے

مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ

خوشبو مشک کی سے اور جب ہو دن روزہ ایک تمہارے کا تو ہرگز فحش نہ بکے اور نہ شور وغل کرے

فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ امْرُءٌ صَائِمٌ ؕ وَاَدُّوا الزَّكٰوةَ اِذَا

پہر اگر برا کہے اوسکو کوئی یا لڑے اوس سے تو چاہیے کہ کہے تحقیق میں ایک شخص روزہ دار ہوں اور ادا کرو تم زکوۃ جب

ف ۱ [illegible]

ف ۲ [illegible]

كُنتُمْ ذَاتَ نِصَابٍ وَلَا تَقْرَبِي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۵

ہو تو ... صاحب نصاب اور نہ نزدیک ہو تو بدکاریوں کے جو ظاہر ہیں اون میں سے اور جو پوشیدہ ہیں

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی خدا نے اون پر جو اپنے بالوں کے ساتھ اور کے بال ملا کر گوندہے اور بال ملوانیوالی پر

وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ

اور عورت گودنیوالی اور گودوانیوالی پر اور لعنت کی خدا نے اون عورتوں پر جو بال پیشانی کو اوکہیڑتی ہیں اور جو دانتوں کو کشادہ کرتی ہیں زینت کے لیے بدلتی ہیں صورت

خَلْقَ اللّٰهِ ۵ وَلَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ

پیدایش خدا کو اور لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ کرنیوالیوں کو ساتھ مردوں کے

مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ ۵ وَلَا تَكُونِي فَحَّاشَةً

عورتوں میں سے اور تشبیہ کرنیوالوں کو ساتھ عورتوں کے مردوں میں سے اور نہ ہو تو فحش گو

وَلَا طَعَّانَةً وَلَا بَذَّاءَةً وَلَا لَعَّانَةً ۵ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نہ طعن کرنیوالی اور نہ زبان دراز اور نہ لعنت کرنیوالی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِيِّ ۵

نہیں ہے مومن یعنے کامل طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان دراز

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی چیز بہت بھاری ترازو میں مسلمان کی

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ

دن قیامت کے خلق نیک سے پس تحقیق اللہ تعالے دشمن رکہتا ہے فحش گو زبان دراز کو

وَالْبَذِيِّ الْحَيَاءَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ

اور بلا رسم ... حیا کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حیا اور ایمان

ف۱ بیان مفصل اسکا بیچ ضمن مسائل نصاب الاحتساب کے اور بہی دیکہنا چاہیے ۱۲

قُرِنَا جَمِيعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ ط وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باہم قرین ہیں پس جب وہ اٹھایا جاوے ایک ان دونوں میں سے اوٹھایا جاویگا دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ وَالْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ ط وَكُفَّ لِسَانَكَ فَاِنَّهُ مِلَاكُ

وسلم نے حیا نہیں لاتی ہے مگر نیکی کو اور حیا خوبی تمام ہے اور روک تو زبان اپنی کو اس لیے کہ تحقیق

الْخَيْرِ كُلِّهِ ط وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ

اصل سب بھلائیوں کی ہے فرمایا رسول خدا صلے علیہ و سلم نے جب صبح کرتا ہے ابن آدم پس تحقیق

الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَاِنَّ نَحْنُ بِكَ فَاِنِ

سب اعضا التجا کرتی ہیں سامنے زبان کے پس کہتے ہیں ڈر اللہ سے ہمارے مقدمہ میں اس لیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس اگر

اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا ط وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدھی رہی گی تو سیدھی رہیں گے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھی ہونگی ہم اور فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا بَاْسًا

صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی البتہ کہتا ہے ایک بات نہیں دیکھتا اوس میں کچھ نقصان

يَهْوِي سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ ط وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ يَرْضَى اللّٰهُ

پڑتا ہے بیچ گرا و ستر برس کی راہ کے آگ میں اور راضی رہ ساتھ اوس چیز کے کہ قسمت میں کی ہے واسطے تیرے راضی ہوگا اللہ

عَنْكَ وَلَا تَتَمَنَّ مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ غَيْرَكَ عَلَيْكَ وَاصْبِرْ اِنَّ اللّٰهَ

تجھسے اور نہ آرزو کر اوس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ نے ساتھ اوسکے غیر تیرے کو تجھ پر اور صبر کر تحقیق اللہ

مَعَ الصَّابِرِينَ ط وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسْتَعَانُ

ساتھ ہی صبر کرنیوالوں کے اور جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ تو ساتھ اللہ کے تحقیق اللہ وہی ہے مدد چاہا گیا

وَاقْنَعْ وَلَا تُسْرِفْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ط وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور قناعت کر اور نہ بیجا خرچ کر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے بیجا خرچ کرنیوالوں کو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ ۝ وَلَا تُحِبِّ

علیہ وسلم نے بہت عورتیں پہنی ہوئی ہیں بیچ دنیا میں ننگی ہون گی آخرت بیچ ف اور نہ دوست رکھ تو

الدُّنْيَا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَإِنَّمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَفَانٍ

دنیا کو اس لیے کہ تحقیق وہ سر ہے سب خطاؤں کے اور سوا اسکے نہیں کہ فائدہ زندگانی دنیا کا تھوڑا ہے اور فانی ہے

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى وَإِنَّ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِيفَةِ ۝ قَالَ رَسُولُ

اور آخرت بہتر ہے اور بہت باقی اور تحقیق دنیا بہت ذلیل ہے نزدیک اللہ کے مردار سے فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ کے برابر پر مچھر کے تو نہ

سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ ۝ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پلاتا کافر کو اوس میں سے ایک گھونٹ پانی کا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ

نہیں ہے دنیا مقابلہ میں آخرت کے مگر مانند اوسکے کہ ڈالی ایک تمہارا اونگلی اپنی دریا میں پس چاہیے کہ دیکھے

بِمَا يَرْجِعُ ۝ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوسکو کتنا پانی لگالاتی ہے ف اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا نہیں پیٹ بھرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ

روٹی جو کی سے دو دن برابر یہانتک کہ وفات پائی اور عائشہؓ سے ہے کہ کہا سوا اسکے نہیں کہ تھا بچھونا

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ کہ سوتے اوسپر چمڑیکا کہ بھرا ہوا اوسکا پوست درخت

لِيفٌ ۝ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ

کھجور کا تھا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا گھر اوسکا ہے کہ نہیں ہے گھر واسکا

ف شرح اسکی ابتدا کتاب میں لکھی جا چکی ہے

ف یعنی آخرت بہتر اور دیر پا پیدا کنندہ کی ہے اور دنیا اوسکے مقابلہ میں اتنی ہے کہ جتنا پانی انگلی میں لگ آیا

وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ فَإِنْ تُحِبِّي الدُّنْيَا

اور مال اوسکا ہی کہ نہین ہی مال اوسکو آخرت مین اور اسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین ہے عقل اوسکو پس اگر دوست رکھیگی تو دنیا کو

وَتَكُنْ مُيَسَّرَةً لَكِ وَتَكُونِي ذَاتَ كُنُوزٍ وَجَاهٍ وَحَشَمَةٍ وَتَبْلُغِي بِأَقْصَى مَرَاتِبِهَا

اور میسر ہووے تجکو اور ہو تو صاحب خزانہ اور جاہ اور حشمت کی اور پہونچے تو نہایت مراتب دنیا کو

لَتَكُونِي مِثْلَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّادٍ وَإِذَا كُنْتِ مُوَحِّدَةً عَابِدَةً وَ

تو البتہ ہوگی تو مانند قارون اور فرعون اور شداد کے اور جبکہ ہووے تو ایک جاننے والی خدا کو اور عبادت کرنیوالی

زَاهِدَةً وَمُطِيعَةً وَرَاضِيَةً وَقَانِعَةً وَصَابِرَةً وَشَاكِرَةً وَعَفِيفَةً وَ

پرہیز کرنیوالی دنیا سے اور اطاعت کرنیوالی اور راضی ہونیوالی بر قضا کے اور قناعت کرنیوالی اور صبر کرنیوالی اور شکر کرنیوالی اور پاکدامن اور

مُتَّقِيَةً لَكُنْتِ مِنْ خَدَمَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَمَقْبُولَاتِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پرہیزگار تو البتہ ہوگی تو لونڈیون سردار عالمون کی سے اور ہوگی مقبولون رب العالمین سے

فَاخْتَارِي أَيَّهُمَا أَوْلَى وَأَفْضَلُ هَدَاكِ اللهُ ثُمَّ اعْلَمِي أَنَّ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ

پس اختیار کر تو ان دونون مین سے اولی اور افضل کو ہدایت کرے تجکو اللہ پھر جان تو یہ تحقیق اللہ اور اوسکے رسول کا

عَلَيْكِ حَقٌّ وَإِطَاعَةٌ وَبَعْدَهُمَا لِزَوْجِكِ عَلَيْكِ حَقٌّ وَإِطَاعَةٌ فَأَطِيعِي

تجھ پر حق ہی اور تابعداری کرنی اور بعد اونکے خاوند کا تجھ پر حق ہے اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر

اللهَ وَرَسُولَهُ فِي كُلِّ حَالٍ وَأَطِيعِي زَوْجَكِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فِي كُلِّ حِينٍ

اللہ اور رسول اوسکی کی ہر حال مین اور اطاعت کر تو خاوند اپنے کی ہر وجہ سے ہر وقت مین

وَأَوَانٍ مَا لَمْ يَأْمُرْكِ بِالْإِثْمِ وَالْعِصْيَانِ يُؤْتِكِ اللهُ أَجْرًا حَسَنًا ۝

اور ہر ساعت مین جب تک کہ نہ حکم کرے تجکو ساتھ بدی اور گناہ کے دیگا تجکو اللہ اجر اچھا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر مین حکم کرتا کسیکو سجدہ کرنیکا

لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها وایضا قال صلی اللہ علیہ

واسطے کسیکے تو البتہ حکم کرتا میں عورت کو سجدہ کرنیکا واسطے خاوند اپنی کی اور بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم اذا باتت المرأة وزوجها علیہا ساخط لعنتہا الملئکۃ حتی

وسلم نے کہ جب رات گذاری عورت اور خاوند اوسکا اوسپر غصہ ہو تو لعنت کرتی ہیں اوس عورت کو فرشتے یہانتک کہ صبح

تصبح ۞ وایضا قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للمرأۃ ان تاذن

تک اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال ہے عورت کو یہ کہ اذن دیوے غیر کو

فی بیتہ الا باذنہ ولا یحل للمرأۃ ان تصوم وزوجہا شاہد الا

آنیکا خاوند کے گہر میں مگر ساتھ اذن خاوند کے اور نہیں حلال ہے عورت کو نفل روزہ رکھنا اوس حال میں کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر

باذنہ ۞ ولا تکفری العشیر ۞ عن ابی سعید الخدری قال مر رسول اللہ

اوسکے اذن کے اور نہ ناشکری کر خاوند کی روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا گذرے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی

صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں پر پس فرمایا ای گروہ عورتوں کی صدقہ دو تم پس تحقیق

اریتکن اکثر اہل النار فقلن وبم یا رسول اللہ قال تکثرن اللعن و

دکھلایا گیا ہوں میں کہ تم اکثر اہل دوزخ ہو کہا اون عورتوں نے اور کسواسطے یا رسول اللہ فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور

تکفرن العشیر ۞ واستعیذی باللہ من الشیطن الرجیم انہ عدو

ناشکری کرتی ہو خاوند کی اور پناہ مانگتی رہ تو ساتھ اللہ کے شیطان راندہ گیے سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن

مضل مبین ۞ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس

گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان

یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ یفتنون الناس فادناہم منہ

بچھاتا ہے تخت اپنا اوپر پانی کے پھر بھیجتا ہے لشکر اپنی کو تو کہ فتنہ میں ڈالیں آدمیوں کو پس قریب تر اونکا اوس سے

مَنزِلَةً أَعظَمُهُم فِتنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُم فَيَقُولُ فَعَلتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ

مرتبہ میں وہی جو بڑا فتنہ انگیز ہوتا ہے آتا ہے ایک ان میں کا پس کہتا ہے کیا میں نے ایسا اور ایسا پس کہتا ہے

مَا صَنَعتَ شَيئًا ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُم فَيَقُولُ مَا تَرَكتُهُ حَتَّى فَرَّقتُ بَينَهُ

ابلیس کچھ نہیں کیا تو نے پھر آتا ہے ایک ان میں سے پس کہتا ہے نہیں چھوڑا میں نے اوسکو یہاں تک کہ جدائی ڈلوادی میں نے

وَبَينَ امرَأَتِهِ فَيُدنِيهِ مِنهُ وَيَقُولُ نِعمَ أَنتَ فَيَلتَزِمُهُ ه وَأَيضًا قَالَ

اور درمیان عورت اوسکی کے پس نزدیک کرتا ہے اوسکو اپنے اور کہتا ہے کیا اچھا ہے تو پس گلے سے لگاتا ہے اوسکو اور یہ بھی فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيطٰنَ يَجرِي مِنَ الإِنسَانِ مَجرَى

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے انسان میں جگہ جاری ہونے

الدَّمِ فَلَا تَغفُلِي عَن مَكرِهِ وَاستَعِينِي بِاللّٰهِ عَلَيهِ ه وَأَيضًا لَكِ عَلَى زَوجِكِ

خون کے پس غافل نہ ہو مکر اوسکی سے اور مدد مانگ ساتھ اللہ کی اوسپر اور نیز واسطے تیرے خاوند پر بھی

حَقٌّ وَفَّقَهُ اللّٰهُ بِهِ ه قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى الرَّجُلِ

حق ہے توفیق دے اللہ تعالے اوسکو تیرے حق ادا کرنے کی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق ہے مرد پر یہ کہ

أَن يُحسِنَ فِي طَعَامِهَا وَكِسوَتِهَا وَأَيضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خَيرُكُم

اچھی طرح کھلاوے اور پہناوے بیوی کو اور یہ بھی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے

خَيرُكُم لِأَهلِهِ وَأَنَا خَيرُكُم لِأَهلِي ط وَأَيضًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ بہتر ہو واسطے اہل اپنے کے اور میں بہتر ہوں تم میں سے واسطے اہل اپنے کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عَلَيهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُم خِيَارُكُم لِنِسَائِهِم و وَأَيضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے کہ بہتر ہو واسطے عورتوں اپنی کے اور یہ بھی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے

إِنَّ مِن أَكمَلِ المُؤمِنِينَ إِيمَانًا أَحسَنُهُم خُلُقًا وَأَلطَفُهُم بِأَهلِهِ ه وَأَيضًا قَالَ

تحقیق بہت کامل مومنوں میں از روے ایمان کے وہ ہے کہ بہت اچھا ہے خلق میں اور بہت مہربان ہے اہل پر اپنے اور یہ بھی فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی اللہ احدکم خیرا فلیبدأ بنفسہ واھل
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہی دے کسیکو تم میں سے مال پس چاہیے کہ شروع کرے خرچ کرنا ساتھ نفس اپنے اور
بیتہ ؕ وایضا قال صلی اللہ علیہ وسلم نفقۃ الرجل علی اھلہ صدقۃ
اپنی کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کرنا مرد کا اوپر اہل اپنی کے صدقہ ہے ف
وایضا قال صلی اللہ علیہ وسلم واستوصوا بالنساء خیرا فانھن
اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتوں کے نیکی کی پس تحقیق وہ
خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ
پیدا کی گئی ہیں پسلی سے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلیوں میں اوپر کی پسلی ہے پس اگر چاہے تو سیدھا کرنا اوسکو
کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء خیرا ؕ واعلمی ان
توڑیگا تو اوسکو اور اگر چھوڑ دیگا تو اوسکو ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس نصیحت قبول کرو واسطے عورتوں کے نیکی کی ف اور جان تو کہ تحقیق
لخدامک علیک حق فراعیہ واحسنی الیھم ان اللہ لا یضیع اجر
واسطے خادموں تیری کے تجھپر حق ہے پس رعایت کر تو اوسکی اور بھلائی کر طرف اونکی تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا اجر
المحسنین ؕ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلھم
نیکوں کا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھائی تمہارے ہیں کیا اونکو
اللہ تحت ایدیکم فمن جعل اللہ اخاہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما
اللہ نے زیردست تمہارا پس جو شخص کہ کیا اللہ نے بھائی اوسکی کو زیردست اوسکا پس چاہیے کہ کھلاوے اوسکو اوس چیز سے
یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا یکلفہ من العمل ما یغلبہ فان کلفہ ما
کہ کھاتا ہے آپ اور پہناوے اوسکو اوس چیز سے کہ پہنتا ہے آپ ورنہ تکلیف دے اوسکو ایسی کام کی کہ عاجز کر دیوے اوسکو پس اگر تکلیف دے اوسکو کام کی
یغلبہ فلیعنہ علیہ ؕ وایضا قال صلی اللہ علیہ وسلم من قذف
کہ عاجز کرے اوسکو پس چاہیے کہ مدد کرے اوسکی اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تہمت لگاوے

ف ۱ یعنی صدقہ دینی کا ثواب ملتا ہے ۱۲

ف ۲ بیان اوسکا یوں ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر عورتوں سے خفا ہونا نہ چاہیے ۱۲

ف ۳ یعنی لونڈی غلام ۱۲

مملوکه وهو بريء مما قال حُدَّ يوم القيامة الا ان يكون كما قال له وايضا

مملوک اپنی کو اور وہ بری ہو وہ شئی سے حد مارا جائیگا دن قیامت کے مگر یہ کہ ہو وہی مملوک جیسا کہ کہا تھا اور یہ بھی

قال صلى الله عليه وسلم اذا صنع لاحدكم خادمه طعاما ثم جاء به وقد

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تیار کرے واسطے ایک تمہارے کے خادم اوسکا کھانا اوسکا پھر لاوے وہ اوسکو حالانکہ تحقیق

ولي حره ودخانه فليقعده معه فلياكل فان كان الطعام مشفوها

اوٹھائی اوسنے گرمی اوسکی اور دھواں اوسکا پس چاہیے کہ بٹھاوے اوسکو ساتھ اپنے پس چاہیے کہ کھاوے پس اگر ہووے کھانا کہ بہت ہوں کھانیوالے اوس کے

قليلا فليضع في يده منه اكلة او اكلتين وكان رسول الله صلى الله

پس چاہیے کہ رکھدے بیچ ہاتھ اوسکی کے اوسمیں سے ایک لقمہ یا دو لقمے اور تھے رسول خدا صلی اللہ

عليه وسلم يقول في مرضه الصلوة وما ملكت ايمانكم ثم اعلمي

علیہ وسلم فرماتے بیچ مرض موت اپنی کی کہ نگاہ رکھو نماز کو اور خادموں کے حق کو پھر جان تو

ان عليك لحافظين كراما كاتبين ما تقولين وتفعلين فقولي معروفا

کہ تحقیق اوپر تیرے البتہ دو نگہبان ہیں بزرگ لکھنے والے قول اوسکو کہ کہتی ہے تو اور کرتی ہے تو پس کہہ تو اچھی بات

واعملي كل الخيرات والحسنات ان الحسنات يذهبن السيات ذلك

اور کر سب بھلائیاں اور نیکیاں تحقیق نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو یہ ہی نصیحت ہے واسطے

ذكرى للذاكرين بارك الله لنا ولكم في القران العظيم ونفعنا واياكم

نصیحت قبول کرنیوالوں کی برکت دے اللہ واسطے ہمارے اور واسطے تمہارے کے بیچ قرآن عظیم کے اور نفع دے ہمکو اور تمکو

بالآيات والذكر الحكيم انه تعالى جواد كريم ملك بر رب رؤف

ساتھ آیتوں اور ذکر باحکمت کے تحقیق اللہ تعالی ہے بڑا سخی کریم بادشاہ سلوک کرنیوالا پروردگار مہربان

رحيم اللهم بارك لهما في دينهما ودنياهما واصلح ذات بينهما اصلاحا

رحم کرنیوالا یا الٰہی برکت کر واسطے ان دونوں کے دین ان دونوں کی میں اور دنیا ان دونوں کی میں اور سنوار معاملہ ان دونوں کا سنوارنا

منك واكفهما بحلالك عن حرامك واغنهما بفضلك عمن سواك

اپنی جانب سے اور کفایت کران دونوں کو ساتھ حلال اپنی کے حرام اپنی سے اور غنی کر ان دونوں کو ساتھ فضل اپنی کے اونسے کہ سوا تیرے ہین

وافتح لهما ابواب فضلك ورحمتك ولا تكلهما الى نفسهما طرفة

اور کھول انکے لیے دروازے اپنے فضل کے اور رحمت کے اور نہ سونپ انکو طرف نفسوں انکی کے ایک پلک

عين واصلح لهما شانهما كله وآتهما في الدنيا حسنة وفي الآخرة

مارنے اور سنوار انکے لیے سب کام انکے اور دے انکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین

حسنة وقهما عذاب النار برحمتك يا ارحم الراحمين وببركة

بھلائی اور بچا انکو عذاب دوزخ کے سے ساتھ رحمت اپنی کے ای ارحم الراحمین اور ساتھ برکت کے

حبيبك رحمة للعالمين صلى الله تعالى عليه وآله واصحابه اجمعين

حبیب اپنے کے کہ رحمت ہین عالمونکے لیے رحمت بھیجے اللہ تعالی اوپر اور اونکی اولاد اور اونکے اصحاب پر سب پر

وآخر المرام الحمد لله ذي الانعام والصلوة والسلام على رسوله سيد

اور آخر مقصد حمد ہے اللہ صاحب انعام کی اور درود وسلام اوسکے رسول پر جو سردار ہین

الانام وآله واصحابه الكرام والسلام على من اتبع الهدى

سب خلائق کے اور اونکی آل اور اصحاب بزرگ پر اور سلام اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی

الحمد للہ کہ اپنی نعمت ویکتائی مزید کرم سے تمام ہوا یہ رسالہ یا الٰہی جو اسمین بھول چوک بھی ہوئی ہو تجھسے اپنے کرم عمیم سے معاف فرمانا اور اسکو قبول کرنا اور اسپر عمل نصیب کرنا ہم سبکو صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ٭

خاتمۃ الطبع شکر خدا کا کہ یہ رسالہ تحفۃ الزوجین مصنفہ جناب عالم العلماء اکمل الکملاء مولانا مولوی محمد قطب الدین صاحب [illegible]
بعد نظر ثانی مصنف مع اضافہ فوائد ضروریہ مقام لکھنؤ مطبع منشی نولکشور مین ماہ شعبان [illegible] ہجری مطابق ماہ [illegible]